

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

کتاب

القدر الممّسوح فی الاطوال والسطح

شہوریہ

# المقادیر

جس میں

طولانی اور سطحی مقداریں مسوحہ (گزروں اور یکھوں وغیرہ) کا علمی اور تاریخی بیان ہے

مصنف

مولوی غلام محمد صاحب تنظیم کینیٹ کونسل سرکار افسانہ علی گڑھ یونیورسٹی

مطبع عیدم اگرہ میں بہار محمد قاسم علی خان صوفی جہی

۱۸۹۵ء

# فہرست مضامین

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
	<b>پہلا باب</b>		۲	خطبہ کتاب .. .. .	
	<b>تعریفات اور حدود</b>			<b>مقدمہ</b>	
۱۳	تعریف مقادیر - مقائیس - پیمانہ	۶	۴	مساحت کی ماہیت - موضوع	۱
"	تعریف مقدار خطی - طولانی - طولی	۷		اس رسالہ کا - کم متصل اور	
"	تعریف مقدار سطحی - مربع .. ..	۸		کم منفصل - کم قار الذات -	
۱۱۲	تعریف رقبہ .. .. .	۹		کم غیر قار الذات - اصول علم ریاضی	
	تعریف کسر - سطح - مربع - تکسیر	۱۰	۹	چہیتہ - ہندسہ - موسیقی - حساب	
"	رقبہ دائرہ .. .. .			مقادیر کی تدریجی ترقی .. ..	۲
۱۵	تعریف مقدار جسمی - حجمی .. ..	۱۱	"	اصول مساحت اور اصول ہندسہ	۳
	تعریف مقدار کعب .. .. .	۱۲		کے موجد اہل مصر ہیں .. .. .	
	تعریف ذراع - درعہ - گز - کیوبٹ	۱۳		گز قیوم اور گز جدید اور اسکے متعلق	۴
"	طولی اکائی .. .. .		۱۱	اہل جغرافیہ اور ہیتہ کی اصطلاح -	
۱۶	تعریف قبضہ - مٹھی - ستہائی - پشت	۱۴	۱۲	انگل کی مقدار میں اختلاف	۵
				نہین سہ - .. .. .	

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
۱۸	تعریف درجہ عرض بلد و درجہ طول بلد	۳۰	۱۶	تعریف انگل - انگشت - اصبع -	۱۵
	مسلمان یا دشان ہند کہ خطابات	۳۱	"	تعریف متر .. ..	۱۶
"	بعد الموت - .. ..	"	"	تعریف آر .. ..	۱۷
		"	"	تعریف یارڈ .. ..	۱۸
		"	"	تعریف فوٹ .. ..	۱۹
		"	"	تعریف انچ .. ..	۲۰
		۱۷	"	تعریف کیوبٹ .. ..	۲۱
				تعریف جریب - بانس - طتاب	۲۲
۲۰	یو .. ..	۳۲	"	بیگہ - انگریزی جریب - .. ..	
"	اصبع یعنی انگل .. ..	۳۳	"	تعریف بیگہ .. ..	۲۳
۲۱	قبضہ - درعہ - .. ..	۳۴	"	تعریف ایکڑ - انگریزی بیگہ - ..	۲۴
	گز شرعی - ذراع الکریاس - ذراع کسفر	۳۵	"	تعریف کردہ - کوس - .. ..	۲۵
"	ذراع عامہ - ذراع العرب - ذراع الغزل	"	"	تعریف خط استوا - .. ..	۲۶
۲۳	گز مساحت ذراع الملک - ذراع کسر	۳۶	۱۸	تعریف عرض بلد - .. ..	۲۷
۲۴	ذراع زیادہ - .. ..	"	"	تعریف نصف النہار .. ..	۲۸
	گز ہاشمی - ذراع عتیق - ذراع ہند	۳۷	"	تعریف طول بلد .. ..	۲۹

## دوسرا باب

### شرعی مقادیر

فصل پہنچنی خطی پیمانوں کے بیان میں

گز سے چھوٹے پیمانے

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
	فصل دوسری سطحی پیمانہ کو بیان نہیں		۲۵	ذراع العمل - ذراع التجار - .. ..	
۳۳	جریب .. ..	۵۰		گز سے بڑے پیمانے	
	تیسرا باب		۲۶	میل شرعی - میل عرب - میل ہاشمی -	۳۸
	مسلمانان ہند کے مقادیر		۲۸	مرحلہ .. ..	۳۹
	فصل پہلی خطی پیمانہ کے بیان میں		"	فرسخ .. ..	۴۰
	گز سے چھوٹے پیمانے		۲۹	برید .. ..	۴۱
۳۵	بسوہ - طسوج - طسوانشہ - خام -	۵۱	"	غلوہ عربیہ - .. ..	۴۲
۳۶	زرہ - .. ..		۳۰	متفرق پیمانے	
	تسو - جیہ - جو - ثرول - فلس - فقیہ	۵۲	"	فتر .. ..	۴۳
"	نقیہ - قطمیر - زرہ - ہماو - ہیمہ -		"	شبر - وجب .. ..	۴۴
۳۷	مسلمانوں کی تاریخ ہند میں کب سے	۵۳	"	خطوہ .. ..	۴۵
	شروع ہوتی ہے .. ..		"	قدم .. ..	۴۶
	ابتداء کے حکومت مسلمانان ہند سے	۵۴	"	قامتہ .. ..	۴۷
	یعنی خاندان غزنویہ سے اوائل خاندان		۳۲	باغ .. ..	۴۸
	لودھیہ یعنی ۸۹۴ء ہجری تک ہند میں		۳۴	مقادیر شرعیہ خطیہ کا بیان	۴۹
				عربی نظم میں - .. ..	



صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
۵۶	کردہ اکبری - .. ..	۶۶	شرعی مقادیر کا رواج رہا ہے اور		
"	کردہ جہانگیری - .. ..	۶۷	اُس کے دلائل - .. ..	۳۷	
۵۷	کردہ شاہجہانی یا بادشاہی - ..	۶۸	گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے	۴۰	۵۵
۵۸	کردہ پختہ یا جریبی - .. ..	۶۹	۹۹۳ ہجری تک - .. ..		
"	کردہ عرفی - .. ..	۷۰	گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے	۴۱	۵۶
"	کردہ مالوہ - .. ..	۷۱	گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے	۴۲	۵۷
۵۹	کردہ گجرات کردہ گاؤں - ..	۷۲	۹۹۳ ہجری تک - .. ..		
"	کردہ بنگالہ کردہ دہلیہ - ..	۷۳	گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۴۳	۵۸
"	کردہ دکن - .. ..	۷۴	شاہان ہند کے ایجادات - ..	۴۷	۵۹
۶۰	کردہ ہندوستانی - .. ..	۷۵	گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۴۸	۶۰
	فصل دوسری طعی بیان کو بیان میں		گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۰	۶۱
	بیگہ سے چھوٹے پیمانے		گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۱	۶۲
۶۱	بسوہ - بسواتہ - تسواتہ - تپواتہ	۷۶	گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۲	
	تسواتہ - .. ..		گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۳	
	بیگہ سے بڑے پیمانے		گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۴	
۶۲	پرتن - آوت - متن - ناگر - چادر -	۷۷	گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۵	۶۳
			گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۶	۶۴
			گزشتہ ۹۹۳ ہجری سے اب تک	۵۷	۶۵

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہ
	خاص ہیں۔۔۔۔۔		۶۲	بیگہ ہند کا ماخذ فقہ اسلام ہے	۷۸
	فصل پہلی بنگال کے طولی پیمانے		۶۳	ابتداء سے سلطنت اہل اسلام تک	۷۹
۸۶	بجڑ۔ انگل۔ پشت۔ بیگمت۔ ہاتھ۔	۹۰		تک ہندوستان میں شرعی بیگہ موج	
	دہانوں۔ کروس۔ جوجن۔			تھا اور اسکے دلائل۔۔۔۔۔	
	فصل دوسری بنگال کے سطحی پیمانے		۶۶	بیگہ سکندری۔۔۔۔۔	۸۰
۸۳	ہات۔ کانچھا۔ چٹاک۔ پوٹا۔	۹۱		بیگہ بابری۔۔۔۔۔	۸۱
	کوٹھہ۔ بیگہ۔۔۔۔۔		۶۷	بیگہ آبی۔۔۔۔۔	۸۲
	فصل تیسری ممالک مغربی کے طولانی پیمانے		۶۹	بیگہ انعام داران۔۔۔۔۔	۸۳
۸۳	الٹی گڑ۔ بانس۔ جریب۔ شہر۔ پریسکا۔	۹۲	۷۹	بیگہ جہانگیری۔۔۔۔۔	۸۴
	پودیکا اور شہر تربٹ میں لاجی۔			بیگہ شاہجہانی۔۔۔۔۔	۸۵
	فصل چوتھی ممالک مغربی کے سطحی پیمانے			بیگہ رعیتی۔ بیگہ خورد۔۔۔۔۔	۸۶
۸۴	سنوٹھی۔ سوانسی۔ کچھنسی۔ میٹھی۔	۹۳	۸۰	بیگہ دقتری۔۔۔۔۔	۸۷
	فصل پنجمین پنجاب کے طولانی پیمانے			بیگہ گہٹ۔۔۔۔۔	۸۸
۸۵	پیسہ۔ ہاتھ۔ گرم۔ جریب۔ کوس۔	۹۴		<b>چوتھا باب</b>	
	فصل چھٹی پنجاب کے سطحی پیمانے			ہندوستان کے بعض مختص مقامات	
	مریچ گرم۔ مرلہ۔ کنال۔ بیگہ۔ گھمان۔	۹۵	۸۱	اگر شہریاب کے مقادیر عام تھے اور یہ	۸۹

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
	مقائیس بنائے کا قاعدہ - تست			فصل ساتویں بمبئی کو طولانی پیمانے	
۸۹	کشک - گوکرن - تال - کرب -		۸۶	اونٹ - کاٹھی .. ..	۹۴
	فصل دوسری سطحی ہیما تو کئی پیمانے			فصل آٹھویں بمبئی کے سطحی پیمانے	
۹۲	کٹہ - دھرم تار - بیگہ - .. ..	۱۰۲	۸۷	مربع کاٹھی - پنڈ - بیگہ - زد کہہ چھوڑ	۹۷
	چھٹا باب			فصل نویں مدراس کے سطحی پیمانے	
	انگریزی مقادیر			سونی - کلی - کانی - .. ..	۹۸
	فصل پہلی قدیم تاریخ - ...			پانچواں باب	
۹۳	انگریزی طولی اکائی کا ماحذ اور اس کی تاریخ - .. ..	۱۰۳		قدما ئے ہندو کے مقادیر	
	قانون مصدرہ پارلیمنٹ انگلستان	۱۰۴		فصل پہلی سطحی ہیما تو کئی پیمانے	
	یابہ ۱۸۲۶ء کا انتشار - .. ..		۸۸	گرسے چھوٹے پیمانے	
۹۶	مقادیر کی تحقیق کے لیے کیسٹین	۱۰۵		رین - برج - بلاگ - یک -	۹۹
	کے اجلاس اور انکی سرگزشت			ژوک - جو - انگل - رام - بہت	
	پنڈولم کا قاعدہ - .. ..	۱۰۶		گرسے بڑے پیمانے	
	پروقیسرون کی رائے کا قاعدہ پنڈولم	۱۰۷	۸۹	دہن - دہنگ - نل - کروش - چوڑن	۱۰۰
				ہندو گز و ایک ہاتھ کی انگلیوں پر	۱۰۱

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
	انگریزی بیلاؤ اس سے چوٹی پیمانے			کی نسبت اور پروفیسر کی منظوری	
۱۰۰	ایک - روڈ - پول - پرچ - ..	۱۱۴	۹۷	رائے انگریزی گز کی بابت ...	
	دوسرا طریقہ انگریزی بیگ			فصل دوسری خطی پیمانوں کی بنیاد پر	
	معلوم کرنیکا			یارڈ اور اس سے چوٹی پیمانے	
	کتاب - کڑی - ایک لاکھ مربع کڑی	۱۱۵	۹۷	یارڈ - فوٹ - انچ - انچ کے تقاسم	۱۰۸
	کایک - .. .. .		۹۸	جو - انچ - فیٹ - .. .. .	۱۰۹
۱۰۱	مربع فٹ - مربع گز - مربع پول وغیرہ -	۱۱۶		یارڈ سے پڑے پیمانے	
	پیمانے جو زمین کے کام			فیدم - راڈ - پول - پرچ - فرلانگ	۱۱۰
	میں آتے ہیں			میل - لیگ - .. .. .	
	یارڈ آف لینڈ - ہائیڈ آف لینڈ -	۱۱۷		جرب - میل - .. .. .	۱۱۱
	کہا تو ان باب			گھوڑے ناپنے کا پیمانہ - پام سپین -	۱۱۲
	فرانسیسی مقامی			کیوبٹ - پس - جغرافیہ کا میل -	
	فصل پہلی قواعد متر کی تاریخ		۹۹	لائین - .. .. .	
۱۰۲	متر کی تعریف - .. .. .	۱۱۸		کپڑے ناپنے کے پیمانے	
	متر کی ترجیح دیگر مقامی پیمانوں پر	۱۱۹		انچ - نیل - کو آرڈر - ایل - فرانسیسی ایل	
				فصل تیسری سطحی پیمانوں کی بنیاد پر	

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
۱۱۳	طریقہ اور اس کے مقامی مراتب -			جو مقدار میرے پہلے فرانس میں تھے	۱۲۰
	قسم قسم کے متر تیار کیے جانا سہو	۱۲۷		ان کی تشخیص اور تبدیل کے لیے	
	استعمال کے لیے - .. ..			کیٹیڈیوں کا مستحق ہونا اور اس کی	
۱۱۴	متر کی کمی اور درازی کی بابت قانون	۱۲۸	۱۰۳	سرگزشت اور متر کی تیاری -	
	متر کا قیاس انگل اور ہٹلی وغیرہ	۱۲۹	۱۰۵	متر کے متعلق علمی قرارداد -	۱۲۱
	کے ساتھ - .. ..			متر کی تیاری علمی قرارداد کی وجہ	۱۲۲
۱۱۵	متر کی تطبیق درجہ ارضیہ کے ساتھ	۱۳۰		متر کا اجرا انگلینڈ میں اور اس کے	۱۲۳
	فرانسیس، مقدونہ خطیہ کی تطبیق انگریزی	۱۳۱		متعلق کیٹیڈیوں کا تقریر اور ان کی	
	مقدونہ خطیہ کے ساتھ - .. ..			سرگزشت - اور متر کا مقابلہ	
	بصل تیسری - .. ..		۱۰۸	انگریزی گز کے ساتھ - .. ..	
	متر کے علمی مقادیر			فصل دوسری متر کی خطی مقادیر	
۱۱۶	مربع متر اور اس کے تقاسم - ..	۱۳۲		متر کے چھوٹے حصے	
۱۱۸	بڑے مربع بنانے کا طریقہ -	۱۳۳	۱۱۲	متر کے تقاسم اور اس کے اصطلاحات	۱۲۴
	سطح ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ مستوی	۱۳۴		متر سے بڑے حصے	
	اور متساوی الاضلاع اور		۱۱۳	متر کے اضلاع اور اس کے اصطلاحات	۱۲۵
	ذو اربعۃ الاضلاع ہو - .. ..			متر کے کسور اور اضلاع کی نسبت	۱۲۶

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
۱۳۵	فصل تیسری مصر کے مقادیر فی زمانہ	۱۱۸	۱۳۵	فرانسیسی بیگیہ یعنی آرا اور اس کے	
۱۳۶	مختلف اقوام کی عمارتیں مصر میں ہیں	۱۱۹	۱۳۶	اضعاف سنتیہ آرکٹار - ...	
۱۳۷	سہ اس لیے مختلف مقادیر مصر	۱۱۹	۱۳۷	میرے بیابان کے آلات و تجربہ وغیرہ	
۱۳۸	میں ہیں - .. ..		۱۳۸	آٹھواں باب	
۱۳۹	فراع طبعی مصری - .. ..	۱۲۰	۱۳۹	دنیا کے قدیم مقادیر	
۱۴۰	فراع شاہی مصری - .. ..	۱۲۱	۱۴۰	فصل پہلی اہل بابل کے مقادیر	
۱۴۱	فراع البدلی مصری - .. ..	۱۲۲	۱۴۱	علمی تاریخ کی ابتدا و نہائیں - ..	
۱۴۲	فراع رومانیہ - قوط - میل -	۱۲۳	۱۴۲	کلمہ تیسرا علمی ضابطہ طویل کا فی معلوم	
۱۴۳	فراع ہندسہ - فراع العہل - ..	۱۲۴	۱۴۳	کرینیکا - پلٹھرن - استادہ - ..	
۱۴۴	فراع التجار - .. ..	۱۲۵	۱۴۴	پہلا گز اہل بابل کثافتہ - ..	
۱۴۵	فراع المعمار - .. ..	۱۲۶	۱۴۵	دوسرا گز اہل بابل کا - ..	
۱۴۶	فراع قیاس الیہ - فراع البیل -	۱۲۷	۱۴۶	طولی کا فی حضرت نوح کی کشتی کی -	
۱۴۷	فراع ماسینیہ - فراع اسود - ..	۱۲۸	۱۴۷	فصل دوسری فراعنہ مصر کے مقادیر	
۱۴۸	فراع الاسلامبولی - .. ..	۱۲۹	۱۴۸	فراعنہ مصر کے زمانہ میں گز کے تقاسیم	
۱۴۹	میل - .. ..	۱۳۰	۱۴۹	دوسرا گز فراعنہ مصر کا - ..	
۱۵۰	میل - .. ..	۱۳۱	۱۵۰		
۱۵۱	میل - .. ..	۱۳۲	۱۵۱		
۱۵۲	میل - .. ..	۱۳۳	۱۵۲		
۱۵۳	میل - .. ..	۱۳۴	۱۵۳		

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
۱۳۰	خشہ - - - - -	۱۴۰	۱۳۳	سبل ہاشمی - - - - -	۱۵۵
۱۳۱	عسلہ - - - - -	۱۴۱	"	فرسخ مصری صغیر - فرسخ صحیح - -	۱۵۶
	متفرق مقادیر		"	فرسخ مصری المتوسط - - - - -	۱۵۷
	قدم رومانی - قدم سویدی -	۱۴۲	۱۳۵	فرسخ مصری کبیر - - - - -	۱۵۸
۱۳۱	قدم بابیری - قائمہ - فرسخ شبر -		"	غلوہ - - - - -	۱۵۹
	فصل پانچویں غیر متوکلے مقادیر		"	دوسرا غلوہ - - - - -	۱۶۰
	پہلا اگر غیر متوکلے کا - دوسرا تیسرا	۱۴۳	"	غلوہ مصریہ - - - - -	۱۶۱
۱۳۲	چوتھا - ذراع المقدس - - - - -		۱۳۶	استادہ - - - - -	۱۶۲
۱۳۳	سبل عبری - - - - -	۱۴۴	"	قصبہ - - - - -	۱۶۳
	فصل چھٹی اہل فارس کے مقادیر		۱۳۷	قصبۃ الکبیر - - - - -	۱۶۴
"	شاہی اگر فارس کا - - - - -	۱۴۵	"	قصبہ صغیر - - - - -	۱۶۵
۱۳۴	فرسخ فارسی - - - - -	۱۴۶	۱۳۸	قصبہ ہاشمیہ - - - - -	۱۶۶
	فصل ہفتمی استغرق مقادیر		"	قصبہ مصریہ قدیمہ - - - - -	۱۶۷
			"	قصبہ دیوانیہ قصبۃ الرزق - - -	۱۶۸
				فصل چوتھی مصر کے سطحی مقادیر	
				قدان - اور ور - - - - -	۱۶۹

صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہ
	ہاتھ۔ وار۔ اور پیمائش مین	۱۸۴		پیمانے مصر اور عبرانیوں سے ماخوذ	
۱۵۱	اختلافات۔ .. ..	۱۳۶		ہین۔ اٹلی کا فوٹ۔ انچ۔ ..	
	مصنف کی رائے یہ کہ حیدر آباد	۱۸۵	۱۴۶	فرانس کا فوٹ۔ پرورش کا فوٹ	۱۷۹
	کے پیمانے اور اوزان سرکاری محکمہ		۱۴۷	چین کا پچہ۔ روس کا ورشاک	
	ونشان سے معنون ہونا چاہئین			آسٹریا کا کلنٹر۔ فرانس کا ٹوئیس۔	
	اور اسکی اجرائی کا طریقہ۔ ..				
۱۵۳	حیدر آباد کے مروجہ پیمانوں مین	۱۸۶			
۱۵۳	غبن فاحش اور پیمانوں کے باہمی				
	اختلاف کا بیان۔ .. ..				
۱۵۵	کردہ۔ .. ..	۱۸۷	۱۳۸	دہلی کے مقادیر استعمال تے تھے	۱۸۰
	فصل دوسری قلم حیدر آباد کی سطحی مقادیر		۱۳۹	گر۔ سبھی۔ .. ..	۱۸۱
	حیدر آباد کا بیگہ۔ .. ..	۱۸۸		سلاطین و مملوک کے قلم۔ مقادیر کا ذکر	۱۸۲
۱۵۶	پانڈ۔ یام۔ .. ..	۱۸۹		اسین۔ خیرت۔ .. ..	
	ایکر۔ .. ..	۱۹۰		فصل دوسری قراعت مصر کے مقادیر	
	رد۔ .. ..			قراعت مصر کے زمانہ مین گرن کے تقاسیم	۱۳۱
۱۵۷	میں۔ .. ..	۱۹۳	۱۴۲	دوسرے قراعت مصر کا۔ ..	۱۳۲



صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ	صفحہ	خلاصہ مضمون	فقہہ
۷۵	شکل نمبر (۳) حصہ ہشتم گز آلتی	۸۳	۱۵۷	گنٹہ .. .. .	۱۹۳
	شکل نمبر (۴) متر فرانسیسی کا	۱۲۳	"	تقن .. .. .	۱۹۴
۱۰۹	مقابلہ انگریزی گز کے ساتھ۔	"	"	ٹاگر .. .. .	۱۹۵
۱۱۵	شکل نمبر (۵) دیسیم ترعیسنے	۱۲۹	۱۵۸	چاور .. .. .	۱۹۶
	دسوان حصہ متر فرانسیسی کا۔۔			فہرست آن شکلوں کی	
۱۱۷	شکل نمبر (۶) متر مربع۔۔۔۔	۱۳۲		جو اس رسالہ میں ہیں	
	شکل نمبر (۷) قدیم گز مصر کا	۱۴۲	۴۶	شکل نمبر (۱) یک ربع گز آلتی	۵۸
۱۲۵	یعنے فرعون کے زمانے کا۔۔		۵۳	شکل نمبر (۲) یک ربع گز بادشاہی	۶۱

## پایختہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قَدْ جَعَلَ اللَّهُ الْكُفْرَ قَدَرًا

کتاب

القدر المصنوع في الاطوال والسطوح

مشہور

# المقادير

جس میں

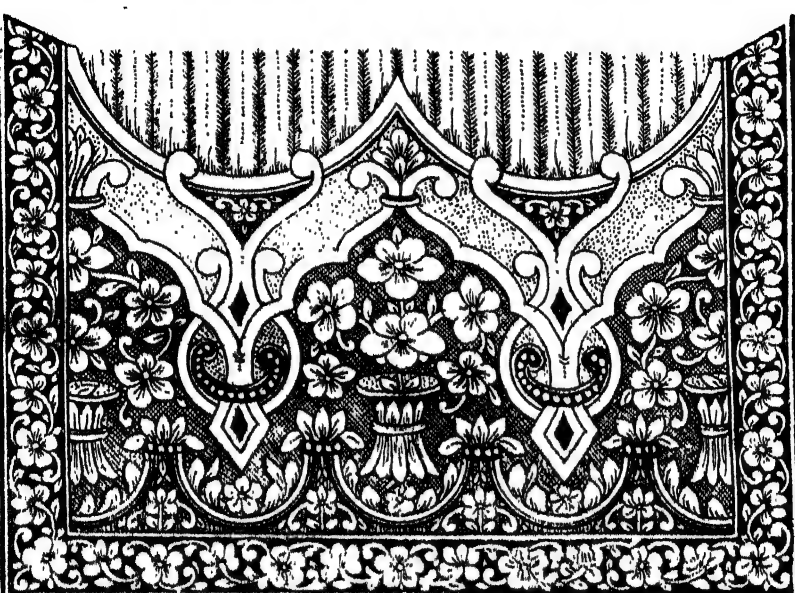
طولانی اور سطحی مقادیر مسوومہ (گزون اور یگیون وغیرہ) کا علمی اور تاریخی بیان ہے

مصنفہ

مولوی غلام محمد صاحب تنظیم کینٹ کوئٹہ سرکار قلم الملک آصفیہ خلدیہ ملکہ

مطبع عظیم گرامین بیتام محمد دریا خان فیضی

۱۸۹۵ء



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمدًا لك يا من قد لا تشيأه تقديرا وصاله وسلاماً على من اصطفت من رسله  
وجعلته بشيراً ونذيراً وعلى آله وصحبه الذين جاوروا والديه مكارماً وجوراً۔

اما بعد یہ ایک مختصر ہے مقادیر مسسومہ علمیہ اور علمیہ کی کیفیت و کیفیت کے بیان  
میں۔ اس مجموعہ میں گذشتہ اور موجودہ زمانے کے طولانی اور سطحی اکائیوں کے تاریخی واقعات  
اور سرگزشتیں اور ان کے زمانی اور مکانی اختلافات اور اصطلاحیں علی سبیل الاختصار مستند اور مستبر  
رہایا ہے جمع کی گئی ہیں اور طب و یاس بیان سے اسکا حجم بڑھانا پسند نہیں کیا گیا۔

اس میں شک نہیں ہے کہ ہیاتوں کی کوتاہی اور درازی حقوق الناس پر اثر عام رکھتی ہے اور  
حفاظت حقوق کی غرض سے ہیاتوں کی تصحیح و تنقید اور تعریف اور تعدید بطور جامع و مانع عمل

میں آنا انتظام مدن کا ایک رکن کیلئے ہے علی الخصوص جبکہ شاہان سلف کے اسناد پر وعادی ہیں  
استناد کیا جاتا ہے اور ان میں مختلف الاقسام مساحات کا ذکر ہوا کرتا ہے اور اکثر مقدار ان مانو کے  
اور ان کے اصطلاحات پر درجہ ہول و جمہول ہو گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ عمال سرکاری اپنے  
فیصلوں میں مساحات کی بابت کوئی قطعی تصفیہ نہیں کر سکتے۔ یہ بہت بڑا نقص ہے اور  
ایک زمانہ دراز سے اس نقص کا دہیہ فیصلوں کے دامن میں بدنامد کماٹی دیتا ہے۔ کوئی  
صورت اس کے ازالہ کی اب تک ظہور میں نہیں آئی۔ اگرچہ بعض اقران زمان نے اس معمل کی انجام  
دہی میں سعی کی لیکن وہ ظفر پاب نہ ہو سکے اور ان کی سعی مشکور نہ ہوئی بلکہ مزید برآں ایک اور خرابی  
یہ پیدا ہو گئی کہ انکی تصانیف ہدایت سے زیادہ ضلالت کا سبق دینے لگیں۔

الغرض یہ اسباب باعث ہوئے اس رسالہ کی تالیف کے۔ اگر یہ سعی میری مشکور ہو اور  
اہل الرائے اس کی نسبت پسندیدگی ظاہر کریں تو اس کا دوسرا حصہ الموازین اور تیسرا  
المکائیل بھی آئندہ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔

وَأَمَّا كِتَابُهُ خَالِصًا لِّوَجْهِ اللَّهِ حَاسِرًا عَلَى حِفْظِ حَقُوقِ النَّاسِ لَا أُسْرِيْدُ  
عَلَيْهِ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ وَلَا أَدْعِي السَّلَامَةَ مِنْ جَرَحِ اللِّسَانِ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ  
وَمَتَّهِ الْهُدَايَةُ لِأَقْوَمِ سَبِيلٍ

## مقدمہ

مطلب شروع کرنے سے پہلے امور ذیل کا بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔  
 (۱) مساحت کی ماہیت یہ ہے کہ پہلے ایک جزو معین کر لیا جاتا ہے اور اس جزو کو اس  
 شے پر جس کی مساحت مطلوب ہے مکرر کرتے جاتے ہیں تاکہ بالآخر یہ بتایا جاسکے کہ یہ جزو  
 اس شے میں اتنی دفعہ داخل ہے۔ اسی جزو کا نام اکائی ہے۔ خواہ وہ طویل ہو یا سطحی۔  
 اور اسی جزو کو ہم نے اس مجموعہ میں الفاظ مقدار یا بصیغۂ جمع مقدار یا بمقیاس یا مقاسیس  
 یا پیمانہ سے تعبیر کیا ہے اور اسی جزو کے عوارض ذاتی اور اسی کی کیفیت اور کثیت اور اسی کے  
 اختلافات اور تغیرات زمانی و مکانی سے بحث کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس مجموعہ کا  
 نام **الْقَدْرُ الْمَسْجُوعُ فِي الْأَطْوَالِ وَالسَّطُوحِ** رکھا ہے گویا

خود یہ نام اس رسالہ کا موضوع ہے۔

قدر مسجوع کی تعریف حکمتہ فلسفہ میں کم کی تعریف میں داخل ہے اور وہ ایک عرض ہے  
 اعراض نہ گانہ سے اور عرض ایک ایسے موجود کو کہتے ہیں جو اپنے وجود میں کسی عمل کا محتاج ہو  
 کیونکہ وہ بذات خود قائم نہیں رہ سکتا۔

کم کے خواص تین ہیں (۱) یہ کہ وہ لذاتہ تقسیم پذیر ہو خواہ وہ قسمت و ہمنہ ہو خواہ فعلیہ  
 (۲) یہ کہ اس میں ایک عاؤ کا وجود پایا جاسکے یعنی ایک ایسی شے اس میں پائی جاوے کہ

اس رسالہ کا

کی تعریف

جب اُس شے کو اُس سے بار بار کر کے کم کرتے جائیں تو وہ اُسکو فنا کر دے (۳) یہ کہ وہ مساواة اور لامساواة قبول کرے یعنی جب ایک کم کو دوسرے کم کی طرف نسبت کریں تو یا وہ اُسکے مساوی ہو یا اُس سے زاید یا اُس سے کمتر۔

پھر کم کی دو قسم ہیں متصل اور منفصل۔

**کم متصل** وہ ہے جسکے اجزاء اور دو میں مشترک ہوں اس طرح پر کہ اُسکے ہر ایک جزو کی انتہا بعینہ دوسرے جزو کی ابتدا ہو سکے اور بالعکس مثلاً ایک خط کے دو جزو اور اُن دونوں کے درمیان ایک نقطہ فرض کیا جائے۔ اگر اُس نقطہ کو ایک جزو کی انتہا اعتبار کریں تو ممکن ہے کہ بعینہ اُسکو دوسرے جزو کی ابتدا اعتبار کریں اور اگر اُسکو ایک جزو کی ابتدا فرض کریں تو ممکن ہے کہ بعینہ اُسکو دوسرے جزو کی انتہا فرض کر سکیں اور بالعکس یہ بھی ممکن ہے کہ اگر اُس نقطہ کو ایک جزو کی انتہا اعتبار کریں تو بعینہ اُسی کو دوسرے جزو کی بھی انتہا اعتبار کریں اور اس طرح اگر اُسکو ایک جزو کی ابتدا اعتبار کریں تو بعینہ اُسی کو دوسرے جزو کی بھی ابتدا اعتبار کر سکیں۔ پس اُس نقطہ کو اُن دونوں جزو سے کسی ایک کے ساتھ خصوصیت نہونی۔ بلکہ وہ مشترک ہوا۔

**کم منفصل** وہ ہے جسکے اجزاء اور دو میں مشترک نہ ہوں یعنی اُسکے ہر ایک جزو کی انتہا بعینہ دوسرے جزو کی ابتدا نہ ہو سکے مثلاً اُس کا عدد ہے اگر اسکی تصنیف کریں تو نصف اول کی انتہا نہ ہوگی اور نصف ثانی کی ابتدا نہ ہوگی پر سیطرے نصف ثانی کی ابتدا نہ نہیں ہوگی پس اُسکے اجزاء اور دو میں مشترک نہوئے۔

پہر کم متصل کی دو قسمیں ہوتی ہیں قار الذات اور غیر قار الذات -

**کم متصل قار الذات** وہ ہے جسکے اجزای مفروضہ فی الوجود کا جمع ہونا جائز ہو جیسے خط اور سطح اور غن کے اجزاء کا جمع ہونا ممنوع نہیں ہے مثلاً خط کے اجزاء نقاط ہیں اور متعدد نقطوں کے مجموعہ ہی کو خط کہتے ہیں۔

**کم متصل غیر قار الذات** وہ ہے جسکے اجزاء وجود میں مجتمع نہ ہو سکیں جیسے حرکت اور سکون یا زمان ہے مثلاً جس زمانے کو ہم ماضی فرض کریں وہ مستقبل نہ ہوگا اور جس کو مستقبل قرار دیں وہ ماضی نہ ہوگا۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ ہم سین ایک شے فرض کریں جو کہ وہ اسوقت نہایت زمان ماضی کی ہے لیکن وہی بعینہ بدایت زمان مستقبل کی ہے ہاں اگر اجزائے زمان کو خیال میں اعتبار کریں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہیں تو اس حالت میں وہ قار الذات کی تعریف میں داخل ہو جائیگا۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ جب عقل اس کے وجود کا لحاظ خارج میں کرے تو یقیناً اسوقت ثابت ہو جائیگا کہ اس کے اجزاء کا مجتمع ہونا ممنوع ہے اور اسی کو غیر قار الذات کہتے ہیں۔

اس بیان سے کچھ حال کم کا معلوم ہو گیا۔ یہی کم موضوع علم ریاضی کا ہے علم ریاضی حکمت نظریہ کے اقسام سے ایک قسم کا نام ہے اس علم میں ان امور مادہ سے بحث ہوتی ہے جن کا مجرد دانہ مادہ ہونا ممکن ہے یہی وجہ ہے کہ علم ریاضی کو علم اوسط بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ علم متوسط ہے مابین ان اشیا کے جو محتاج مادے کے ہیں اور مابین ان اشیا کے جو محتاج مادے کے نہیں ہیں غرض کہ علم ریاضی کے اصول چار ہیں۔

شعبہ  
ریاضی کا

فی  
سول

اس لیے کہ موضوع اس علم کا یعنی کم یا تو متصل ہوگا یا منفصل۔ پہر متصل کی دو قسم ہیں ایک متحرک و دوسر ساکن۔ انہیں سے کم متصل متحرک کو علم پیمیتہ کہتے ہیں اور کم متصل ساکن کو علم ہند۔ پہر کم منفصل کے واسطے یا تو نسبت تالیفیہ ہوگی یا نہوگی۔ پس وہ کم منفصل جسکے واسطے نسبت تالیفیہ ہو وہ علم موسیقی ہے اور وہ کم منفصل جسکے واسطے ایسی نسبت نہو وہ علم حساب ہے یہ چاروں فن علم ریاضی کے اصول کہلاتے ہیں اور ان میں ہر ایک فن ایسا ہے کہ اُسکے تحت میں چند در چند فروع ہیں اور ایسی ہر ایک فرع ایک مستقل علم ہے اُن سب کے بیان کرنے کا یہاں موقع نہیں ہے البتہ ان اصول چارگانہ کا کچھ حال علی سبیل الاجمال یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

**علم حساب** اُس علم کو کہتے ہیں جس میں بذریعہ قواعد چند جمہولات عددیہ کو معلومات عددیہ سے مستخرج کر نیکے طریقے معلوم کر اے جاتے ہیں استخراج سے مراد یہاں اُنکی کمیات کا معلوم کرنا ہے۔ موضوع اس علم کا عدد ہے عدد اُس کمیت کو کہتے ہیں جو اکائیوں سے متالف ہو۔

**علم ہند** وہ علم ہے جسکے قوانین سے وہ اصول جو کم کو عارض ہوتے ہیں معلوم کر اے جاتے ہیں اسکا موضوع مقادیر مطلقہ ہیں یعنی مقادیر متصلہ اور منفصلہ دونوں کو شامل ہے۔ مقادیر متصلہ جیسے خط اور سطح اور جسم تعلیمی اور اُنکے لواحق جیسے زاویہ نقطہ شکل وغیرہ اور مقادیر منفصلہ جیسے اعداد۔ اہل عرب اسی علم کو تحریر اقلیدس کہتے ہیں یونانی میں اسکا نام جامیڈی ہے

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰



ہے خاص فن تحریر تقلید میں مقادیر متصلہ ساکنہ سے بحث کی جاتی ہے یعنی قواعد جبر و مقابلہ کو مقادیر متصلہ ساکنہ پر اطلاق کرنے سے مسائل تحریر تقلید میں پیدا ہوتے ہیں۔

**علم موسیقی** اس علم کا موضوع صوت ہے اس میں نغمات سے بحث کی جاتی ہے دو طرح پر پہلے اسوجہ پر کہ ان نغمات میں بحسب حدت و ثقل نسبت ملائم حاصل ہے یا نسبت منافر اسکو علم تالیف کہتے ہیں دوسرے اس طرح پر بحث کی جاتی ہے کہ ما بین اوں اجزائے زمان کے جو درمیان نغمات کے متخل ہیں بحسب مقدار اُن زمانوں کے نسبت ملائم حاصل ہے یا نسبت منافر اسکو علم الیقاع کہتے ہیں۔

**علم حکمیۃ** اسکا موضوع جسم بسیط ہے اس علم میں احوال اجرام بسیطہ علویہ و سفلیہ سے بحث کی جاتی ہے بحسب اُنکی کمیت اور کیفیت اور وضع اور حرکت کے۔ کمیت سے مراد بیان کمیت مطلقہ ہے اس میں کمیت متصلہ اور منفصلہ دونوں شامل ہیں کمیت متصلہ جیسے مقدار اجرام کے اور اُنکے ابعاد وغیرہ اور کمیت منفصلہ جیسے اعداد کو اکب کے۔ اور کیفیت جیسے اشکال اُن اجرام کے اور رنگ کو اکب کے اور وضو اُنکی اور وضع جیسے قرب کو اکب کا اور بُعد اُن کا یہ بیان ہے بر سبیل اجمال اصول علم ریاضی کا لیکن اُسکے فروع جو ہر ایک اصل کے تحت میں بکثرت واقع ہوئے ہیں بیان اُن کے بیان کر نیکی گنجائش نہیں ہے۔

الغرض اس بیان سے معلوم ہوا کہ مجمع کل اصول ریاضی اور اُسکے فروع کا کم ہے اور اسی میں شامل ہے ہمارے اس رسالہ کا موضوع بھی جس کا قومی تعلق کم متصل قارالذات سے ہے یا یوں کہو کہ ہمارے مبحث کے موضوع کا تعلق زیادہ تر علم ہندوستانی تحریر تقلید میں (جائیداد)

فل علوم  
ن کا کم ہے

کے موضوع کے ساتھ ہے۔

مقادیر  
تدریجی

(۲) بمقادیر کی تدریجی ترقی اور تاریخی تغیرات میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ابتدائی  
اگرچہ مساحت کی طولی اکائی انسان کا ہاتھ قرار دیا گیا تھا گنتی کی پڑی سے سرانگشت تک  
کا طول پیمائش میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اسی طبعی پیمانہ پر میل فرسنگ وغیرہ کے اندازوں کا دار تھا۔  
اس کے بعد دنیا میں جب معاملات کا دائرہ وسیع ہو گیا تو قراء انسانی کا استعمال صرف  
چند ضروری حوالے میں باقی رہا اور قدم کا استعمال پیمائش اراضی میں ہونے لگا۔

پھر جب دنیا میں دائرہ معاملات کا اس سے زیادہ وسیع ہو گیا تو اس امر کی ضرورت لاحق  
ہوئی کہ مدار مقادیر محسوسہ کا ایک ایسی شے پر رکھا جائے جو فی نفسہ ثابت اور تغیر سے محفوظ ہو  
اس غرض کے حصول کے لیے عقلا نے کوئی شے درجہ ارضیہ سے بہتر اور مناسب تر بنائی۔  
(۳) قدما نے موزین سے سیر دو ط وغیرہ اور نیز زمان حال کے موزین شہادت دے  
رہے ہیں کہ فنون ہندسیہ میں اہل مصر کو دوسری قوموں پر تقدم ہے اور وہی اصول ہندسہ  
اور اصول مساحت کے موجد و مخترع ہیں۔ چونکہ اہل مصر کے اقبال وادب بار اور معیشت کا مدار

۱۔ ہر دو ط قدیم زمانے میں براعظم گذر اسے اسکی معارف اور سیاحت سے دنیا کو طائفہ چمپا اس لیے اسکو  
ابو التیاج کہتے ہیں جو کہ اس نے اپنی تصانیف میں نقل کیا ہے اسکو طبی صحت اور امانت سے نقل کیا ہے اور  
اسکی تصنیف میں قابل قدر بیانات ہو کر اپنے آپ کو شہیدہ حالہ کے سوا مغرب حکایات کو جو کائنات کے لوگوں کی عادت تھی  
ترک کر دیا ہے۔ عجیب شخص تارخ ۳۳۰ء میں شہر بلقر ناسہ ملک یونان میں پیدا ہوا تھا اسکے طویل سفر دور دراز ملک کی  
سیاحت یقین کیا جاتا ہے کہ وہ تاجر ہی تھا (تاریخ جغرافیہ رفاعہ بیگ مترجم از فرانسیسی ۱۲)

زیادہ تر روئیل کے فیضان کے ساتھ وابستہ ہے اور انکی زمینات اور زراعات کی شادابی اور  
 قحط سالی فیضان نیل کی کمی اور زیادتی پر موقوف ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ۵

زیر ایاکۃ اصْبَحَ فی کلِّ یومٍ      زیر ایاکۃ اذْریع فی حَسَنِ خالٍ

اس لیے یہ امر اہل مصر کے لیے علوم ہندسیہ اور فنون مساحیہ میں تقدّم حاصل کرنے کا  
 باعث اور ان کو ان علوم میں خصوصیت و امتیاز پیدا کرنے کا داعی ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ مصر  
 نے سب سے زیادہ جہد ان علوم کی تکمیل میں کی۔ اصول مساحت اور اصول ہندسہ  
 اہل مصر نے ایجاد کیے جنکے ذریعہ سے علمی طریقہ پر زمین کی صحیح مساحت کر لیتے تھے  
 اور نیز صحیح طور پر کمی زیادتی اور مقدار نیل کے پانی کی معلوم کر لیتے تھے۔ قدیم متون ہر ہومرس  
 مصری کو ان دونوں فنون کا موجد بتاتے ہیں۔ اور نیز بیان کیا گیا ہے کہ دریائے نیل  
 کی سالانہ طغیانی سے زمینات زراعتی کے حدود بالکل نیست و نابود ہو جاتے تھے جسکے  
 باعث ہر سال زمین کے فیصلہ میں وقت واقع ہوا کرتی تھی اس لیے اقلیدس نامی حکیم نے  
 رفع تنازع زمینات مصر کے لیے علم اقلیدس ایجاد کیا۔ اور نیز یہ بھی ثابت ہے کہ سب سے  
 پہلے اہل مصر ہی نے اپنے مقائیس کو درجہ ارضیہ کے ساتھ منطبق کیا۔ اس وقت  
 فرانسیسون کا متر اور انگریزوں کا یارڈ بھی مساحت درجہ ارضیہ کے ساتھ منطبق کیا گیا  
 ہے۔ اور اہل یورپ نے ایک نیا ضابطہ طولی اکائی معلوم کر نیکابذریعہ پیمائش ایجاد کیا ہے  
 لیکن یہ ضابطہ اب تک عقلاً و فرنگ کے نزدیک گویا ایک متنازع فیہ مسئلہ ہے بلکہ پروفیسر

۵ کتاب صناعۃ الطب فی تقدّمات العرب۔

کی غالب رائے یہی ہے کہ پنڈولم کا ضابطہ لایق اطمینان نہیں ہے۔ اور اہل کلان کا ضابطہ انکی طولی اکائی معلوم کرنے کا نہایت ہی عجیب ہے اس سے اس قدیم قوم کی باریک بینی اور علمی ترقی کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۴۳) تاریخ کے اعتبار سے بعضوں نے ذراع ہاشمی (۳۲) انگشتی کو قدیم کہا اور اسے قدیم اسکا نام عقیق (پیرانا) رکھا۔ بعضوں نے (۲۷) انگل والے گز کو اور بعضوں نے (۲۴) انگل والے گز کو قدیم کہا ہے۔

عموماً اہل جغرافیہ اور علمائے ہئیت اپنی اصطلاح میں (۳۲) انگل والے گز کو قدیم اور (۲۴) انگشتی کو جدید کہتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت (۲۴) انگل والا گز سب سے زیادہ قدیم ثابت ہوتا ہے۔ نہایت قدیم موثر زمین سے ہیرون اسکندری نے بھی اسکو ذکر کیا ہے اور ہمارے اس مجموعہ کو پڑھنے سے بالآخر ثابت ہو جائیگا کہ تمام دنیا کے طولی مقادیر کا ماخذ یہی ہے۔ بابلی۔ کلدانی۔ عبرانی۔ قراعنہ۔ مصر۔ روم۔ عرب۔ ہند۔ انگلنڈ وغیرہ کل مشہور اقوام کے مقائیس اسی طولی اکائی پر متفرع ہیں اس لیے محمود بک فلکی مصری کی رائے کے بموجب اس گز کو ذراع طبعی (نیچرل گز) کہنا بجا ہے۔

علمائے ہئیت و جغرافیہ قطر زمین اور ابعاد کو اکب اور ضمی مت اخلاک کی مساحت میں

۱ پنڈولم کا ضابطہ دیکھو فقرہ (۱۰۶) رسالہ ہذا ۲ دیکھو فقرہ (۱۳۷) کلدانیوں کا ضابطہ -

۳ تقویم البلدان اسمعیل ابن الملک الافضل الشیرازی القدامطیہ عنہ فراس صفحہ ۱۵ رسالہ

مقائیس محمود بک فلکی مصری مطبوعہ مصر

اسی گز کو اعتبار کرتے ہیں مذاہب و ادیان اور کل صحائف آسمانی میں جو پیاسے بیان ہوئے ہیں ان کا مقدار باہم متحد اور وہ بھی اسی کے مطابق ہے۔

تورۃ۔ وانجیل۔ پران میں طولی کا کئی یہی ہے اور نیز اہل اسلام کے گز شرعی کا مقدار طول بھی اس قدر ہے۔ چونکہ ہماری کتاب کے موضوع کے لیے شرعی گز ہی مناسب ہے اس لیے ہم مقادیر شرعی کے بیان کو سب پر مقدم کرتے ہیں۔

(۵) اگر کچھ اختلاف ہے تو گزوں کے مقادیر اور اعلیٰ قدامت میں ہے انگل کی مقدار میں کسی کو اختلاف نہیں ہے علماء و ہیئت و جغرافیہ و فقہائے اسلام سب کا اتفاق ہے کہ انگل (۶) جو معتدل کا ہوتا ہے اس طرح پر کہ ایک کا بطن دوسری پشت کے ساتھ ملا کر جوڑا جائے۔ قدما ہندو کے اقوال کا مال بھی یہی ہے۔ گو انہوں نے (۸) جو کہ ایک انگل قرار دیا ہے لیکن بروایت شیخ ابوالفضل ہندو حکما کے نزدیک جو سے ملد پوست کنندہ جو ہیں۔ لہذا ان سب اقوال کا نتیجہ واحد ہے اور انگل کی مقدار میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس لیے سچے اس رسالہ میں حتی الامکان گزوں کا اندازہ انگل کے ساتھ کیا ہے اور جہاں کہیں ممکن ہے متر فرانسیسی اور انگریزی کے ساتھ تطبیق دینے کو غنیمت سمجھا ہے۔ کیونکہ متر اور انچ کی مساحت اس وقت بہ نسبت انگل کے زیادہ قریں صحت ہے۔

۱۔ ہماری کتاب سے ملو وہ کتاب ہے جو مولف نے الہامی کے اقسام اور اسکے فقہی احکام کے بیان میں لکھنا شروع کی ہے اور یہ رسالہ درحقیقت اس کتاب کی ایک فصل ہے ۱۲۔ مولف ۱۳ تقویم البلدان ابو الفدا۔ اور شرح ابو السعود علی لامکیں۔ اور موطا دی علی الدار القطار۔ ہمارے اس دعوے پر کہ سب کا اتفاق ہے کہ یہ اختلاف نہیں ہے کثرت شواہد و دلائل موجود ہیں ان سب کا یہاں لانا خالی از ظلمات نہ تھا اس لیے اس کو ترک کرتا مناسب خیال کیا گیا۔ اور انگل کی تحقیق دیکھو فقرہ (۳۲) رسالہ ہذا۔ اور فقرہ (۹۹) قدما نے ہندو۔ مولف۔

بہ مقدار  
نات  
ہے

# پہلا باب

## تعریفات اور حدود

اس مجموعہ میں الفاظ اور عبارات متذکرہ باب نہ انہیں معانی میں مستعمل ہونگے جن کی تصریحات ذیل میں کر دی گئی ہیں بشرطیکہ سوق عبارت اور نحو اسے کلام سے کوئی اور مراد مخالف اس کے ظاہر نہ ہو۔

(۴) مقادیر۔ جمع مقدار ہے۔ اس لفظ سے مراد مقدار بمقادیر۔ مقائیس پیمانہ مقادیر بمسوحہ ہے اعم اس سے کہ وہ مقدار طولانی ہو یا سطحی یا حجمی۔ اس مجموعہ میں مقادیر اور مقائیس اور پیمانہ کے الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوئے ہیں۔

(۷) خطی۔ طولانی۔ طولی۔ یہ اوصاف مقدار کے

ہیں۔ یعنی مقدار خطی۔ یا مقدار طولانی یا طولی اور یہ مترادف الفاظ ہیں اس رسالہ میں ان الفاظ سے وہ مقدار مراد ہے جہیں صرف طول سے حساب کیا جائے بلا لحاظ عرض و عمق کے مثلاً چار گز خطی اس بعد کا نام ہے جو طول میں چار گز ہو (خطی مقدار میں ہمیشہ ایک ہی بعد ہوتا ہے)۔

سطحی۔ مربع۔ (۸) سطحی۔ مربع وہ مقدار ہے جو طول کو فی نفسه ضرب دینے

سے حاصل ہوتی ہے۔ سطح میں طول و عرض سے حساب کیا جاتا ہے بلا لحاظ عمق کی سطح یا مربع اس شکل ذوالربعۃ الاضلاع کو کہتے ہیں جس کے چاروں ضلع آپس میں متساوی ہوں اور ہر ضلع اپنے پہلو کے ضلع پر عمود ہو مثلاً ایک گز سطح یا مربع وہ سطح ہے جس کا ہر ایک ضلع ایک گز ہو طول کو فی نفسہ ضرب دینے سے سطح پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً ۴۰ گز کو ۴۰ گز میں ضرب دینے سے (۱۶۰۰) گز حاصل ہوتے ہیں۔ اب یہ گز سطح یا مربع کھلائیں گے لیکن مفروب اور مفروب فیہ یعنی ۴۰ کے احاد خطی اور ان کے حاصل ضرب یعنی (۱۶۰۰) کے احاد سطحی ہوں گے۔

رقبہ (۹) متذکرہ صدر تعریف اس شکل کی ہے جس کے چاروں ضلع آپس میں برابر ہوں لیکن جبکہ ایسی صورت نہ ہو بلکہ کوئی ضلع بڑا کوئی چھوٹا ہو یا کوئی شکل ذوالربعۃ الاضلاع نہ ہو تو ایسی شکل کے سطح اندرونی کی مقدار کو رقبہ کہتے ہیں۔

سطحی مفادیرین طول و عرض سے حساب ہوتا ہے اس لیے سطح میں دو بعد ہوتے ہیں مکسر سطح یعنی تکسیر (۱۰) مکسر دراصل یہ لفظ مصطلح ہے خاص دائرہ کی مساحت کے لیے یعنی دائرہ کی اندرونی سطح کی مساحت بذریعہ اس لفظ کے بیان کی جاتی ہے۔

اس واسطے کہ جب ہم دائرہ کا رقبہ معلوم کرنا چاہیں تو اس کو مربع کے لفظ سے تعبیر نہیں کر سکتے کیونکہ مربع کا اطلاق باعتبار اس کے لفظی معنوں کے ذوالربعۃ الاضلاع یعنی چوکونی اشکال پر صحیح ہو سکتا ہے نہ مدور پر۔ ہر دائرہ میں تین چیز کا ہونا ضرور ہے۔ دور۔ قطر۔ تکسیر۔

مکسیر۔ اُس مقدار کو کہتے ہیں جو نصف قطر کو نصف دور میں ضرب دینے سے حاصل ہو۔  
 مثلاً اگر سوال کیا جائے کہ اُس دائرہ کی تکسیر کس قدر ہوگی جس کا قطر (۷) اور دور (۲۲) ہو تو  
 اب ہم (۷) کے نصف کو (۲۲) کے نصف میں ضرب دیکر کہیں گے کہ اس کا مکسر (۳۸) اور  
 نصف ہوگا لیکن مجازاً مکسر کا لفظ ہر ایک مقدارِ مسطح اور قبیہ مربع پر بھی بولا جاتا ہے اس لیے  
 اس رسالہ میں مکسر اور مسطح اور مربع کے الفاظ باہم مترادف ہیں اور نئے واحد پر ان کا  
 اطلاق ہوا ہے۔

مقادیر جسمی - حجمی (۱۱) جسمی - حجمی وہ مقدار ہے جو طول کو اُس کے مربع میں ضرب دینے  
 سے حاصل ہوتی ہے جسم میں طول و عرض و عمق یا (ارتفاع) سے حساب کیا جاتا ہے اور  
 اس کے گز مکعب کہلاتے ہیں۔

مکعب (۱۲) مکعب وہ شکل مجسم ہے جس کے (جہات ستہ) میں یعنی چہرے چاروں  
 طرف چہ برابر مربع ہوں۔ مثلاً ایک مکعب گز وہ ہے جس کے ہر ایک طرف ایک مربع گز ہو۔  
 اور چونکہ جسمی مقدار میں طول و عرض و عمق یا (سمک) سے حساب ہوتا ہے اس لیے جسم میں  
 تین بُعد ہوتے ہیں اور جسم اسی کو کہتے ہیں جس میں ابعاد ثلاثہ پائے جائیں۔

ذراع - درعہ - گز - کوبیٹ (۱۳) ذراع - لغت میں انگلیوں کے سرے سے کُئی تک کے  
 ہاتھ طوی - اکائی۔ عضو کا نام ہے جس کو فارسی میں ریش کہتے ہیں موزین اور فقہانے

ذراع کو اُس مقدار طول سے جو انسان کی مفصل کو لے سے پچ کی انگلی کے سرے تک ہی تیسیر  
 لے کو ع - کلاع - ساق دست کی پٹری کا نام ہے۔



کیا ہے بعضوں نے (۲۴) انگل کو یا (۱۳۴) جو کے دانوں کو ذراع کہا۔ لیکن بالآخر مختلف اقوال کا واحد ہے۔ پھر چنانچہ طولانی مقیاس کی اکائی کو ذراع کہنے لگے خواہ وہ ایک ہاتھ کا ہو یا دو ہاتھ کا یا کم و بیش۔

اس رسالہ میں۔ ذراع۔ درعہ۔ گز۔ کیوبٹ۔ ہاتھ۔ کے الفاظ مترادف ہیں۔ اور ایک ہی مشہور معنوں میں مستعمل ہوئے ہیں۔ اور یہ الفاظ جہاں مطلقاً بلا کسی قید کے مستعمل ہوئے ہیں ان سے طوی اکائی مراد ہے۔

قبضہ۔ مٹھی۔ پتیلی۔ مشت (۱۳) قبضہ۔ مٹھی۔ پتیلی۔ مشت۔ یہ الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوئے ہیں اور اس سے مراد چار انگل ہے۔

انگل۔ انگشت۔ اصبع۔ (۱۵) انگل۔ انگشت۔ اصبع کے الفاظ اس رسالہ میں مترادف ہیں۔

تر (۱۶) متر فرخ طوی اکائی یعنی فرانسیسی گز کا نام ہے۔ اور اسکی پوری تعریف دیکھو نمبر (۱۱۸) آر (۱۷) آر فرانس کا سطحی پیمانہ یعنی فرانسیسی بیگہ کا نام ہے۔

تنبیہ فرانسیسی مفاد کی تعریفات متر کے بیان باب (۷) میں مفصلاً مذکور ہیں۔

یارڈ (۱۸) یارڈ انگلش طوی اکائی یعنی انگریزی گز کا نام ہے۔

فوٹ (۱۹) فوٹ عموماً انگریزی گز کی تھائی ہے اور غیر انگریزی مقادیر میں جبکہ لفظ فوٹ کے ساتھ کوئی اور قید لگا دیا جائے تو اس سے مراد اس قسم کے گز کی تھائی ہے۔

انچ (۲۰) انچ مطلقاً انگریزی گز کا چھتیسواں حصہ ہے اور غیر انگریزی مقادیر میں شہر طیکہ

کوئی تصریح بخلاف اس کے کر دی گئی ہو تو اس قسم کے گز کا چتیسواں حصہ ملا ہے۔

کیوبٹ (۲۱) کیوبٹ انگریزی لفظ ہے اسکا ترجمہ ہاتھ یا ذراع ہے۔

جرب - بانس - طناب (۲۲) جرب اصل میں ایک آلہ پیمائش کا ہے لیکن مجازاً

بیگہ جرب انگریزی - اس مقدار زمین پر بھی جرب کا اطلاق ہوتا ہے جو اس آلہ سے ناپی جا

طولانی مقدار میں اس گز طولی اور سطحی مقدار میں اسکے گز سطحی ہوتے ہیں مثلاً کروہ میں جرب کی مقدار

۴۰ گز طول ہوگی اور بیگہ میں جرب کی مقدار (۳۶۰۰) مربع گز ہوگی طولانی مقدار میں اسکو بھی بانس

کبھی طناب کبھی جرب کہتے ہیں اور سطحی مقدار میں بیگہ اور جرب اس کے نام ہیں

(انگریزی مقدار میں جرب کی مقدار (۲۲) گز طولی انگریزی ہے)۔

بیگہ (۲۳) بیگہ ہند کا سطحی پیمانہ ہے عموماً ۴۰ گز طول کو ۴۰ گز عرض میں ضرب دینے سے

بیگہ کا مربع رقبہ پیدا ہوتا ہے لیکن یہ ضرور زمین ہے کہ بیگہ کی سطح ہمیشہ مستوی ہو کبھی غیر مستوی شکل

کی ہی ہوتی ہے اور نیز یہ بھی ضرور زمین ہے کہ بیگہ کی شکل ہمیشہ ذرا بے الاضلاع ہو۔ البتہ یہ ضرور

ہے کہ اسکا مجموعی رقبہ (۳۶۰۰) مربع گز ہو۔

تنبیہ بعض خاص بیگیوں کا رقبہ اس سے کم اور زیادہ بھی ہوتا ہے۔

ایکر - انگریزی بیگہ (۲۴) ایکرا اور انگریزی بیگہ کے الفاظ بمعنی واحد متعل ہوئے ہیں۔

کر وہ - کوس (۲۵) کر وہ اور کوس کے الفاظ اس مجموعہ میں بمعنی واحد متعل ہوئے ہیں

خط استوا (۲۶) خط استوا وہی دائرہ ہے جو قطبوں سے برابر فاصلے پر کرۂ زمین

کے گرد کینچا جائے۔ یہ خط زمین کے دو برابر حصے کرتا ہے ایک کا نام نصف کرہ شمالی اور

دوسرے کا نام نصف کرہ جنوبی ہے۔

عرض بلد (۲۷) عرض بلد خط استوا سے کسی مقام کا فاصلہ شمال یا جنوب کے طرف

اُس مقام کا عرض بلد ہے۔

نصف النہار (۲۸) نصف النہار جو خطوط کہ قطبین پر ہو کر زمین کے گروا کرو گزرتے

ہیں وہ نصف النہار ہیں۔

طول بلد (۲۹) طول بلد نصف النہار مفرغہ سے کسی جگہ کا فاصلہ خواہ شرقی ہو خواہ

غربی اُس جگہ کا طول بلد ہے۔

درجہ عرض بلد و درجہ طول بلد (۳۰) درجہ کرہ زمین کا دائرہ محیط (۳۶۰) مساوی اجزاء میں تقسیم کیا

گیا ہے اور ہر ایک جزء کا نام درجہ رکھا گیا ہے۔ یا یوں کہو کہ درجہ ایک جزء ہے منجملہ (۳۶۰)

اجزاء محیط دائرہ زمین کے ہر ایک درجہ (۶۰) دقیقہ پر تقسیم کیا گیا ہے اور ہر ایک دقیقہ

(۶۰) ثانیہ پر و علیٰ ہذا القیاس۔ اور ایک درجہ تقریباً (۶۹) میل انگریزی کا یا (۱۱۱۱۱) میٹر

کا ہوتا ہے خواہ وہ درجہ طول بلد ہو خواہ درجہ عرض بلد۔

مسلمان بادشاہان ہند کے (۳۱) فردوس مکانی۔ بابر بادشاہ المتوفی ۹۳۷ھ مطابق

خطابات مابعد الموت ۱۵۳۰ھ کا خطاب بعد الموت ہے۔

۴ متاخرین بل فرانس نے ایک جدید طریقہ پر کسی تقسیم کی ہوائیوں نے دائرہ محیط کے چار مساوی حصہ فرض کیے ہیں اور ہر

کا نام ربع دائرہ رکھا ہے اور ہر ربع کو سو درجہ پر تقسیم کیا ہے اور ہر درجہ کو سو دقیقہ پر اور ہر دقیقہ کو سو ثانیہ پر تقسیم کیا ہے

و ہر جزء اور یہ تقسیم اعشاری حساب کے لیے مناسب تر ہو (کتاب تعریبات الشاذلیہ یا الجغرافیہ للرفاعہ بدوی طبع ۱۲۸۵ھ)

جنت آشیانی ہمایون پادشاہ المتوفی ۹۶۳ھ مطابق ۵۵۵ھ کا خطاب بعد الموت ہے۔  
 عرش آشیانی اکبر بادشاہ المتوفی ۱۰۱۳ھ مطابق ۹۰۵ھ کا خطاب

جنت مکانی جہانگیر بادشاہ المتوفی ۱۰۳۶ھ مطابق ۹۲۸ھ کا خطاب  
 بعد الموت ہے۔

فردوس آشیانی شاہ جہان المنصوب ۱۰۳۶ھ مطابق ۹۲۸ھ کا خطاب  
 بعد الموت ہے۔

خلد آرامگاہ اورنگ زیب عالمگیر پادشاہ المتوفی ۱۱۱۹ھ مطابق ۱۰۱۱ھ کا خطاب  
 بعد الموت ہے۔



# دوسرا باب

## شرعی مقادیر

### پہلی فصل

### خطی پیمانوں کے بیان میں

### گزے چھوٹے پیمانے

(۳۲) جو ایک جو مسادی ہوتا ہے ۶ بال تخیر کی دم کے اس طرح پرکہ پھر کے بال پر ۶ دفعہ وہ بال لپیٹا جائے (طحاوی) عموماً فقہاء اور دیگر علما نے جو کو مسادی ۶ بال کے لکھ دیا ہے کسی نے ایسی تصریح نہیں کی جیسی کہ علامہ طحاوی نے کی ہے اسکو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ اور بعضوں نے جو کو (۶) دانہ لائی کے برابر وزن میں لکھا ہے۔ (یعنی)

(۳۳) انگل چٹے جو کے دانہ مسادی ہوتے ہیں ایک اصبع یا انگل کے اس طرح پرکہ ایک جو کا بطن دوسرے جو کی پشت کے ساتھ ملا کر جوڑا جائے (ابو السعد) کبھی اصبع کو قیراط کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں (۲۴) قیراط کا ایک گز جیسے

کہ چندی لوگ گز کو تسو یا گرہ پر تقسیم کرتے ہیں۔

(۳۴) قبضہ (۴) انگل مساوی ہوتے ہیں ایک قبضہ یا مٹھی کے۔

درعہ (۶) مٹھی یا (۲۴) انگل یا (۱۴۴) جویا (۸۶۴) بال چرکی دُم کے مساوی ہوتے

ہیں ایک گز شرعی کے۔

## شرعی گزوں کا بیان

### گز شرعی

(۳۵) گز شرعی کے مختلف کئی نام ہیں بطریق استقران ناموں کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ ذراع الکرباس۔ کرباس بالکسر سفید روئی کے کپڑے کو کہتے ہیں اصل میں یہ لفظ بالفتح بمعنی پنبہ فارسی ہے (طحاوی)۔

۲۔ ذراع مکسرہ۔ اسکو مکسرہ اسلیے کہتے ہیں کہ گز ملک کسرے (۲۸) انگشتی سے ایک مٹھی کم کر دیا گیا ہے۔

۳۔ ذراع عامہ۔

۴۔ ذراع العرب۔

۵۔ ذراع الغزل۔ غزل کا تنا یا کتی ہوئی چیز کو کہتے ہیں۔ اسکا نام ذراع الغزل کہتے ہیں۔

سبب یہ ہے کہ مصر کے قلاہین کتان و صوف کے لچے گز شرعی کے طول پر بنا کر جولہ ہون کے ماتہ بیچا کرتے ہیں۔

یہ گز مساوی ہوتا ہے (۶) قبضہ کے

یا = (۲۴) انگل کے اسطرح پر کہ انگل یا ہم ملے ہوئے ہون اور انگوٹھا  
اُس میں شریک نہ کیا جائے

یا = (۱۴۴) جو کے

یا = (۸۶۴) بال خجری دم کے

یا = (۵۴۹۳۲) متر کے

یا = (۱۸۶۲۳) اینچ کے

اس گز کی مقدار طول میں بعض فقہاء کو اختلاف ہے۔

علامہ ابو السعد نے لکھا ہے کہ یہ گز (۷) مٹھی کا ہے بدون ارتفاع ابہام کے۔ اور صاحب المصنوع نے بھی اسکو (۷) مٹھی کا بتایا ہے۔ لیکن شامی اور بحر اور نیز دوسری کتب فقہ میں اسکی مقدار طول (۶) مٹھی بیان ہوئی ہے۔ بلا ارتفاع ابہام کے (شامی کتاب الطہارۃ)۔

بعضوں نے اس طرح پر اسکی تفسیر کی ہے کہ یہ گز مطابق حد و حروف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے (۲۳) انگل کا ہوتا ہے (شامی اور عینی علی المدایہ)۔

بعضوں نے لکھا ہے کہ ذراع عرب ہاتھ کی کہنی سے انگلی کے سرے تک ہے۔ (شامی)  
اگرچہ یہ گز ذراع جدید کے نام سے مشہور ہو گیا ہے اور اہل ہندوستان اسکو جدید کہتے ہیں۔ لیکن یہ گز

در حقیقت بہت قدیم ہے اسی کو شرع اسلام نے استعمال کیا ہے۔ ہیرون اسکندری وغیرہ  
قدماے مؤرخین نے اسکو (۲۴) انگل کا بتایا ہے (محمود بیگ الفلکی) توراتہ وانجیل میں  
جن گزوں کا ذکر ہے اُنکی مقدار بھی (۲۴) انگل ہے (دائرة المعارف المصریہ)

جمعہ مؤرخین اسکا طول کہنی کی ہڈی سے سج کی انگلی تک بتاتے ہیں تمام مختلف اقوال پر غور کرنے  
سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ گز (۲۴) انگل کا ہے اسوقت مصر کے مزارعین  
اسکو استعمال کرتے ہیں اور قضاۃ اسلام کے ہاں غالب مواد شرعیہ میں یہی متعل ہے۔ تمام  
زمینات عشریہ میں اور پانی کے درودہ نانپنے اور تیم کے جواز کے لیے پانی کا بعد قرار دینے میں  
اور کنوؤں اور چشموں کا حرم قرار دینے وغیرہ وغیرہ میں اسی گز پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

اہل ہند نے مساحت قطر میں اور کوکب میں اور کوکب کے باہمی بعد میں اور افلاک کی جسامت  
میں اسی گز کا استعمال کیا ہے (محیط المیض) جزیرہ عرب میں اس وقت اس گز کو ذراع اور باقی  
دوسرے گزوں کو عموماً اندازہ کہتے ہیں۔

## گز مساحت

(۳۶) مقادیر شرعیہ میں یہ دوسری قسم ہے گز کی اسکے اور نام حسب ذیل ہیں۔

۲۔ ذراع الملک۔ (ملک) شہان اکاسر میں ایک پادشاہ کا نام ہے اسکے طرف  
منسوب کر کے ذراع ملک کہتے ہیں۔

۳۔ ذراع کسرے۔



## ۴۔ ذراع زیادہ۔

یہ گز مساوی ہوتا ہے (۷) مٹھی کے

یا ایضاً (۲۸) انگل کے

یا ایضاً (۲۱/۳۴) انچ کے

اس کی مقدار طول میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ ذراع مساحہ (۷) مٹھی کا ہوتا ہے ہر مٹھی ارتفاع ابہام کے ساتھ۔ اس حساب سے یہ گز مساوی ڈیڑھ گز شرعی (۲۴) انگشتی کے یا مساوی (۳۶) انگل کے ہوا۔ (طحاوی)۔

اور بعضوں نے لکھا ہے کہ ۷ مٹھی کا ہوتا ہے اور ساتویں مٹھی ارتفاع ابہام کے ساتھ ہے (دائرة المعارف المصریہ) لیکن اکثر اقوال اس طرف ہیں کہ فقط ۷ مٹھی کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے۔ (ابوالسعود)۔

فقہائے اسلام نے ذراع مساحہ کا استعمال غیر شرعی زمینات کی لگان اور اسپر خراج باتدہینہ میں اور ہزاروں کنوؤں کا حریم قرار دینے میں کیا ہے۔

• اور اکثر فقہانے اس کی شان میں کہا ہے کہ ذراع المساحۃ الیقین بالمسوحات علامۃ عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ ہارون رشید عباسی نے اسی گز سے زمینات کی پیمائش کرائی تھی۔

گز ماشمی

(۷) شرعی مقدار میں یہ تیسری قسم کا گز ہے تصانیف اہل عرب میں اس کے مختلف اوزیت

نام پین از انجملہ زیادہ مشہور نام یہ ہیں۔

۲۔ ذراع عتیق۔

۳۔ ذراع ہنداسہ۔

۴۔ ذراع العمل۔

۵۔ ذراع التجار۔

یہ گز مساوی ہوتا ہے (۸) مٹھی کے

یا = (۳۲) انگل کے

یا = ایک ذراع بلدی اور ۱۱ کے

یا = ایک ذراع مقیاس الروضہ اور ۱ کے

یا = ایک ذراع عمرانی اور ۹ کے

یا = دو قدم مصری کے

یا = (۶۱۶) متر کے

یا = (۲۵۶۰) انچ کے

یہ گز بہت قدیم ہے۔ اس لیے اس کا نام ہی عتیق (پرانا) رکھا گیا ہے گو پہلے گز شرعی یعنی ذراع الکرباس کو قدیم تسلیم کیا ہے لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ گز ہاشمی قدیم نہیں ہے۔ بلکہ غرض یہ ہے کہ (۲۴) انگل والا گز ہاشمی سے زیادہ قدیم ہے۔

میرزا اسکندر لانی اور بعض قدما نے مولفین نے اس گز ہاشمی کا ذکر کیا ہے۔ مصر کے جمیع

شہرون میں اب بھی متعل ہے وہاں ہنداسہ کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔  
فقہاء نے اس کو گز ہاشمی کے نام سے یاد کیا ہے۔

علامہ ابو السعد نے اپنے حاشیہ فتح المعین علی ملامسکین میں جہان دہ درودہ کی پیمائش سے بحث کی ہے حموی سے نقل کیا ہے کہ اصحاب مساتہ کی تصانیف میں گز (۸) مٹھی کا ہوتا ہے اس سے یہی گز مراد ہے اور دوسری جگہ کتاب احیاء الموات میں کنوؤن کے حرم کے باب میں لکھا ہے کہ گز مساتہ سے مراد گز ہاشمی (۳۲) انگشتی ہے۔ (ابو السعد)۔

شیخ ابو الفضل نے آئین الکریم میں ہاشمیہ صغریٰ کی مقدار طول (۲۸) انگل اور ہاشمیہ کبریٰ کی مقدار (۲۹) انگل لکھی ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے اور اس روایت کی تصدیق کسی اور کتاب سے نہیں ہوتی

## گز سے بڑے پیمانے

### میل شرعی

(۳۸) میل لغت عرب میں منتے مد بصارت کو کہتے ہیں اور جو عمارات بطور نشان کے مسافروں کی ہدایت کے لیے مکہ کی راہ میں بنی ہوئی ہیں ان کو بھی میل کہتے ہیں اور اصطلاح میں ایک مسافت میں کا نام ہے چہ کا بیان آگے آتا ہے۔ (اسکی جمع امیال و میول ہے)۔

اسکو کبھی میل عرب اور کبھی میل شرعی کہتے ہیں میل ہاشمی کی مقدار بھی

۱۵ میل رومی میل عبری میل مصری و قیو کا بیان دیکھو تہ (۱۵۳ و ۱۵۴) اور میل انگریزی تہ (۱۱ و ۱۱۱)۔

یہی ہے (محیط المحيط)

میل شرعی مساوی ہوتا ہے (۱۰۰۰) بام کے	
یا = (۴۰۰۰) گز شرعی کے	
یا = (۶۰۰۰) قدم مصری کے	
یا = (۱۰) غلوہ کے جو (۲۰۰) گز کا ہوتا ہے	
یا = (۱۸۲۷) متر کے	

اسکی مقدار میں فقہاء کو اختلاف ہے۔ شرح عینی اور سبکین اور بحر اور ینا بیع میں ہے کہ میل (۴) ہزار خطوہ کا ہوتا ہے اور خطوہ ڈیڑھ گز کا اس حساب سے (۶) ہزار گز کا ایک میل ہوا لیکن یہ قول رو کیا گیا ہے اور میل کی مقدار (شامی و زیلعی و نہر و جوہرہ وغیرہ) نے ۴ ہزار گز شرعی ثابت کی ہے اور یہی قول مشہور ہے۔ بعضوں نے کہا کہ میل ہزار قدم ہے قدم حمل سے اور بعضوں نے اس طرح پر تفسیر کی کہ میل اُس قدر بعد کا نام ہے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھے اور دیکھنے والے کو معلوم نہ ہو سکے کہ وہ آ رہا ہے یا جا رہا ہے اور مردی یا عورت (عینی علی المداہیہ) پہر علمائے ہنیتہ و جعفرانیہ میں بھی میل کے باب میں اختلاف ہے۔

قدما کے نزدیک ۳ ہزار گز اور متاخرین کے نزدیک ۴ ہزار گز بعد کا نام میل ہے اس خلاف کو علامہ ابو الفداء نے اپنی کتاب تقویم البلدان میں عذرگی کے ساتھ رفع کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ یہ خلاف حقیقی نہیں ہے صرف لفظی ہے مقدار میل کی دو تون فریق کے نزدیک شے واحد ہے۔ گو بظاہر گزوں کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ کیونکہ بربنا و دونون مذاہب کے

میل کی مقدار (۹۶) ہزار انگلی ہے اگر اسکو (۳۲) پر تقسیم کرو (قدام کے نزدیک گز (۳۲) انگلی کا ہے) تو حاصل ۳ ہزار گز ہوتا ہے۔ اور اگر اسکو (۲۴) پر تقسیم کرو (متاخرین کے نزدیک گز (۲۴) انگلی کا ہے) تو خارج قسمت ۴ ہزار گز نکلتا ہے اس صورت میں اختلاف رفع ہو گیا

## مرحلہ

(۳۹) دوسرا نام اسکا منزل ہے۔ مسافر کے اُترنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور عموماً اُس مقدار بعد مسافت کا نام ہے کہ آدمی ایک دن میں چل سکے فقہائین بعضوں نے (۱۶) میل کو مرحلہ کہا۔ بعضوں نے ۴ فرسخ کو۔

اور بر بنا قول ادربی اور ابو الفدا کے مرحلہ مساوی ہوتا ہے (۲۴) میل ہاشمی کے

یا (۸) فرسخ مصری کے =

یا (۳۵) میل رومی کے =

یا (۱۰) فرسخ فارسی کے =

یا (۳۳۳ و ۳۳۴) متر کے =

## فسخ

(۴۰) فرسنگ کا معرب ہے۔ بالاتفاق فقہاء کے نزدیک تین میل کا ایک فرسخ ہوتا ہے۔

۱۔ فرسخ مصری صغیر و کبیر اور فرسخ فارسی دیکھو فقرہ (۱۵۶ تا ۱۵۸) و فقرہ (۱۷۶) اور کلامیوں کا پر اسنگ فقرہ (۱۳۷)۔

بعضوں نے برید کی چوتھائی کو فرسخ کہا۔ اور مال ابن دونون اقوال کا واحد ہے۔

علماء سنیہ و جعفریہ میں قدما اور متاخرین دونوں فریق کے نزدیک فرسخ ۳ میل کا ہوتا ہے۔

لیکن گزرون میں اختلاف ہے قدما کے نزدیک ۹ ہزار گز کا فرسخ ہے گز قدیم سے اور متاخرین کے نزدیک (۱۲) ہزار گز کا فرسخ ہوتا ہے گز جدید سے۔

### برید

(۴۱) ۴ فرسخ کا ایک برید ہوتا ہے۔ یا ۱۲ میل کا۔

### غلوہ

(۴۲) اسکو غلوہ عربیہ بھی کہتے ہیں کتب فقہیہ میں (۳۰۰) گز شرعی کا ایک غلوہ ہوتا ہے

بعضوں نے (۴۰۰) گز کا بھی لکھا ہے۔ (شامی)

بعضوں نے اسکی تفسیر سطح کی چوکہ اس مقدار طول کا نام غلوہ ہے جو ایک تیر کے پہنکنے سے

ہوتا ہے۔ (ابو السعد)

علی پاشا مبارک المصری نے اسکو (۳۰۰) گز ہاشمی کا لکھا ہے اور بحساب متر فرانسیسی (۲۲۱)

متر اور (۷۰) سنتیتر کا ایک غلوہ ہوتا ہے۔ مصری جسکو استادہ کہتے ہیں اور غلوہ

۱۵ گز قدیم (۲۷) انگشتی اور جدید (۲۴) انگشتی کو کہتے ہیں۔ مولف

۱۵ غلوہ مصریہ دیکھو فقہ (۱۵۵ و ۱۶۱ و ۱۶۲) اور استادہ مصریہ دیکھو (۱۶۲)

درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور یہ غلوہ وہی ہے جسکو بطلمیوس نے استعمال کیا تھا اُس سے عرب نے لیا اس غلوہ کو درجہ ارضیہ کے ساتھ منطبق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ (۵۰۰) غلوہ کا ایک درجہ ارضی ہوتا ہے۔ (علم الدین)۔

## متفرق پیمانے

(۲۳) فتر بکسر فاء سکون تا اُس کشادگی اور وسعت کا نام ہے جو انگشت سیباہ و ابہام کے درمیان میں ہوتی ہے اُردو میں اسکو جُٹ کہتے ہیں۔

(۲۴) شبر۔ بالکسر فارسی میں پدِ شبر اور اُردو میں اسکو بالشت کہتے ہیں اُس وجہ بفتحین مسافت کا نام ہے جو انگشت خنصر کے سرناخن سے ترانگشت کے سرناخن تک ہوتی ہے۔

(۲۵) خطوہ بالضم فارسی میں اسکو گام کہتے ہیں۔ اُس مسافت کا نام ہے جو آدمی کی رفتار کے وقت دونوں پاؤں کے درمیان پیدا ہوتی ہے۔ فقہانے ڈیڑھ گز کو ذراع عامہ سے خطوہ کہا ہے۔ (کنز۔ ابوالسعود)

(۲۶) قدم قدم اصطلاح فقہ میں ہر چیز کے ساتوین حصہ کو کہتے ہیں۔

(۲۷) قاتہ اصطلاح فقہ میں ہر انسان کا قامت اسکے قدم سے ساڑھے چھ قدم کا ہوتا ہے اور دوسرے حساب سے ساٹ قدم کا مثلاً ایک شخص بائیں قدم پر کھڑا باہر پیدا پاؤں اٹھا کر اڑی کو بائیں قدم کے انگوٹھے کی طرف رکھا۔ پھر بائیں قدم کو رکھا اور اسی طرح

رکھتا چلا گیا تو یہ ساڑھے چہترہ قدم ہوگا۔ اگر اس نے انگلی ٹکے کی طرف سے ابتداء کی ہو اور اگر ایڑی کی طرف سے اعتبار کیا تو ۷ قدم ہوگا۔ کیونکہ مطلوب طول ارتقاء قائمہ کا ہے۔ اور طول قائمہ کا مبدأ سامنے کے رخ منہ کی طرف سے نصف قدم تک ہے۔ اور پیچھے کے رخ پیٹھ کی طرف سے ایڑی تک۔ اس لیے جس نے منہ کی طرف سے اعتبار کیا اور نصف قدم تک شمار کیا تو ساڑھے چہترہ قدم ہوا اور جس نے پیٹھ کی طرف سے اعتبار کیا اور قدم کو بتما ہما شمار کیا تو ۷ قدم پورا ہوا نتیجہ دونوں کا واحد ہے۔ (شامی)

(۴۸) باع فارسی میں قول اربع اور اردو میں بام کہتے ہیں اس مقدار طول کا نام ہے جو دونوں ہاتھوں کی کشادگی کے درمیان ہوتا ہے۔

فقہاء اگر شرعی کو ایک باع کہتے ہیں۔ (مطحاوی)

(۴۹) سہولت یا دداشت کے لیے مقدار خطیہ شرعیہ کو کسی نے نظم کیا ہے بعضوں نے لکھا کہ اس کا ناظم ابن حاجب ہے۔

وہی مدۃ

وَلِقَرِ سَخِ فِشَلَاتٍ اَمِيَالٍ ضَعُوا اور فرسخ تین میل کا شمار کیا گیا ہے وَالْبَاعُ اَرْبَعُ اَذْرَعُ تَتَّبِعُ اور باع چار گز کا مستعبط ہوتا ہے	اِنَّ الْبَرِيْدَ مِنَ الْفَرَسِ سَخِ اَرْبَعٍ چار فرسخ کا ایک برید ہوتا ہے وَالْمِلُّ الْفَيْءُ اَيُّ مِنَ الْبَاعَاتِ قُلُّ اور میل ہزار بام کا ہوتا ہے
---	--

۱۔ حیدر آباد کن کی دفتری اصطلاح میں بام (۱۸۰) گز کا ہوتا ہے اور ایسا ہی پانڈو کیہو فقرہ (۱۸۹)



<p>من بعدھا العشر من ثم الاصبع  انگل کا ہوتا ہے۔ پر انگل  منہا الی بطن لاخریٰ تو وضع  دوسرے کیے پیٹ کے ساتھ ملا کر کہی جاو  من شعر بغل لیس فیہا مدفع  نچر کے بالوں سے اس میں کوئی اعتراض نہیں</p>	<p>ثم الذراع من الاصابع اربع  پرگزہ حساب انگل کے چوبیس  ست شعيرات فظم شعيرة  چھ بوجو کا ہوتا ہوا سطح پر کہ ایک جو کی پیٹھ  ثم الشعيرة ست شعيرات فقل  پرگزہ چھ بالوں کا ہوتا ہے</p>
---	--



# فصل دوسری

## سطحی پیمانوں کے بیان میں

### جریب

(۵۰) فقہاء کے نزدیک اُس مقدار رقبہ کو جو ساٹھ گز کو ساٹھ گز میں ضرب دینے سے حاصل ہو جریب کہتے ہیں۔ جریب میں گز سے مراد گز مساحتہ ہے جو (۲۸) انگل کا ہوتا ہے اس حساب سے (۳۶۰۰) مکسر گز مساحتہ (۲۸) انگشتی کا ایک جریب ہوا۔

بعضوں نے کہا کہ جریب اُس قدر زمین کا نام ہے جس میں تنورِ ظلِ اُتاج بویا جائے اور بعضوں نے کہا کہ جس میں گیسوں ساٹھ من بوبے جاویں بعضوں نے کہا جس میں پچاس من گیسوں بوبے جائیں (ابو السعود) لیکن یہ اقوال مقبول نہیں ہیں جریب کی مقدار (۳۶۰۰) مکسر گز جیسا کہ اوپر بیان ہوا ثابت ہے۔

فقہائے اسلام کے نزدیک زمیناتِ خراجی کا لگان اسی جریب پر مقرر ہے۔ صاحبِ فتاویٰ کا قی اور بعضوں کی یہ رائے ہے کہ اس جریب کا معین کرنا ضرور نہیں ہے ہر ملک میں وہاں کے متعارف جریب پر خراج باندھنا چاہیے۔ لیکن دوسرے بہت سے فقہاء نے اس قول کو

رد کیا ہے اس لیے کہ جریب کی مقدار ہر ملک میں مختلف ہے۔ پس باوجود اختلاف مقادیر کے سب پر خراج بمقدار واحد مقرر کرنا قرین انصاف نہیں ہے۔

ملک مصر میں جریب کا نام قدان ہے اور زمان قدیم میں اور ور کہتے تھے۔ ہند میں اسکو بیگمہ کہتے ہیں۔

بیگمہ کی مقدار مطابق ہے جریب کے ساتھ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانان ہند نے اسکو کتب مذہب سے اخذ کیا ہے۔ لیکن بعد کو گز دن کا فرق اس میں پیدا ہو گیا یعنی کتب اسلامیہ میں جریب (۳۶۰) مربع گز مساحتی کا نام ہے۔ اور ہند میں (۳۶۰۰) مربع گز رسمی کا ہوتا ہے۔ گز رسمی ہر زمانے کے عمر و وجہ گز کو کہتے ہیں۔ (دیکھو فقرہ ۶۲)

# تیسرا باب

## مسلمانان ہر کے مقادیر

### فصل پہلی

### خطی پیمانے

### گز سے چھوڑ پیمانے

(۵۱) عمدہ حکومت مسلمانان ہندین گز کے تقایم حسب ذیل پائے جاتے ہیں۔

ہر گز کے بنیل مساوی حصے کیے گئے ہیں اور ہر ایک حصہ کا نام بسوہ رکھا گیا ہے یعنی بیسواں حصہ گز کا۔

کبھی گز کو چوبیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو طسوج یا تسو کہتے ہیں پر

طسوج کو چوبیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

طسوانسہ کہتے ہیں۔ ہر طسوانسہ کو چوبیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کا نام

خام رکھتے ہیں۔ پھر خام کو چوبیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کا نام ڈرہ رکھتے ہیں۔

(۵۲) بعضوں نے گز کی تقسیم اس طرح کی ہے ایک گز کو چوبیس مساوی حصوں میں تقسیم

کرتے ہیں اور ہر حصہ کا نام

طسوج رکھتے ہیں ہر طسوج کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

حبہ کہتے ہیں ہر حبہ کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

جو کہتے ہیں ہر جو کو چھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

خردل کہتے ہیں۔ پھر خردل کو بارہ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

فلس کہتے ہیں۔ پھر فلس کو چارہ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

فتیلہ کہتے ہیں۔ پھر فتیلہ کے چھ مساوی حصے فرض کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

تقسیم کہتے ہیں۔ پھر تقسیم کو آٹھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

قطمیر کہتے ہیں۔ پھر قطمیر کو بارہ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

ڈرہ کہتے ہیں پھر ڈرہ کو آٹھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

ہربا کہتے ہیں۔ پھر ہربا کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

ہیمہ کہتے ہیں۔

## مسلمانان ہر کے گز

(۵۳) ہندوستان میں مسلمانوں کی تاریخ پہلی صدی ہجری سے شروع ہوتی ہے ۹۳ھ میں محمد قاسم چچا زاد بھائی اور داماد حجاج ابن یوسف کا ہند پر حملہ کر کے سندھ، ملتان، گجرات پر قابض ہو گیا تھا لیکن یہ قبضہ ہند کے ایک چھوٹے حصہ تک محدود رہا اس لیے اسکو سلطنت ہند کا لقب نہیں مل سکتا۔

اُس کے بعد ناصر الدین سیکنگین اور اُس کے بیٹے محمود کے متواتر حملوں نے سلطنت ہند کی بنیاد کو ہلا دیا اس طرح ہر کہ سلطنت ہندو کے ہر ایک حصے میں اُس کا زلزلہ محسوس ہونے لگا آخر کار اُنہوں نے لاہور میں شان و شوکت کے ساتھ اپنا دار السلطنت قائم کیا۔  
اس لیے سلطنت اسلام کی تاریخ ہند میں ۳۶ھ ہجری سے شروع ہوتی ہے۔

(۵۴) ۳۶ھ ہجری سے یعنی خاندان غزنویہ کی حکومت سے لیکر خاندان سے ۹۲ھ ہجری تک تعلیقہ کے اختتام بلکہ خاندان لودھیہ کے اوایل یعنی ۸۹۲ھ ہجری مطابق ۱۴۸۸ء تک ہند میں شرعی گزروں اور نیز دیگر شرعی مفاد پر کا استعمال رہا ہے۔

میرے نزدیک اس دعوے پر جو دلائل موجود ہیں انکو میں آئندہ فقرہ (۷۹) میں تحت بیان بیگم بیان کروں گا۔ علاوہ اُن دلائل کے خاص گزروں کی نسبت حسب ذیل دلائل پیش کرتا ہوں۔  
شیخ ابو الفضل نے آئین اکبری میں لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں ملک ہند میں تین قسم کے گز مروج

تھے۔ دروازہ۔ میٹانہ۔ کوتاہ۔

(۱) دروازہ مساوی تھا ۲۴ طسوج کے ہر طسوج ۸ جو معتدل کا۔

(۲) میٹانہ۔ مساوی تھا ۲۴ طسوج کے ہر طسوج ۷ جو معتدل کا

(۳) کوتاہ۔ مساوی تھا ۲۴ طسوج کے ہر طسوج ۶ جو معتدل کا

ان گزروں کا مقابلہ شرعی گزروں کے ساتھ کر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تینوں گزور حقیقت

شرعی گزروں ہیں۔ مثلاً پہلا گز ۲۴ طسوج کا ہے ہر طسوج ۸ جو کا اس لیے ۲۴ کو ۸ میں ضرب دینے سے

(۱۹۲) جو ہوئے۔ اور مقدار شرعیہ میں یہ تسلیم قوم بلا اختلاف ثابت ہو چکا ہے کہ ایک انگل ہوتا

ہے ۶ جو کا اس لیے (۱۹۲) جو کو ۶ پر تقسیم کرنے سے خارج ثمت (۳۲) نکلا اس سے معلوم ہوا

کہ پہلا گز (۳۲) انگل کا تھا۔ یہ وہی گز ہے جسکو فقہائے اسلام نے ذراع ہاشمی یا ذراع عتیق کے

نام سے یاد کیا ہے۔ دیکھو فقرہ (۳۷)

اب یہی عمل دوسرے گز کے ساتھ کروا سکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ دوسرا گز (۲۸) انگل کا تھا پس

یہ گز وہی ہے جسکو فقہانے ذراع ملک۔ ذراع مساحت۔ ذراع کسرے کے نام سے مواد شرعیہ

میں استعمال کیا ہے۔ دیکھو فقرہ (۳۷)

پھر یہی عمل تیسرے گز کے ساتھ کروا سکا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تیسرا گز (۲۴) انگل کا تھا یہ گز وہی

ہے جسکو فقہائے اسلام نے ذراع شرعی۔ ذراع عامہ۔ ذراع کسرہ۔ ذراع کریاس۔ کو نام سے

تعبیر کیا ہے اور مواد شرعیہ میں زیادہ تر اس کا استعمال ہے۔ دیکھو فقرہ (۳۷)

علاوہ ان دلائل کے مقتضای قیاس کا یہی بھی ہے کہ مسلمانوں نے بالضرورت ابتداء سے حکومت

میں اپنے علمی پیانے استعمال کیے ہوئے جو کہ مذہب اسلام کے ساتھ وہ ہندوین لائے تھے۔  
اب ان گزروں کے طریق استعمال پر غور کرنا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا جس گز کو جس موقع  
میں فقہانے استعمال کیا ہے اسی طرح پر مسلمانان ہند نے بھی استعمال کیا ہے یا نہیں۔

شیخ ابو الفضل نے لکھا ہے۔ کہ گز دراز یعنی (۳۲) انگشتی سے کشت زار اور شہر و قلعہ و دیوار  
کی بنیادیں ہوتی تھی۔ دیکھو فقہائے اسلام نے بھی گز (۳۲) انگشتی سے کشت زار پر لگان  
باندھا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ گز دراصل شرعی ہے۔

شیخ ابو الفضل نے لکھا ہے کہ گز میانہ یعنی (۲۸) انگشتی سے پتھر اور لکڑی عمارات اور کنوئین  
اور باغ ناپے جاتے تھے۔ فقہاء کا طریق استعمال بھی اس گز بین قریباً وہی ہے چنانچہ ہم نے  
فقہ (۳۶) میں بیان کیا ہے فقہانے گز (۲۸) انگشتی کی نسبت یہ بھی لکھا ہے کہ نہ لراع المستح  
الینق بالمسوحات۔

اسی طرح گز کوتاہ (۲۴) انگشتی کی نسبت شیخ ابو الفضل نے لکھا ہے کہ اس گز سے کپڑا پلنگ عرابہ  
اور مانند اس کے ناپے جاتے تھے۔ یہ تو بالکل صاف ہے کہ فقہائے اسلام نے گز (۲۴) انگشتی کا  
نام ہی قراع الکرہ یا س رکھ دیا ہے یعنی کپڑے ناپنے کا گز۔

ان دلائل پر غور کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ گز بینک شرعی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

۱۵۔ اس سے یہ گمان نہ کیا جائے کہ مذہبی پیانے اب موقوف ہو گئے ہیں۔ نہیں نہیں ایسی ہی وہ پیانے مروج ہیں اور  
انشاء اللہ تعالیٰ قیام قیامت تک مذہب اسلام کے ساتھ ان کا عمل جاری رہے گا لیکن ان کا استعمال فقہاء و فقاہ  
کے مطابق مواضع میں اپنے اپنے موقع پر ہوتا ہے۔ ۱۲ مولف



علاوہ ان دلائل کے غیر تعلق کے دونوں لائق موضع شمس سراج عقیف اور ضیا برنی اور تیر لاکھ  
فرشتہ اور تیر لاکھ کاموئج ملا شرف الدین یزدی یہ سب مابہ البحث زمانے میں گز شرعی کا ذکر کرتے ہیں  
غرض ان سب دلائل پر غور کرنے سے کوئی شبہ باقی تر ہے گا کہ ۳۶۷ھ ہجری سے ۹۹۲ھ ہجری  
تک ہند میں تینوں شرعی گز مروج رہے ہیں۔

## گز سکندری

(۵۵) اوایل تیسری ہجری سلطان سکندر لودھی جس نے ۹۹۲ھ ہجری میں ہند کے تحت سلطنت پر  
سے ۹۹۳ھ ہجری تک قدم رکھا اس گز کا موید ہے۔ اپنی خدا دلیاقت سے اس بادشاہ نے  
جو انتظامات ملکی و مالی خصوصاً بندوبست اراضی اور قوانین مالگنداری میں کیے ہیں۔ گز سکندری  
کے ساتھ اسکے یادگار میں اس نے گز کے سارے اکتالیس حصے فرض کیے تھے۔  
شیر شاہ التوقی ۹۵۲ھ ہجری اور سلیم شاہ التوقی ۹۶۰ھ ہجری مطابق ۱۵۵۳ھ ع کے عہد میں  
بھی یہی گز مروج رہا۔

جنت آشیانی (بہایون) نے سارے اکتالیس حصوں کی جگہ بیالیس حصے اس گز کے فرض کیے  
اس گز کا مقدار طول (۳۲) انگل تھا اس گز کا راج عرش آشیانی (اکبر) کے زمانہ میں بھی  
پایا جاتا ہے چنانچہ غافخان نظام الملکی قلعہ آگرہ کے ذکر میں لکھتا ہے۔

”عرش آشیانی در سال یازدہ جلوس کہ ۹۴۳ھ ہجری باشد (فرشتہ ۹۴۷ھ لکھتا ہے)

۱۔ فیروز شاہی شمس سراج عقیف۔ فیروز شاہی ضیا برنی مطلق نامہ ملا شرف الدین یزدی۔

شرعیہ بنائے قلعہ اور سنگ حصر و مسجد عالی از سنگ مرمر و عمارت و نقشین دیگر نمودند و در ۹۸۰ھ  
رو با تمام کورد و یادگار خود گواشتند بست ملک روپیہ بخرچ آن در آمد و ۳۰ ہزار درعہ دورہ قلعہ و ارتفاع  
نئی درعہ و عرض دیوار حصار دہ درعہ و عرض خندق تنی درعہ عمق دوازده درعہ سکندری واقع  
شدہ (مخافیان)۔

اوشیخ ابو الفضل نے تو صاف صاف تسلیم کیا ہے کہ گز سکندری بادشاہ اکبر کے زمانہ میں  
سال (۳۱) الہی تک مروج رہا لیکن اکبر کے حکم سے اسکا استعمال صرف زراعت اور عمارت میں  
باقی کرکے گلیا تھا سال (۳۱) الہی میں گز آبی جاری ہونیکے بعد اس کی موقوفی کا حکم دیا گیا۔  
دکن میں بھی یہ گز مروج رہا ہے۔ دیکھو لائیل صاحب کی تحقیقات مندرجہ فقرہ (۸۰) رسالہ ہند  
گزبایری

(۵۶) ادایں ۹۹۹ ہجری یہ گز نظیر الدین محمد بابر (فردوس مکانی) المتوفی ۹۳۳ھ کی ایجاد سے  
سے ۱۰۰۰ھ ہجری تک  
عہد جاگیر بادشاہ تک (جو ۱۰۰۰ھ ہجری مطابق ۱۵۹۰ء میں تخت نشین ہوا) جمیع ظہر و ہند میں  
مروج رہا۔ گزبایری کی مقدار طول (۹) میٹھی یعنی (۳۶) انگلی تھی۔ فرشتہ کی عبارت اس گز کے  
باب میں یہ ہے۔

طنباب پیمایش کہ در سفر بادشاہ کا رہا از عقب زمین را پیہودہ می بردند و در ہندوستان از مختصات  
آن شہنشاہ بے نظیر (یعنی بابر) است صد طنباب را یک طنباب کردہ است و ہر طنباب

چنل گزاکبر گز سے ۹۹۳ھ میں مستوی الخلقہ و گز سکندری کے پیشتر درہند رواج داشت متروک  
 گذشتہ گز یا بڑی تا اوائل عہد نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ در جمیع قلعہ و ہندوستان رواج بہم رسانید،  
 خانی خان کا بیان بھی قریب قریب یہی ہے اور اُس نے ہی اس کی مقدار طول ۹۹۳ میٹھی لکھی ہے  
 گز سکندری اور گز یا بڑی معہر سے اور دونوں کا رواج زمانہ واحد میں پایا جاتا ہے لیکن گز  
 سکندری بحکم شاہ اکبر ۳۱۰ھ الٰہی مطابق ۹۹۳ھ ہجری میں متروک کیا گیا۔ شیخ ابوالفضل نے  
 آئین اکبری میں گز سکندری اور اُس کے ماقبل والے گز دن کا ذکر کیا ہے۔ لیکن عجب ہے کہ گز  
 یا بڑی کا سرغ باوجود تلاش میں نے آئین اکبری میں نہیں پایا۔

## گز اکبر شاہی

(۵۷) ۹۹۳ھ ہجری سے ۳۱۰ھ الٰہی شہنشاہ اکبر (عرش آشیانی) کے عہد میں اس گز کا پتہ  
 لگتا ہے یہ بادشاہ ۹۹۳ھ ہجری میں تخت نشین ہوا تھا  
 یعنی ۹۹۳ھ ہجری تک۔  
 اس کے زمانے میں ۳۱۰ھ الٰہی تک یہ گز مروج رہا لیکن صرف کپڑوں کے بازار میں اس کا  
 استعمال ثابت ہوتا ہے۔

اس گز کی مقدار طول (۴۶) انگل ہے۔ اکبر کے حکم سے ۳۱۰ھ الٰہی میں گز الٰہی جاری کیا گیا اور  
 گز اکبر شاہی اور گز سکندری جو اس وقت تک رواج عام رکھتے تھے دونوں موقوف کر دیے گئے  
 بعضوں نے لکھا ہے کہ گز الٰہی بعد و حرف الٰہی یعنی بحساب ابجد (ا۔ ب۔ گ۔ د۔ ه۔ ی۔)  
 (۴۶) انگل ہے یہ صحیح نہیں ہے اس کا کوئی ثبوت کافی اور لائق اطمینان نہیں ملتا بلکہ حق یہ ہے

کہ ان لوگوں نے گز اکبر شاہی اور گز آلہی میں فرق نہیں سمجھا ہے۔ گز آلہی (۴۱) اگل کا ثابت ہوتا ہے اور جو گز اکبر کے زمانے میں (۴۶) اگل کا پایا جاتا ہے وہ گز اکبر شاہی ہے نہ گز آلہی۔

## گز آلہی

(۵۸) ۳۱۰ آلہی مطابق دوسرا نام اسکا گز اکبری ہے شہنشاہ اکبر نے گز سکندری (۳۲)

۹۹۳ ہجری سے ابتداء انگشتی اور گز اکبر شاہی (۴۶) انگشتی کو موقوف کر کے ۳۱۰ آلہی میں

گز آلہی جاری کیا اور اسکی مقدار طول (۴۱) اگل قرار دی تھی اس گز کی مقدار طول میں مختلف

اقوال ہیں خصوصاً متاخرین نے اس میں بڑی غلطیاں کی ہیں اور ان غلطیوں کا سبب یہ ہے۔

کہ اخیر زمانہ حکومت اسلام میں گز شاہجہانی (۴۲) انگشتی اور گز آلہی (۴۱) انگشتی دونوں برابر

جاری تھے بعض مقامات میں گز شاہجہانی پرنیل تھا بعض جگہ گز آلہی پر لیکن عوام دونوں میں

فرق اور تیز نہیں کرتے تھے رفتہ رفتہ دونوں کو گز آلہی کہنے لگے اور دونوں کو (۴۲) انگشتی

سمجھنے لگے۔ دوسری خرابی یہ واقع ہوئی کہ اخیر زمانیکے عمال مالگنداری نے اپنی ذاتی نفع کے لیے بیگہ

کی مقدار کو کم کر دیا تاہر بیگہ دو گٹھ یعنی دو سو تھک کم ہو گیا تھا اور بجائے ۶۰ گز ضرب ۶۰ گز

کے ۵۴ ضرب ۵۴ گز بیگہ کی مقدار رہ گئی تھی یعنی بجائے (۳۶۰۰) مربع گز کے بیگہ کی مقدار

(۲۹۱۶) مربع گز رہ گئی تھی۔ اور یہ گز اور بیگہ آلہی کہلاتے تھے۔ اس کے بعد انگریزی مساجد کا

دور دورہ آیا اور انہوں نے دیکھا کہ ۶۰ گز مضروب ۶۰ گز کا بیگہ ہونا چاہیے اور اب ہر ۵۴ گز

مضروب ۵۴ گز کا اس لیے ۵۴ کو ۶۰ پر تقسیم کر کے ہر ایک حصہ کا نام گز رکھا اس وجہ سے

گزرا لئی اور گزرا شامیانی دونوں کی مقدار طول کم ہو گئی۔ یہ تیسری خرابی گزرا لئی کے حق میں واقع ہوئی بعض مؤرخین نے گزرا لئی بہ عدد حروف لئی بحساب ابجد (۴۶) انگل کا لکھا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اکبر کے ابتدائے عہد میں (۴۶) انگل کا گزرا مرقع تھا تو سہی لیکن وہ گزرا لئی نہ تھا بلکہ اس کا نام گزرا کبیر شامی تھا جو سال (۳۱) لئی میں بحکم شاہ اکبر موقوف کر دیا گیا۔

مولوی محمد علی صاحب (توابع محسن الملک بہار) نے رسالہ مراۃ القوائین حصہ اول میں گزرا لئی کی مقدار طول (۲۴) انچہ انگریزی اور احمد علیہ العزیز صاحب نے اعظم العطیات میں ساڑھے (۲۵) انچہ لکھی ہے جہاں اور بہت سی غلطیوں کو گزرا لئی کے حق میں ہم نے تسلیم کیا ہے اسی فہرست میں انکو بھی جگہ دینا چاہیے جس طرح خدا کے حق میں ہر قوم دہرا مت کو خیالات اپنے اپنے مذاق کے مطابق مختلف ہیں یہی حال ہے گزرا لئی کا۔ اس کی نسبت بھی ہر ملک ہر مقام کا مذاق جدا ہے کہیں تو اسکو گھٹا کر (۲۴) انچہ تک پہنچا دیا ہے کہیں اسکو بیشک (۴۶) انچہ

تک بڑھا دیا ہے غرض کہ اس باب میں جو خطا و لغزشیں ہوئی ہیں وہ یہ حدود حصہ بین ادون سب کا یا الاستیعاب بیان کرنا بے فائدہ ہے یہ صرف فرحتی اور خیالی ڈھکوسلے ہیں ان میں کتنا ہی اختلاف کیون نہ ہو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے لیکن عجب اسکا ہے کہ بہت سے ایسے گزرا نام نہاد گزرا لئی عمل میں ہی لائے گئے ہیں۔ مشتے نمونہ از خردارے۔ چند ایسے گزراؤں کی فہرست بہمان لکھی جاتی ہے جو عملی طور پر جاری تھے یا ہیں۔ اور سب گزرا لئی کہلاتی ہیں

(۱) بریلی۔ بلند شہر۔ اگرہ وغیرہ میں لائی گز = (۳۲۵۵) انچہ کا۔

(۲) بنارس گجرات وغیرہ میں لائی گز = (۳۳۶۶) انچہ کا

(۳۱) اوزنگ آباوین شاہ برہان الدین اولیا { الہی گز = (۳۱) انچہ کا  
قدس سرہ کی درگاہ پر نقش کیا گیا ہے۔

(۳۲) ممالک مغربی اور دلی لودھیانہ فیروزپور { الہی گز = (۳۳) انچہ کا  
اور یرار کے ایک حصہ میں۔

اب میں ان احتمالات سے قطع نظر کر کے اُس قول کی طرف رجوع کرتا ہوں جس کو گز آہی کی  
اصلی اور صحیح پیمائش معلوم کرنے میں دست آویز بنانا چاہیے اور جو دست آویز سب سے زیادہ  
رکتا ہے وہ ہوتا۔

شیخ ابو الفضل نے آئین اکبری میں لکھا ہے کہ۔ تاسال سی ویکم الہی اگر چہ در کر باس گز اکبر شاہی  
بود و چیل و شش انگشت برابر لیکن در زراعت و عمارت اسکندری بکار داشتے شہر یارداش  
پڑوہ در گونگی گز ہا را سرمایہ پر گاندگی دلہا اندیشید و دست آویز نادرستان پناشت ہمہ را  
از میان برآورد و معتدل گزے را ردائی بخشید و چیل یک انگشت و بیاد کرد ایزدی الہی گز نام  
نہاد و ام و زور ہمہ کار دست آویز مردم است۔

اس قول کو دوسرے تمام اقوال پر ترجیح دینے کے وجوہ یہ ہیں۔ کہ پہلے ابو الفضل معتبر  
شخص ہے۔ دوسرے اکبر کے انتظامات کو اُس سے بہتر کسی نے نہیں بیان کیا بلکہ خود اُس کو  
انتظامات میں شریک ہونے کی فضیلت حاصل تھی۔ تیسرے آئین اکبری ایسی وقت میں تصنیف  
ہوئی ہے جبکہ یہ انتظامات تجویز ہوئے تھے۔ پس اگر اس امر خاص میں بیہ قرار پانے کا

۳۳۔ پنج کی مقدار الہی گز کی اصلی مقدار ہے۔

استحقاق ہے تو اسی ایک کتاب کو ہے اس قول پر کسی دوسرے قول کو ترجیح نہیں ہو سکتی۔

غرض کہ گز آئی کا اصلی اور صحیح طول (۴۱) انگل ہے۔ یا (۳۳) انچ انگریزی۔

سریہ احمد خان صاحب نجم السنہ نے امین اکبری پر جو حاشیہ لکھا ہے اور آئی گز کی تحقیق کی ہے انہوں نے بھی اسکو (۴۱) انگل کا تسلیم کیا ہے اس حاشیہ میں انہوں نے گز آئی کی ایک چوتھائی کی تصویر بھی دی ہے اسکو میں یہاں نقل کرتا ہوں اس تصویر سے تمام مشکلات رفع ہو جاتے ہیں۔

متاخرین سے جن لوگوں نے گز آئی اور گز انگریزی کا مقابلہ کیا ہے انہوں نے بھی بڑی غلطیاں کی ہیں۔

شمس العلماء ذکا واہد صاحب نے ترجمہ علم حساب برنارڈ اسمتھ میں لکھا ہے کہ صحیح طول گز آئی کا (۳۲۵۶) اور (۳۲۵۸) انچوں کے درمیان ہے۔ بریلی۔ بلند شہر۔ اگرہ وغیرہ (۳۲۱۵۵) انچ کا آئی گز ہوتا ہے۔ اور تارس اور گرات میں مشرور کن صاحب نے جو گز بندوبست استماری کے واسطے ۹۷۵ء میں مقرر کیا تھا (۳۳۵۶) انچ کا تھا۔ استنبط

مشرور کن صاحب کے گز کو مولوی ذکا واہد صاحب نے گز آئی سمجھا ہے لیکن اس گز کو گز شاہجہانی کہنا زیادہ موزوں ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا اخیر زمانے میں گز آئی اور شاہجہانی میں لوگ فرق نہیں کرتے تھے اور دونوں کو (۴۲) انگشتی سمجھتے تھے یہی مغالطہ مولوی ذکا واہد صاحب کو بھی ہوا ہے۔

شکل نمبر (۱) کو جو چوتھائی گز آئی کی ہے انگریزی گز سے مقابلہ کرنے سے صاف صاف

معلوم ہو جائیگا کہ گز اُتھی کا صحیح صحیح طول (۳۳) انچ انگریزی کے برابر ہے یا یوں کہو کہ گز اُتھی (یا رڈ) گز اُتھی سے (۳) انچ بڑا ہے۔ ممالک شمالی مغربی دلی لکنؤ وغیرہ میں گز اُتھی اب تک مروج ہوا دیکھ کر ان ملکوں میں اب تک اپنے اصلی طول یعنی (۳۳) انچ پر استعمال کیا جاتا ہے (۵۹) شیخ ابو الفضل کے اس بیان سے کہ پادشاہ اکبر نے کل گز وں کو موقوف کر کے ایک معتدل گز کو رواج دیا مجھے اتفاق نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ہم گز اُتھی کو معتدل اور دوسرے تمام گز وں کو غیر معتدل قبول کر لیں۔ گز اُتھی نہ تو کوئی اصول علمیہ پر جادی ہے جیسا کہ فرنیسیوں کا متر اور انگریز وں کا یا رڈ نہ وہ مسافت و برجہ ارضیہ کے ساتھ منطبق کیا گیا ہے جیسے کہ مصریوں کے مقائیس۔ سچ تو یہ ہے کہ پادشاہ اکبر کی متاؤن مزاج اور ایجاد پسند طبیعت کے ولولوں سے یہ بھی ایک ولولہ تھا۔ ملکی معاملات اور انتظامی ضرورتوں کا اقتضا ہی ہو تو ہو لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہند کے اُلو العزم اور عظیم الاقتصاد مسلمان پادشاہوں نے اس قسم کی ایجادات کو اپنی ناموری اور بقائے اثر کا ذریعہ سمجھا تھا۔

اکبر کے ایجادات بنے انتہا ہین۔ گز۔ بیگمہ۔ اوزان۔ سکنے۔ سنہ۔ تاریخ۔ غرض ہر میدان ہر رنگ میں اکبر کی ایجادیں موجود ہیں اُس پڑتہ یہ ہوا کہ اُس بادشاہ کے لائق مورخ اور جلالا ک مصاحبوں نے جنہیں سے لیاقت و فضیلت علمی میں ہر ایک کے نظیر تماشایان سلف (علاء الدین خلجی شیر شاہ۔ سلیم شاہ وغیرہ) کے اختراعات و انتظامات کو بھی کمینچہ مان کر اکبر کے نامہ اعمال میں شریک کر دیا۔

اسی طرح پادشاہ جہانگیر کی ایجادیں بھی کم نہیں ہیں۔



گز جہانگیری کردہ جہانگیری۔ وزن جہانگیری۔ عطر جہانگیری وغیرہ وغیرہ سے اُس عہد کی تاریخین  
مالا مال ہیں۔

علی بن القیاس شاہجہان کی بجاوالت گز بادشاہی۔ کردہ بادشاہی۔ من بادشاہی وغیرہ  
سے اُس عہد کے مؤرخ رطب اللسان ہیں۔

بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے کسی ایجاد کو اپنے نام کے ساتھ شاید اس لیے مشہور نہیں کیا  
کہ وہ ابتدا میں ریاست اپنے مقید باپ کے نام سے چلا تا رہا۔ الا ایک وزن عالمگیری تو  
مشہور ہے۔ الحاصل غرض ان ایجادات سے کچھ ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ ایجادات  
اُن بادشاہوں کے نام کو صفحہ روزگار پرایتک اپنے ساتھ لیے ہوئے ہیں۔

## گز جہانگیری

(۱۰۰۰)

(۶۰) سنہ ہجری ۱۰۱۲ء میں تخت شاہی پہنچاوس کیا اس گز کا موجد ہے۔  
یادشاہ جہانگیر (جنت مکانی) جس نے سنہ ہجری مطابق ۱۰۱۲ء

اس یادشاہ نے کوس کا طول وہی پانچمزار گز شمار کیا جیسا کہ اسکے باپ شاہ اکبر نے ضابطہ  
بتایا تھا۔ لیکن گز میں تغیر دیا گیا یعنی بجائے گز الٹی دو گز شرعی کا ایک گز جہانگیری مقرر ہوا۔  
اس حساب سے گز جہانگیری (۴۸) انگل کا ہوتا ہے۔

شیخ ابو الفضل نے اکبر نامہ میں ملک کشمیر کا طول و عرض محض تخمین و قیاس پر بیان کیا  
ہے۔ یادشاہ جہانگیر نے اپنے عہد میں چند معتدوں کو اس کام پر مامور کیا تھا تاکہ کشمیر کے

طول و عرض کی قرار واقعی پیمائش کریں۔

معتمد خان بخشی اپنی تاریخ اقبال نامہ جہانگیری میں تحت سال پانزدہم جلوس جہانگیری لکھتا ہے کہ

کرو ہے کہ درین دولت معمول است موافق بقضایطہ ایست کہ حضرت عرش آشیانی (اکبر) بستہ اندہ کرو ہے پنجہ از ذراع است و یک ذراع حال و دو ذراع شرعی می شود ہر جا کروہ یا گز مذکور می گردد مراد از ان کروہ و گز معمول حال است۔“

یہی عبارت بعینہ بہت کم تغیر الفاظ کے ساتھ توڑک جہانگیری میں ہے اور اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ گز کروہ ہے پنجہ از ذراع و یک ذراع دو ذراع شرعی میشود کہ ہر ذراع بست و چہار انگشت باشد،<sup>۱۵</sup>

معلوم ہوتا ہے کہ گز جہانگیری یا دشاہ جہانگیر کے وقت سے اب تک ہر زمانے میں مروج رہا ہے۔ ہمارے شہر حیدرآباد و دکن میں عموماً دو ہاتھ یعنی (۴۸) انگل کو (دار) کہتے ہیں اور اسکا استعمال زیادہ تر کپڑے اور ماشاں اسکے اشیاء میں اب تک معمول مروج ہے۔ جو مسادی ہے و گز شرعی کے<sup>۱۶</sup>

<sup>۱۵</sup> توڑک جہانگیری مطبوعہ کلکتہ صفحہ (۲۹۸) و اقبال نامہ جہانگیری طبع کلکتہ صفحہ (۱۴۸)  
<sup>۱۶</sup> ملک عزیز حبشی جو سلطنت نظام شاہی (احمد نگر) کا رکن اعظم تھا اسکے فروغ کا زمانہ شہنشاہ جہانگیر کی مندرجہ ذیل یعنی ۱۵۵۷ء سے شروع اور ۱۶۲۶ء تک ختم ہوتا ہے۔ یہ شخص ملک دکن میں بندوبست و پیمائش اراضی اور انتظام مالگزار کی کابانی ہوا ہے۔ اسنے راجہ توڈرمل کو آئین مالگزاری کو مالک احمد نگر اور ملک آباد اور اکثر اضلاع برار و خاندیس میں رواج دیا تھا اور سابق کا دستور مستاجر یا کل مالک موقوف کر دیا تھا۔ اس لائق منتظم نے حق ملکیت و قبضہ داری اراضی کو بھی تسلیم کیا تھا۔ مولف ۱۲

## گز شاہجہانی

(۶۱) مسئلہ مطابق اس گز کا دوسرا نام گز بادشاہی ہے شاہجہان کے مورخ اس گز کو عموماً گز بادشاہی لکھتے ہیں۔

ملا عبد الحمید لاہوری جس نے اپنی مبسوط تاریخ بادشاہ نامہ بفرمائش شاہجہان اکبر نامہ شیخ ابوالفضل کی طرز پر ہر سالہ واقعات کو تاریخ وار لکھا ہے اُس میں جا بجا اس کو گز بادشاہی کے نام سے یاد کیا ہے یہ گز شاہجہان بادشاہ المنصوب مسئلہ مطابق مسئلہ ۶۲ء کی ایجاد سے ہے۔

ملا عبد الحمید لاہوری کے روایات اس گز کے طول میں مختلف ہیں واقعات سال ہفتم میں جہان کشمیر کے راستوں کی پیمائش کا ذکر کیا ہے یہ لکھتا ہے۔

”یکی راہ پیکلی کہ سی و پنج منزل و یک صد و پنجاہ کردہ بادشاہی است کرو سہے۔ دو صد و چہر سہ۔ جریہ بستی و پنج ذراع۔ ذرا سے چہل انگشت“

دوسرے مقام پر واقعات سال دہم و اول میں عمارت دولت خانہ خاص کی پیمائش میں لکھتا ہے ”اثر جملہ مبانی دولت خانہ خاص خانہ ایست یعنی از سنگ مرمر بطول پانزدہ گز و عرض نہ بدراع بادشاہی کہ درازی کان چہل انگشت است“

تیسرے مقام پر سال دہم و دوم کے واقعات میں جہان مملکت ہند کا طول و عرض بیان کیا ہے لکھتا ہے۔

طول این مملکت کہ از لاہوری بند تا سلاط است قریب دو ہزار کردہ بادشاہی است۔ ہر کردہ پانچ ہزار ذراع ہر ذراع چھل دو دو انگشت مساوی الخلق است۔

شاہجہان کے بعد اول مورخ بھی اس کو ذکر کرتے ہیں لیکن میری نظر سے نہیں گذر کہ بعد والوں نے اس کے طول کی تصریح کی ہو۔

اورنگ زیب عالمگیر کی سلطنت ابتدا میں سلطنت شاہجہانی کے ایک ضمیمہ کی سی واقع ہوئی تھی اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ شاہجہان کے ایجادات و خصوصیات بحال خود باقی رکھے گئے اور عالمگیر کی گورنٹ نے ان کو منسوخ کر کے نئے ضابطے بنانے کی کوشش نہیں کی۔

عالمگیر کے مورخ منشی محمد کاظم ابن محمد امین نے اپنی مبسوط تاریخ عالمگیر نامہ میں گز شاہجہانی کا ذکر متعدد مقام پر کیا ہے۔ سال ششم جلوس عالمگیری مطابق ۱۰۳۰ھ ہجری کے واقعات میں جہان عالمگیر کے سفر کشمیر کا حال لکھا ہے اس کے تحت میں لکھتا ہے۔

راہ مذکور (یعنی پکلی) سی پنج منزل و یکصد و پنجاہ و چہار کردہ بادشاہی است کہ کردہ و دیست جریب و جریب بے بست و پنج ذراع بادشاہی باشند۔

لیکن عالمگیر نامہ میں کہیں میری نظر سے نہیں گذر کہ اس مورخ نے گز بادشاہی کی مقدار طول بھی بیان کی ہو۔ صرف گز بادشاہی کے لفظ پر اکتفا کرتا ہے اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ

۱۰ عالمگیر نامہ منشی محمد کاظم مطبوعہ کلکتہ ۱۲۵۱ھ اس حساب سے ہی کوئٹہ پانچزار گز کا ہوا جیسا کہ فقرہ (۶۶) میں بیان کیا گیا ہے لیکن فرق اس قدر ہا کہ اکبری کردہ پانچزار گز اتنی کا ہے اور جہانگیری کردہ پانچزار گز جہانگیری کا

اور شاہجہانی کردہ پانچزار گز بادشاہی کا۔ ۱۲ مولف

عالمگیر کے عہد میں گز بادشاہی کی مقدار مشہور اور خاص و عام کو معلوم تھی اس لیے اس لائق موقع نے ایک ایسی چیز کی تعریف جسکو وہ بدیہی خیال کرتا ہو ضروری نہیں خیال کی ہوگی علی ہذا القیاس عالمگیر کے بعد والے مورخوں کے نزدیک بھی گز بادشاہی کا طول بدیہی تھا چنانچہ خافیاخان نظام الملکی جس نے اپنی بے نظیر تاریخ منتخب الدیاب کو محمد شاہ بادشاہ ہند کے عہد میں تصنیف کیا ہے لکھتا ہے۔

مراواں بیکہ خرد کہ رعایا سے پرگنت میان ہند گیر و با حکام و عمال داد و ستد دارند ہزار و دو صد و عو  
شاہجہانی است۔

غرض کہ محمد شاہ بادشاہ ہند کے بعد بلکہ انقراض سلطنت مغلیہ کے بعد بھی گز بادشاہی کا رواج زما نہ حال تک ہند میں پایا جاتا ہے۔

سر سید احمد خان بہادر نے جو نسخہ آئین اکبری کا اپنی تصحیح کے ساتھ چھپوایا ہے اس کے حواشی میں لکھا ہے کہ

انچہ در بلاد ہندوستان بہت پیمایش زمین و عمارت مروج است گز شاہجہانی است و آن چیل و دو انگشتی است برابر سی و سہ انچ و شش ثنت انگریزی مگر بعضے آترا تخمیناً بقدر سی و سہ و نیم انچ شمار می کنند۔

اس بیان کو بیانات صدر کے ساتھ ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گز بادشاہی کا طول (۴۲) انچ صحیح ہے۔

اور ایک دلیل اس کی تائید میں یہ ہے کہ مصنف تاریخ تحفہ الکرام علی شیر قان نام نے جس نے

احمد آباد کی بسوط تاریخ تین جلدوں میں مابین ۸۱ھ ہجری لکھی ہے جلد دوم کے خاتمہ پر دنیا کے مشہور مقامات یعنی ایک شہر سے دوسرے شہر کی درمیانی مسافت کو شمار کیا ہے از انجملہ ہندوستان کے شہر کی فست کا حساب کردہ شاہجہانی سے کیا ہے اور لکھتا ہے کہ۔

تیر کروہ بادشاہی پنجزار ذراع است و ہر ذراع چل ۴۲ و دو انگشت ۱۱  
ان شہادتوں کے پیش ہونے پر اب کوئی حد نہ کر بادشاہی کی مقدار طول میں باقی نہ رہا اور اسکا طول (۴۲) انگل ثابت ہو گیا۔  
اس موقع پر سرسید احمد خان کے حاشیہ سے گز شاہجہانی کی ایک چوتھائی کی شکل لکھی جاتی ہے۔

۱۵ شاہ جہان کے عہد میں مرہٹواری علاقہ دکن پر فوج کشی ہوئی تھی اس وقت علاوہ مالک زرا نظام ملک غیر عیشی بقیہ صوبوں میں نوڈیل کا اینٹن مالگاری جاری تھی اس زمانہ میں مرشد قلیخان خراسانی کا تقر صوبہ داری دکن پر شاہجہان کی طرف سے ہوا تھا اور حکم شاہجہان سے اصل اعلیٰ درجہ بیہامین نوڈیل کا دستو جاری کیا مرشد قلیخان اسانی کو انتظامات مالی اور پیمائش و بندوبست الارض کی کھالات صاحب آثار الامرا اور قلیخان نظام الملکی تشریح و برطس کے ساتھ بیان کیے ہیں مرشد قلیخان کا انتظام دکن میں بنام (دہارہ مرشد قلیخان) مشہور ہے لکھا ہے کہ مرشد قلیخان اکثر اس خیال سے کہ رعایا پر ظلم و زیادتی نہ ہو پیمائش کو وقت ایک راہب کا خود اپنے ہاتھ سے تمامتا تھا۔ مولف ۱۲

شکل نمبر (۲) ایک گز شاہجہانی یعنی ۶ طسوج

شکل ایضاً ایک گز شاہجہانی یعنی ۶ طسوج

(۱۶)

(۱۸)

## گزریسی

(۶۲) اسناد و فرامین شاہان سلف میں گزریسی سے مراد اُس زمانے کا مروجہ گزریسی ہے جس زمانے میں وہ سند یا فرمان لکھا گیا ہے ہم نے ہند کے ہر ایک گزری تاریخ معین کرنے میں اسی ہی سعی کی ہے کہ جب ہر ایک گزری کا سنہ اہرام معلوم ہو جائے تو متہ قرہہ سند کے ساتھ ملائے سے باسانی معلوم ہو سکیگا کہ تحریر سند کے وقت میں کون سا گزری مروج تھا پس اُس وقت کے مروجہ گزری کو گزریسی سمجھنا چاہیے۔

اس طریقہ پر عمل کرنے سے ایک مشکل یہ پیش آئیگی کہ بعض اوقات دو دو تین تین گزری وقت و احسن مروج رہے ہیں پس ایسی صورت میں گزریسی کس گزری کو قرار دینا چاہیے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ بادشاہ وقت کے خاص گزری گزریسی سمجھنا چاہیے لیکن شاہ عالمگیر کے عہد میں گزری شاہجہانی کو۔

## گزری بڑے پیمانے

### جریم

(۶۳) جریم کو کبھی طناب کبھی باتس کبھی زنجیر کہتے ہیں۔ عموماً (۶۰) گز طول کا ہوتا ہے طناب یا بری (۴۰) گز یا بری طول کی اور طناب اکبری (۵۰) گز آلی طول کی ہے

اور انگریزی طناب کا طول (۲۲) گز انگریزی ہے ہندوؤں کا دھرم تاڑ یعنی خیراتی  
طناب (۱۵) گز طول کا ہے۔

کوس

## کروہ سکندری

(۶۴) شیرخان سورنہ (۶۰) جزیب کا ایک کوس مقرر کیا ہر جزیب (۶۰) گز سکندری کا۔  
اس حساب سے کروہ سکندری کا طول (۳۶۰۰ گز) گز سکندری (۳۲) انگشتی سے تہا دلی وغیرہ  
مین اکبر کے بعد بھی یہ کوس مروج رہا (آئین اکبری)۔

## کروہ بابری

(۶۵) بروایت فرشتہ و خفایان ثاب ہے کہ بادشاہ بابری نے ایک طناب ایجاد کی تھی جسکو  
طناب پیمائش کہتے تھے۔ بادشاہ کے سفر اور شکار میں بعد مسافت معلوم کرنے کے لیے لشکر کے  
عقب میں جہان ناکشہ کا سفر ہوتا یہ طناب کینچنے چلے جاتے تھے۔

بادشاہ کے حکم سے چالیس گز بابری کی ایک طناب لے اور ایسے سو طناب کا ایک کروہ مقرر ہوا تھا۔

۱۰ طناب سن کی رسی تھی گویا ایک آلہ پیمائش کا تھا اسکو زمین کہی جزیب بھی لکھتے ہیں جیسا کہ بیگہ کو اکثر جزیب کہتے  
ہیں۔ اکبر نے بانس اور تہی کی طناب بنائی تھی اور اس پر لوسہ کے حلقے لگا دیے تھے تاکہ کینچ تان سے کم دیش  
نہونے پائے۔ اسکا نام بھی طناب کہی جزیب کہی بانس مشہور ہوا۔ مولف۔



اس حساب سے چار ہزار گز باری (۳۶) انگشتی کا ایک کردہ باری ہوا۔ (قرشتہ اور خانیخان)

## کردہ اکبری

(۶۶) شہنشاہ اکبر نے بھی وہی طریقہ باری کی پیروی کی اور حکم دیا کہ جب لشکر کوچ کرے احتیاط کے ساتھ پیچھے پیچھے ہمیشہ کرتے جلیں (لیکن فرق اس قدر تھا کہ طنباب باری (۴۰) گزی تھی اور طنباب اکبری (۵۰) گزی) اس کام کے لیے خاص اہتمام کیا گیا اور غدا اور مشرق مقرر ہوئے اور دو طریقے ہمیشہ کے قرار دئے گئے۔

پہلا طریقہ طنباب کی ہمیشہ کا۔ طنباب کا ایک کوس مقرر ہوا اور طنباب پچائش گز الٹی کی اس حساب سے پانچ ہزار گز الٹی (۳۱) انگشتی کا ایک کوس ہوا۔

دوسرا طریقہ بانس کی ہمیشہ کا۔ چار سو بانس کا ایک کوس قرار پایا اور بانس ساڑھے بارہ گز الٹی کا اس حساب سے بھی وہی پانچ ہزار گز کا ایک کوس ہوا۔ (آئین اکبری)

## کردہ جہانگیری

(۶۷) اکبر کے زمانہ میں ملک کشمیر کی ہمیشہ انداز و اور تخمینے کے طور پر ہوئی تھی یا دشاہ جہانگیر نے اپنے عہد میں اس کی واقعی ہمیشہ حاصل ہتمام سے کرائی تھی۔ اور وہی پچھلا شمارہ کوس کا یعنی پانچ ہزار گز جہانگیری نے بھی اختیار کیا لیکن کردہ جہانگیری کا حساب گز جہانگیری سے جو مساوی تھا دو گز شرعی یعنی (۴۸) انگل کے کیا گیا۔ معتمد خان بخشی لایق مؤرخ جہانگیری اپنی تاریخ اقبال نامہ جہانگیری

میں لکھتا ہے۔

ملک کشمیر طول از کتل پھول باس تا قنبر ویر پنجاہ و شش کردہ جہانگیر سی است و در عرض از بست و ہفت کردہ زیادہ نیست و از دہ کم نے۔ شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ تخمین و قیاس نوشتہ کہ طول ملک کشمیر از دریائے کشن گنگ تا قنبر ویر یک صد و بست کردہ است و عرض از دہ کم نیست از بست و پنج زیادہ نے حضرت شاہنشاہی (جہانگیر) بخت احتیاط جمعی از مردم معتمد کاروان مقرر فرمودند کہ طول و عرض را طناب بکشد تا حقیقت از قرار واقع نوشتہ شود و چون قرار داد است کہ حد ہر ملکہ تاجاے است کہ مردم بزیان آن ملک متکلم باشند بنا بران از پھول باس کن یا زوہ کردہ آن طرف کشن گنگ است سرحد کشمیر قرار شد و بیان حساب پنجاہ و شش کردہ بر آمد و در عرض دو کردہ بیش تفاوت ظاہر نگشت و کہ وہ کہ دین دولت معمول است موافق بقضابطہ ایست کہ حضرت عرش آشیانی (اکبر) بستہ اند ہر کہ وہ ہے پنچم از ذراع است و یک ذراع حال و دو ذرع شرعی می شود۔ (اقبال نامہ جہانگیر)

## کردہ شاہجہانی

یا

## بادشاہی

(۶۸) بادشاہ نامہ ملا عبد الحمید لاہوری۔ آور عالمگیر نامہ منشی محمد کاظم۔ آؤ تحفہ الکرام تاریخ احمد آباد یہ سب متفق ہیں کہ کردہ شاہجہانی پانچ ہزار کردہ بادشاہی (۶۲) انگشتی کا ہے۔

۱۱۔ بادشاہ نامہ ملا عبد الحمید لاہوری۔ عالمگیر نامہ۔ تاریخ تحفہ الکرام

## کروہ پختہ

### یا کروہ جبری

(۶۹) کروہ بابری اور یہ کروہ یا ہم مساوی ہیں چنانچہ خافغان نے لکھا ہے۔ مراد از کروہ

جبریہ کہ بکروہ پختہ در ہند زبان زد گردیدہ یک صد جریب است و ہر جریب چل گز است و ہر گز دہشت مستوی القامتہ۔ خافغان کے بعض نسخوں میں بجائے یک صد جریب دو صد جریب لکھا ہے لیکن یہ نقل کی غلطی معلوم ہوتی ہے یک صد جریب صحیح معلوم ہوتا ہے اس حساب سے یہ کروہ چار گز ہر گز۔ گز بابری کے برابر ہوا۔

## کروہ عرفی

(۷۰) ہر شہر و ہر ملک میں اس کی مقدار مختلف ہے خافغان نے اسکی نسبت لکھا ہے

کہ کروہ عرفی در ہندوستان مختلف موافق ہر شہر و مکان شہتہ دارد۔

## کروہ مالوہ

(۷۱) مالوہ اور راجپوتوں کی سرحد میں نو دہ گز کا ایک کوس اور ہر دہ گز ۴۰ گز کا ہوتا ہے

اس حساب سے (۵۴۰۰) گز کا ایک کوس ہوا۔ (اینٹن اکیری)

## کروہ گجرات

### کروہ گاؤ

(۷۲) بعضوں نے ۵۰ جزیب ہر جزیب ۲۰ گرد کا لکھا ہے اس کے دو ہزار گز ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ کروہ گجرات اس قدر مسافت کا نام ہے جس قدر کہ ایک ٹرگاؤ ایک دن میں چل سکے اس لیے اس کا نام کروہ گاؤ رکھا گیا ہے۔

## کروہ بنگالہ

### کروہ دیہیہ

(۷۳) اس قدر مسافت کا نام ہے کہ تیز رو ایک دم میں چل سکے۔ بعضوں نے کہا کہ اس قدر مسافت کا نام ہے کہ سبز پتہ کسی درخت کا سر پر کہہ کر دوڑیں جب تک کہ خشک ہو جائے (آئین الہری)

## کروہ دکن

(۷۴) غافخن نے اس کی نسبت اپنا ذاتی تجربہ کر کیا ہے اور اس طرح لکھتا ہے کہ۔

دو کروہ ملک دکن تابرہان پور واسع آباد و اگرہ تعلقہ پنجاب بلکہ سرحد کابل سہ صد و چارہ جریب  
است کسرے کم و زیادہ پاؤ کم دو کروہ مرقی یک کروہ جریبی باشد مستود اوراق مکرر شمار قدم و  
ریسمان پیودہ (خانیخان)

## کروہ ہندوانی

(۵۷) زمان قدیم ہندوون کے نزدیک (۲۴) انگل کو ایک ہاتھ چار ہاتھ کو ٹوٹیا  
دہنک اور دو ہزار ٹوٹ کو ایک کوس اور چار کوس کو ایک جوجن کہتے تھے (آئین اکبری)  
دوسرا طریقہ ہندوون کے نزدیک کوس کی مقدار طول دریافت کرنیکا یہ تھا کہ پہلے ایک  
عور کے سر پر کوڑھ پانی کا اور اس کی گود میں بچہ دیکر اس کے ایک قدم کا اندازہ لیتے تھے  
پھر ویسے ہزار قدم کو ایک کوس قرار دیتے تھے (آئین اکبری)

# فصل دوسری

## مسلمانان ہر کے سطحی پیمانے

### بیگہ سے چھوٹے پیمانے

(۷۶) مسلمانان ہر کے عہدین بیگہ کے تقاسیم حسب ذیل پائے جاتے ہیں۔

بیگہ یعنی (۳۶۰۰) مربع گز کو بیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو بسوہ کہتے ہیں بکسر یا سکون سین وفتح واؤ وہائے مخفی پیر ہر ایک بسوہ کو بیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو بسوانسہ کہتے ہیں بکسر یا سکون سین وواؤ والف ونون خفی وفتح سین وواؤ مکتوب۔

پھر ایک بسوانسہ کو بیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو تسوانسہ کہتے ہیں بفتح تائی فوقانی پھر ایک تسوانسہ کے بیس مساوی حصہ بناتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو تپوانسہ کہتے ہیں بفتح تائی فوقانی و سکون بائے فارسی۔ پھر تپوانسہ کے بیس مساوی حصہ فرض کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو

النسوانسمہ کہتے ہیں بفتح ہمزہ ونون خفی وسین دو اکو والف وثون خفی۔

## بیگم سے بڑے پیمانے

(۷۷) معمولی چار بیگمے کا ایک

پر تن ہوتا ہے اور بیس پر تن کا جس کے اتنی بیگم ہوتے ہیں ایک آوت ہوتا ہے

صوبہ برار اور اس کے اطراف میں

آٹھ بیگم کو ایک متن کہتے ہیں اور دس متن کو ایک آوت کہتے ہیں پھر لفظ آوت کا اطلاق مطلقاً قلبہ بھی ہوتا ہے اور ایک قلبہ یعنی ایک جوڑی میل سے جس قدر زمین جوتی جائے اُسکو بھی آوت کہتے ہیں (خانیخان)۔

اس وقت ملک حیدر آباد دکن میں متن ۹ بیگم کو اور تاگر ۸ بیگم کو اور چاورد (۱۲) بیگم کو کہتے ہیں۔

## بیگم

(۷۸) اس امر کے باور کر نیکیے لیے بہت دلائل ہیں کہ مسلمانان ہند نے بیگم کی مقدار قریب کو قفہ اسلام سے اخذ کیا ہے۔

فقہائے اسلام کے نزدیک زکوٰۃ الزرع کا حساب جریب پر مقرر ہے۔ اور جریب (۶۰) گز

۱۵ پر تن و آوت کی نسبت خانیخان نے لکھا ہے کہ یہ دکن کی اہم طالع چغتایہ وغیرہ مالکین میں اسی پر حساب ہوتا ہے مولف

مضروب (۶۰) گز کا ہوتا ہے۔ گز مساحتی (۲۸) انگشتی سے جس کے (۳۶۰۰) مربع گز ہوتے ہیں  
اسی طرح مسلمانان ہر سکھ کے باستانا و بعض صورت ہائے خاص کے عموماً (۳۶۰۰) مکر گز کا  
ایک بیگہ شمار کیا۔ ابتداء کے حکومت ہند میں تو نام کا بھی فرق نہ تھا لیکن بعد کو صرف نام کا  
فرق پیدا ہو گیا یعنی بجائے جریب بیگہ بولنے لگے۔ اس کے بعد جبکہ شاہان ہند نے  
اپنے اپنے عہد میں گز ایجاد کیے تو بیگہوں میں گزوں کا فرق پیدا ہو گیا۔ لیکن بیگہ میں  
مجموعی مقدار گزوں کی وہی رہی۔ مثلاً بیگہ الہی (۳۶۰۰) گز الہی کا مقرر ہوا۔ اور بیگہ شاہجہانی  
(۳۶۰۰) گز شاہجہانی کا تو بیگہ میں گزوں کی تعداد (۳۶۰۰) یکساں ہر زمانے میں قائم رہی  
لیکن چونکہ گزوں کا طول باہم مختلف تھا اس لیے مجموعی رقبہ بیگہ کا باہم مختلف ہو گیا۔ مثلاً  
گز الہی (۴۱) انگل کا ہے اور گز شاہجہانی (۴۲) انگل کا اس لیے بیگہ الہی اور بیگہ شاہجہانی  
میں (۳۶۰۰) انگل کا فرق پیدا ہو گیا۔ ورس علی ہذا۔

(۷۹) ۳۶۱۶ ہجری سے ۳۶۱۷ ہجری  
ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ اوائل سلطنت مسلمانان ہند  
میں ۳۶۱۶ ہجری سے ۳۶۱۷ ہجری تک شرعی گز مروج تھا۔

دیکھو فقرہ (۵۴) اب یہاں اس امر کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ مذکور الصدر زمانے میں بیگے  
بھی شرعی مروج تھے اس کے دلائل حسب ذیل ہیں۔

(۱) مذکور الصدر زمانے میں مروج جہان بیگہ کا ذکر آتا ہے اس کا نام جریب لیتے ہیں مثلاً  
ملا قاسم فرشتہ نے فیروز تعلق شاہ کے حالات میں تحت انتظام ولایت سنبل و کٹھ لکھا ہے کہ  
خود نیز تا ۱۸۷۵ء ہر سال از دہلی جانب سنبل لشکار رفتہ انچہ داؤد خان (حاکم آنجا) مکر وہ بود



بوقوع ہی آور دیا چنانکہ دران سنوآت یکہ جریب زمین مزرع نشہ و متفنی شبے درخانہ خود لغتود  
 (فرشتہ) اسطرح امیر تیمور صاحبقران نے اپنی مصنفہ کتاب ترک تیموری میں تحت انتظامات  
 مالگذاری لکھا ہے کہ "اراضی مضبوطہ را اول دودوم و سوم جریب نمایند و جریب اول را سہ خروار  
 جریب دوم را دو خروار و جریب سوم را یک خروار جمع بر بندند" پس جب تک کوئی ام مخالف  
 اسکے ثابت نہ ہو مطلق لفظ جریب سے اسکے التزامی معنی مراد ہوں گے جو فقہ میں مشہور ہیں  
 غرض اس سے ثابت ہوا کہ اس زمانے میں شرعی بیگہ مروج تھا جسکا نام جریب ہے ۔

(۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ فیروز تغلق المنصوب ۸۵۱ھ مطابق ۱۴۴۷ء عجمی کے انتظامات ملکی و مالی کے بیان میں ملا قاسم فرشتہ اور فیروز کے مورخ شمس سراج عقیق اور ضیاء برنی وغیرہ بالاتفاق بیان کرتے ہیں کہ یہ پادشاہ زمینات کی مالگرازی رعایا سے ہرجہ مشروع تحصیل کیا کرتا تھا اور اسنے پچھلے ابواب ناجایز کو بالکل موقوف کر دیا تھا چنانچہ فرشتہ لکھتا ہے کہ اس پادشاہ نے ایک کتاب موسوم بہ فتوحات فیروز شاہی خود تصنیف کی تھی اور اس کو جامع مسجد فیروز آباد کے ایک گنبد پر جو پتھر کا ہشت پہلو بنا ہوا تھا کندہ کرایا تھا از انجلہ یہ فقرہ ہے ”و بعضہ وجوہات ناسعقول دے حساب کہ بظلم و اتل مال و چہی کردہ

سہ سال بیزہ جرمی گرفتند مثل چرائی و گل فروشی و تیلگری و ماہی فروشی و تداقی و میسمان فروشی و غودریان گئی  
و دوکاناست و مخارخانہ و دادیگی و کوتوالی و احتساب ہمہ بایر طرف کردہ ام۔ و مقدر داشتہ کہ  
سہ ماہی کہ خلاف سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم است نگیرند۔ (فرشتہ)

۱۵ تاریخ فرشته - ترک تیموری ۱۶ تاریخ فرشته - فیروز شاہی شمس سراج عقیف - فیروز شاہی قیساہی ۱۲

اسی طرح شمس راج عقیف اپنی تین فیروز شاہی مین جہان اُس نے تحصیل مالگڑاری کا ذکر کیا ہے لکھتا ہے کہ انچنا مشرعات بود تمام دور گردانیدہ و ہر چہ مشرعی بود ازان ہم خفت کردہ پھر ہی مورخ دو کے مقام پر جہان اُس نے بتائے شہر حصار فیروزہ کا ذکر کیا ہے لکھتا ہے کہ فیروز شاہ نے اُس جدید شہر کے لیے دو مہرین تیار کرائی تھیں اور اُس مین اپنا ذاتی روپیہ صرف کیا تھا اور یہ مہرین اتنی اتنی ٹوٹو ٹوٹو کوس سے لائی گئی تھیں۔ درمیانی مسافت مین جتنے قصبہ اور دیات تھے سب کو اس پانی سے بے شمار نفع حاصل ہوا اُس موقع پر سلطان فیروز شاہ نے علمائے اسلام کو جمع کیا اور اُن سے فتوے پوچھا کہ جب ایسی نہروں سے زمینات سیراب کی جائیں تو جو شخص اپنا ذاتی روپیہ صرف کر کے نہر لایا ہو اُس کو شرعاً کوئی حق دیا جائیگا یا نہیں۔ علمائے اس کے جواب مین فقہ اسلام کی رو سے یہ جواب دیا کہ ایسی صورتوں مین نہر بنایا والے کو حق شرب دیا جائے گا یعنی اُس پانی سے جو زمینات آباد ہوں اُن مین دسواں حصہ صاحب نہر کو دیا جائے گا چنانچہ اس فتوے پر عمل کیا گیا اور اُن زمینات سے بادشاہ نے وہ ٹیکٹ وصول کیا۔

ان امور پر غور کرنے سے صاف صاف معلوم ہو گیا کہ اُس زمانہ مین لگان مالگڑاری بروہہ شرعی وصول کیا جاتا تھا جب یہ ثابت ہو گیا تو اُس کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زمینات کے پیمانے اُس وقت شرعی تھے۔ کیونکہ لگان کا حساب بروہہ شرعی اُسی صورت مین صحیح ہو سکتا ہے جبکہ پیمانہ بھی شرعی ہو۔

پس ان بیانات سے نتیجہ یہ نکلا کہ ۳۷۱ھ ہجری سے لیکر یعنی جب سے کہ ہند مین مسلمانوں کی

حکومت شروع ہوئی ۸۹۲ھ ہجری تک شرعی بیگمہ یعنی (۳۶۰۰) مکرگز مساحتی (۲۸) انگشتی کا مروج رہا۔

## بیگمہ سکندری

(۸۰) اداین سنہ ہجری عام قاعدہ کے بموجب بیگمہ سکندری (۳۶۰۰) مکرگز سکندری (۳۲) سے ۹۹۲ھ ہجری تک۔ انگشتی کا تھا۔ اداین سنہ ہجری میں گز سکندری کا ایجاد ہوا ہوا اسکے

ساتھی اس بیگمہ کو بھی شمار کرنا چاہیے۔ ملک برادر اس کے قرب و نواح میں لائیل صاحب کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیگمہ سکندری زمینات باغات میں (۵۵۰۰) گز سکندری

۱۵ سلطان محمد تغلق المنصور ۷۲۵ھ ہجری مطابق ۱۳۲۵ء نے ایک عجیب پیمانہ اپنی طبیعت کا بجا کیا تھا فرشتہ لکھتا ہے کہ "از جوئے شمع عادت اداین بود کسی کہ وہی کردہ مسافت را دگر فرض کردہ شصت رجوع کرد کہ ہر قدم زمین کہ دران مسافت است اگر نامزد رجوع باشد مزد رجوع سازد و اگر مزد رجوع باشد سہی کند تا با عسل مرہ تہہ برسد" الخ لیکن یہ انتظام شمل اس کے اور انتظامات کے چل نہ سکا بہت لوگ نقاد ہی کے ہمارے سے رویہ لیکر کہا بیٹھے ۷ لاکھ تنگہ سرکاری خزانہ ہی خراج ہو گیا اور کچھ فائدہ نہوا۔ ۱۰۰ کوس کو ۱۰۰ کوس میں ضرب دیخو سے ۱۰۰ کوس کو ۱۰۰ کوس کا بیگمہ کہا جاو یا د اترہ یہ عرف سلطان محمد تغلق کی ایجاد تھی اس کے بعد نہ یہ بیگمہ مروج رہا نہ اسکا دستور العمل ۱۲ مولف

۱۵ لائیل صاحب کی تحقیقات مندرجہ ماسلہ ناظم ہند و بہت ملک سرکار عالی نشان (۳۹۴) مروجہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ

۱۵ لفظ باغات دکن کی اصطلاح ہر خافیانہ فنی اس طرح لکھا ہے "مقابل محصول زراعت محصول باغات می نامند یعنی ہر قطعہ زمین کہ حاصل آنجا از آب چاہ ہم رسد خواہ جنس غلہ باشد خواہ نیشکر و غیرہ اکثر باغات می نامند (خافیانہ)"

کا اور عام تراحت میں (۲۲۰۶) گز سکندری کا تھا۔

## بیگمہ بایری

(۸۱) اوائل سنہ ہجری عام قاعدہ کے مطابق بیگمہ بایری (۳۶۰۰) مکسر گز بایری (۳۶) سے سنہ ہجری تک

انگشتی کا تھا گز بایری اوائل سنہ ۹۹۳ھ میں ایجاد ہوا پہلے اس بیگمہ کی تاریخ ایجاد بھی وہی سمجھا جاسیے۔ بادشاہ بایرنے اپنے عہد میں ایک طناب ایجاد کی تھی اس کا نام طناب بایری یا طناب پیمائش تھا بادشاہ کے سفر اور شکار میں لشکر کے عقب اس طناب سے زمین ناپی جاتی تھی تاکہ بعد مسافت اور سفر کی مقدار طول معلوم رہے۔ سو طناب کی ایک طناب بتائی گئی تھی ہر طناب چالیس گز کی ہر گز نہ مٹھی مستوی المخلقة کا تھا جس کے (۳۶) انگل ہوتے ہیں۔

## بیگمہ آلی

(۸۲) ۹۹۳ھ ہجری سے اب تک سال (۳۱) آلی یعنی سنہ ۹۹۳ھ ہجری میں گز آلی (۳۱) انگشتی کا ایجاد ہوا شیخ ابو الفضل نے اثنین اکبری میں لکھا ہے کہ اس کے ساتھ بیگمہ آلی کا بھی ایجاد ہوا اور وہی پچھلا شمارہ بیگمہ کا یعنی (۶۰) گز مسعود ب (۶۰) گز قرار پایا اور پچھلے گز سینہ نوخ کر دیے گئے اور بیگمہ آلی بحساب گز آلی قرار پایا یعنی (۳۶۰۰) مکسر گز آلی (۳۱) انگشتی کا بیگمہ آلی مقرر ہوا۔

شہنشاہ اکبر کے اوائل عہد میں بیگہ کے پیمانے دو قسم کے تھے ایک سن کی رتی کا پیمانہ بیگہ ناپنے کا بنایا گیا تھا یہ پیمانہ گرمی کے وقت میں دراز اور سردی کے اثر سے چھوٹا ہو جاتا تھا۔ اس لیے سال (۱۹) الہی میں حکم شاہ اکبر دوسرا بانس کا پیمانہ تیار کیا گیا اور آہنی حلقے اُس پر نصب کیے گئے۔ رتی کا پیمانہ فی بیگہ بانس کے پیمانہ سے دو بیسوا (۱۲) تسوا انسہ کم ہو گیا اگر چہ سن کی رتی بھی (۶۰) گزی تھی لیکن رتی کے بل سے بعض اوقات بجائے ۶۰ گز (۵۶) گز رہ جاتے تھے۔

بیگہ الہی کا رواج اکبر کے بعد بھی ہر زمانے میں پایا جاتا ہے خاتمہ سلطنت دہلی تک بلکہ اوایل حکومت سرکار انگریزی میں بھی بیگہ الہی کا عمل پایا جاتا ہے۔ لیکن اخیر میں بہت سی غلطیاں اس میں پیدا ہو گئیں۔ اخیر زمانے میں گز الہی (۴۱) انگشتی اور گز شاہجہانی (۴۲) انگشتی دونوں کا رواج زمان واحد میں عام تھا بعض مقامات میں گز الہی پر اور بعض جگہ گز شاہجہانی پر حساب لگایا جاتا تھا لیکن عوام دونوں گزوں میں فرق نہیں کرتے تھے اور دونوں کو (۴۲) انگشتی سمجھتے اور گز الہی کے نام سے پکارتے تھے بعض مقامات میں ظالم عمال نے اپنے نفع کے لیے بیگہ کے رقبہ کو گھٹا دیا یعنی کم دیش دو بیسوا طول میں کم کر دیا تھا اسی سبب سے اس بیگہ کا نام بیگہ گھٹہ عوام میں مشہور ہو گیا۔ اور بیگہ گھٹہ کا رقبہ بجائے (۶۰) مضروب (۶۰) گز کے (۵۶) مضروب (۵۶) گز ہو گیا۔ اس کے بعد انگریزی متاع آئے اور انہوں نے گز ہای بیگہ کی تعینات کے لیے بیگہ گھٹہ یعنی (۵۶) گز کو (۶۰) پر تقسیم کر کے اُس میں سے ایک حصہ کو گز قرار دیا اس وجہ سے یہ دوسری خرابی پیدا ہوئی کہ گز الہی اور گز شاہجہانی دونوں کی مقدار طول کم ہو گئی اور اسپر

طرہ یہ ہوا کہ گزرون کی کمی ہر شہر میں مختلف طور پر جاری ہوئی اس اختلاف کی وجہ سے پیمائش اور بندوبست کے حساب خراب ہونے لگے۔ ان خرابیوں کا دفع کرنا ضرور تھا اس لیے سرکار انگریزی نے بیگمہ انگریزی کو جس کا نام ایکڑ ہے ہند میں جاری کیا۔ ایکڑ (۳۸۴۰) مکس گز انگریزی کا ہوتا ہے۔ غرض کہ ایکڑ کے جاری ہونے سے ہر مقام کی پیمائش کا حساب باہم مطابق ہو گیا اور پچھلے اختلافات جو عامیوں کی جمالت و نادانی سے پیدا ہو گئے تھے شامان ہر کے گزرون کے ساتھ ہندوستان سے رخصت ہو گئے۔

## بیگمہ انعام داران

معروف بہ بیگمہ الہی

(۸۳۰) اس بیگمہ اور بیگمہ الہی میں ٹھیک ڈیڑھ ہے کی نسبت ہے اکبر کے بعد والی پادشاہوں کی اسناد میں بیگمہ الہی سے یہی بیگمہ ملا ہے اور یہ خاص ہے یومیہ اور انعام داروں کے ساتھ اس بیگمہ کا رقبہ پانچہزار چار سو مکس گز الہی ہے۔ چونکہ زمین شامان ہند میں انعامی زمینات کا حساب اسی بیگمہ پر ہوا کرتا ہے اس لیے ہم نے اس کا نام (بیگمہ انعام داران) رکھا ہے۔ اگرچہ موجود گز الہی (پادشاہ اکبر) نے بیگمہ الہی کا رقبہ عام قاعدہ کے مطابق (۶۰) گز مضروب (۶۰) گز یعنی (۳۶۰۰) مکس گز قرار دیا تھا لیکن بعد والے پادشاہوں نے اصلی مقدار بیگمہ کا ڈیڑھا یعنی (۵۴۰۰) مکس گز کا بیگمہ الہی قرار دیا اور انعام داروں کی سندوں میں اسی کا استعمال کیا۔

بیگمہ کو ڈیوٹیا کرنے کا سبب یہ ذہن میں آتا ہے کہ شاہان ہند فیاضی اور ناموری میں مشہور  
 افاق ہیں ان کے بلند جو صلے ہمیشہ اس امر کے متقاضی رہے کہ داد و بخش میں گزشتہ زمانوں پر  
 اُن کو ترجیح حاصل ہو۔ علی الخصوص درویشوں اور با خدا لوگوں کے ساتھ جو اُن کے اعتقاد کے  
 بموجب ان لوگوں کا لشکر و عاشا ہی لشکر و غا کے آگے آگے سینہ سپر رہا کرتا ہے خاص رعایت  
 مرعی رہا کرتی تھی۔

اور میری رائے میں اگر کہا جائے کہ یہ بیگمہ (۵۴۰۰) مکر گز کا مسلمانان ہند نے قوم ہندو سے  
 اخذ کیا ہے تو بعید نہیں ہے بلکہ یہی توجیہ میرے نزدیک معتبر ہے۔ ہندوؤں کے ہاں  
 ۴۰۰۰ مہم تاڑ طول اور ۴۰۰۰ مہم تاڑ عرض کا بیگمہ ہوتا ہے دیکھو فقرہ (۱۰۲) اور  
 اُس کا نتیجہ یہی ہے کہ ہندوؤں کا بیگمہ بھی (۵۴۰۰) گز کا ہوتا ہے اور لطف خاص یہ ہے  
 کہ دہر م تاڑ کے لفظی معنی خیراتی طناب ہے اس سے اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ  
 ہندوؤں کے ہاں بھی یہ بیگمہ انعام داروں اور دعا گو یوں کے لیے مخصوص ہے علاقہ سرکار  
 نظام میں ملک تلنگانہ کے اکثر اضلاع میں دہر م تاڑ مشہور اور معروف اور فی الحال معمول و  
 مروج ہے۔

اس امر کے ثبوت کے لیے کہ انعام داروں کی سندوں میں بیگمہ اتنی (۵۴۰۰) گز کا ہوتا ہے۔  
 خافین نظام الملکی کی مندرجہ ذیل شہادت کافی ہے اور نہایت عمدہ الفاظ میں اس موع  
 نے اس کا ثبوت دیا ہے۔ یہ لائق مورخ و قالیع عمد شاہ جہان ۱۰۵۵ھ ہجری میں جہان گز  
 مرشد قلی خان دیوان چار صوبہ دکن کے حالات میں اُس کے انتظام مالگزاری و پمپایش و

بند و بست کا ذکر کیا ہے یہ لکھتا ہے۔

”بیگمہ کہ بائبل داران ان طرف پادشاہی در فرامین جج می گرد و آنرا بیگمہ الہی خوانند پنچہزار و چار صد در عہ کسرے بالائی شود و ہر بیگمہ را بست حصہ نمودہ ہر حصہ آنرا بسوہ خوانند و تمام را کشتگا و حساب سرزمین اطراف صوبجات توابع شاہجہان آباد بر بیگمہ است الخ (جلد اول منتخب الباب خانیجانی صفحہ ۷۳۵)۔“

سرکار نظام حیدر آباد خداداد بلکہ کی ریاست میں جیسے کہ انعامی زمینات کی جانچ شروع ہوئی ہے اور انعام داروں کے دعاوے کے بموجب انکی زمینات کی پیمائش کی گئی تو معلوم ہوا کہ جہان ایک بیگمہ کا دعویٰ ہر وہاں ڈیڑھ بیگمہ یا اُس سے زائد زمین برآمد ہوتی ہے اس کا سبب دراصل یہی ہے کہ اسناد سلف میں بیگمہ الہی سے مراد (۵۴۰۰) گز آتی ہے اور اس وقت ہم پیمائش میں بیگمہ (۳۶۰۰) گز کا شمار کر رہے ہیں ہر تطبیق کیونکر ہو سکتی ہے عہدہ داران سرکار عالی پر یہ رمز اب تک نہیں کھلا اور وہ سب متفقاً یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گزوں اور بیگمون کی مقدار معلوم و مشخص نہیں ہے۔

پنچاچھ حال میں ایک جنرل کمیٹی اعلیٰ عہدہ داران مالگزار می سے تشکل ہوئی تھی اُسکی رپورٹ مندرجہ جریدہ اعلامیہ مطبوعہ ۲۵۔ آبان ۱۳۰۲ ف جلد ۴ صفحہ ۷۰۰ میں تحریر ہے کہ۔

مسٹر ڈنلاپ انسپکٹر جنرل مال نے فرمایا کہ گز شرعی و گز رسمی و گز آبی جو اسناد میں لکھے جاتے

ہیں اس سے بہت دشواری لاتی ہوئی ہے گزوں کی برابر پیمائش اب تک اچھی طرح معلوم نہیں ہوئی اور نواب رفعت یار جنگ بہادر سابق کشتنر انعام حال صوبہ ونگل نے فرمایا کہ



جس قدر زمین کا دعویٰ پیش ہوتا ہے سررشتہ انعام سے اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً سو بیگمہ کا دعویٰ ہوا اور سو بیگمہ کا فیصلہ کیا گیا اور پیمائش کے وقت ڈیڑھ سو بیگمہ نکلتے ہیں جس سے زمین معلوم ہوا کہ اس زمانے کے بیگمہ کی مقدار کیا تھی۔

میری رائے میں اس قسم کے فیصلے لگنے سے پہلے گزروں اور بیگمون کے مقدار پر بوجہ کافی معین کر لینا ضرورت تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو فیصلوں کی تعمیل آسانی اور صحیح طور پر ہوتی۔ اب اس حالت میں جبکہ خود عمدہ داران سرکار تسلیم کر رہے ہیں کہ پیمانوں کی مقدار غیر معلوم ہے تو نہ ایسی غیر معین شے پر فیصلہ لکھنا صحیح ہے نہ ایسے فیصلے کی تعمیل صحیح طور پر ہو سکتی ہے۔ سرکار کو اطمینان ہو سکتا ہے نہ دعوے داروں کی شکایت دفع ہو سکتی ہے۔

محکمہ مالگزاری سرکار عالی کی گشتی نشان رقمودہ۔ ۱۷ ربیع الثانی ۱۲۸۵ھ ہجری میں گزروں اور بیگمون کے جو مقدار بیان ہوئے ہیں صرف ناکافی ہی نہیں بلکہ اس قدر غلط ہیں کہ انکو بیان کرنا اور ان پر جرح کرنا میں پسند نہیں کرتا۔

غرض کہ مقتضائے عدالت و انصاف یہ ہے کہ پہلے گزروں اور بیگمون کی مقدار کی نسبت اطمینان کر لیا جائے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میرے اس رسالہ کے مضامین میں حق مختصر ہے۔ قوی دلائل اور کافی براہین سے جس امر کا ثبوت ملے وہی حق ہے اور وہی واجب العمل ہے۔ چونکہ یہ امر حقوق عامہ پر مؤثر ہے لہذا سرکار کو اس طرف بنظر غائر توجہ فرمانی چاہیے۔ اگرچہ سرکار نے عمدہ داران و عمدہ دار کے بیانات پر انکسار کے بذریعہ گشتی نشان ۱۲۸۵ھ بابت ۱۲۹۶ھ یہ قاعدہ شہر اویا ہے کہ جو زمینات انعام داروں پر بھال کیے جاتے ہیں اگر

پیمائش کے وقت فی صدی میں بیگمہ تک زائد برآمد ہوں تو بدستور انعام داروں کے قبضے میں چھوڑ دیے جائیں اور اگر فی صدی میں بیگمہ سے زائد برآمد ہو تو اسپر سرکار کی طرف سے لگان قائم کیا جائے۔ اب تک اس گشتی کے بموجب عمل ہوتا رہا حال میں بذریعہ رزولوشن نمبر (۳۳) بابۃ ۳۳ الف مطبوعہ جدیدہ۔ ۲۵۔ خورداد ۳۳ الف جلد ۳ صفحہ (۸۰) اس گشتی کو منسوخ کر کے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب کسی سدا انعامی میں گزرائی لکھے ہوں تو جتنے بیگمہ ہوں اس قدر بجائے فی بیگمہ ایک ایک سمجھا جائے اور ایک روں سے پیمائش کر کے زمین دیا جائے اگرچہ قاعدہ ماقبل سے قاعدہ مابعد انعام داروں کے حق میں زیادہ مفید ہے کیونکہ پہلے فی صدی میں بیگمہ کی رعایت ہوتی تھی اور قاعدہ مابعد کی رو سے بقدر ثلث حصہ انعام داروں کو زیادہ مل جائیگا اس واسطے کہ بیگمہ رسمی یہاں (۳۴۰۰) مکسر گز کا ہے اور ایک یعنی بیگمہ انگریزی (۲۸۴۰) مکسر گز کا ہوتا ہے اس حساب سے فی بیگمہ (۱۲۴۰) مکسر گز انعام داروں کو زیادہ مل جائیگا۔ گو یہ دونوں قاعدے بہ نسبت قاعدہ سرکار انگریزی کے جو احاطہ میں ہیں جاری ہے زیادہ نرم اور فیاضی اور ترحم کا پہلو لیے ہوئے ہیں کیونکہ وہاں صرف فیصدی دس بیگمہ کی رعایت ہوتی ہے۔

لیکن میں یہ کہنے کی معافی چاہتا ہوں کہ سرکار سے جو یہ رعایت ہوئی ہے اسکی بنیاد منصفانہ اصول پر مبنی نہیں ہے یہ صرف ایک ترحم اور روتے کے آنسو پوچھا ہے۔ ہم بذریعہ اسکے کسی مستغنی کو قائل اور ساکت نہیں کر سکتے۔ میری رائے میں اس طریقہ سے سرکار اپنی رعایت کو جس قدر وسیع کرتی جائے اور انعام داروں کو زمین کا حصہ بڑھاتی جائے اسکے

کہ وہ قائل اور ساکت ہوں اسی قدر زیادہ شور و غل مچاتے رہیں گے۔

اس لیے چارہ کاریہ ہے کہ سرکار اُس تاریخی شہادت پر جو اوپر ہم نے بیان کی ہے عمل کرے یعنی بیگمہ آئی حسب بیان خانیخان (۵۴۰۰) گز کا قرار دے اور اس تاریخی دلیل سے اُن کو قائل اور ساکت کر دے۔

خانیخان نے صرف (۵۴۰۰) گز کا بیگمہ آئی لکھا ہے اور یہ نہیں بتایا کہ اس کے کو آئی ہیں یا کوئی اور میری رائے میں اس بیگمہ کا ماخذ ہندوؤں کا دہرم تاڑ ہے جیسا کہ میں نے اوائل فقرہ ہذا میں بیان کیا ہے پس اس کے گز بھی وہی ہونگے جو ہندوؤں کے دہرم تاڑ کے ہیں یعنی دو ہاتھ کا ایک گز جو مساوی انگریزی گز کے ہے۔

گز آئی اور بیگمہ آئی کی کیفیت اندھوں کے ہاتھی کی سی ہو کوئی کچھ بیان کرتا ہے کوئی کچھ۔ اُن تمام مختلف روایات کا استقراء کرنا دشوار ہے۔ بلکہ ایک خطہ و کن میں جو اختلافات اسکی نسبت ہیں اُن کا بالاستیعاب بیان کرنا مشکل ہے۔ اور یہ اختلافات محض فلسفی قیاسات کے مانند زبانی جمع خراج نہیں ہیں بلکہ خارج میں موجود ہیں اور عملی طور پر جاری رہ چکے ہیں۔

اورنگ آباد میں حضرت شاہ برہان الدین اولیا قدس سرہ کی دو گاہ پر ایک گز منقوش ہے اور وہ شہر پر گز آئی کے نام سے اسکی مقدار طول مولوی محمد علی صاحب (محسن الملک بہادر) نے مراسلہ نفاذ بندوبست نشان رقم ۲۹۴-۲۹-۲۹ بجہ ۱۲۹۳ ہجری میں (۴۱) ایچ انگریزی لکھی ہے اور اسی

\* بغرض مزید تحقیق میں نے بذریعہ مجلس مالکداری سرکار عالی حضرت شاہ برہان الدین اولیا قدس سرہ کی دو گاہ واقع خلد آباد ضلع اورنگ آباد سے اُس گز کا پیمانہ طلب کیا۔ اول تعلقہ دار صاحب (دیکھو حاشیہ صفحہ ۷۵)

مراسلہ میں لائیں صاحب کی تحقیقات سے اراضی انعام کے  
سیگمہ کا رقبہ ۲۲۵ مربع گز کا نقل کیا ہے۔

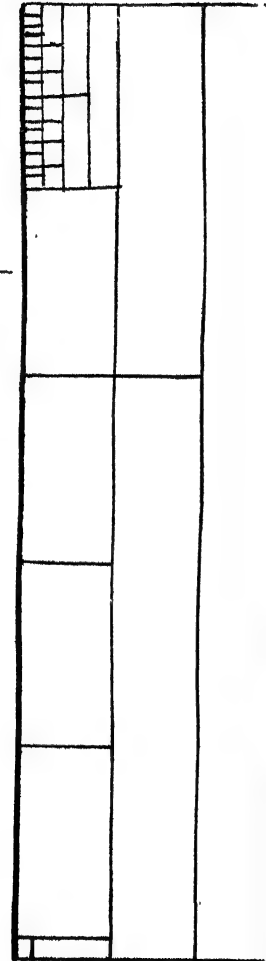
اگر اسکو مردجہ گز انگریزی (۳۴) انچی کے ساتھ مقابلہ  
کیا جائے تو یہ سیگمہ (۲۰۹ - ۱۲۹) مربع گز انگریزی کا  
ہوتا ہے۔ یہ سیگمہ ملک دکن میں مروج رہا ہے اور طرفہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴) ضلع اورنگ آباد نے موجرس نامی درمیر  
علاقہ کو کل فنڈ اسکا نمونہ تیار کر نیکے لیے غلہ بادی بھیجی تھا۔ وہ بیان کرتا ہے  
کہ درگاہ موصوف کے دروازہ گنبد کی تیسری سیڑھی کے ایک پتھر پر  
صفہ دو جانب ایک ایک لکیر ہے جس کا درمیانی فاصلہ (۲۰ فیٹ ۴) ہے  
ہے اس بستی کے باشندے اسکو گز انچی کا پیمانہ تیا تے ہیں۔

چنانچہ ایک چوٹی گز درمیر نہ کرنے تیار کر کے بھیجا ہے جو بحساب پیمائش  
انگریزی چالیس (۴۰) اور نصف انچ کا ہے شکل نمبر (۳) اس گز کے ثمن یعنی  
حصہ ہشتم کے طول کو ظاہر کرتی ہے اور یہ آٹھواں حصہ مسادی ہے  
(۱۱ ۱/۲ انچ) کے ۱۲ مولف

۴۴ مشہد شاہ اکبر کے آخر زمان میں صوبہ برار اسکی سلطنت میں شامل ہوا تھا۔  
چنانچہ اسوقت برار میں پیمائش اور بندوبست ہی حکم شاہ اکبر جاری ہوا تھا اور توڑ مل کا  
ضابطہ لاگو داری جاری کیا گیا تھا۔ مولف ۱۲

سید احمد علی شاہ صاحب (۱۳۸۰ھ) نے یہ کتاب تصنیف فرمائی ہے۔



۳۰۰  
انچ

یہ ہے کہ یہ بھی مخصوص تھا انعام داروں کے ساتھ (دیکھو مراسلہ ناظم ہند و بست نشان <sup>۳۹۴</sup>)  
باب ۱۲۹۳ (۱۲۹۳ء)

ان سب بیانات کا باہم مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متدرجہ ذیل بیگمہ انعام داروں کے حق میں مزاج رہتے ہیں۔

- |  |  |
|--|--|
| (۱) مردوجہ بیگمہ (۳۴۰۰) مربع گز کا     | (۴) لائیل صاحب کا بیگمہ حسب بیان مولوی |
| (۲) خانیخان کا بیگمہ (۵۴۰۰) مربع گز کا | محمد علی صاحب (۹۳۷۱) مربع گز اور       |
| (۳) ایکرانگریزی (۲۸۴۰) مربع گز کا      | کسرے زائد کا۔                          |

ان چاروں بیگمون کا اوسط  $\frac{۳۲۹۷}{۵۱۸۴}$  (۵۸۰۲) ہوتا ہے جو قریب قریب خانیخان کے بیگمہ کے ہے۔ یہ حساب اوسط کا اُس حال میں ہے جبکہ خانیخان کے بیگمہ کے گز کو (۳۴) انچ کے مساوی خیال کریں۔ اگر یہ کہا جائے کہ چونکہ یہ بیگمہ الٹی کے نام سے مشہور ہے اس لیے اُس کے گز بھی الٹی ہو گئے یعنی ہر ایک گز (۳۳) انچ کے مساوی تو اس حالت میں خانیخان کا بیگمہ  $\frac{۲۵۳۷}{۸}$  مربع گز انگریزی کا ہوگا اور اس صورت میں چاروں بیگمون کا اوسط  $\frac{۱}{۸}$  ۵۵۸۷ ہوگا جو کہ خانیخان کے بیگمہ سے صرف (۱۸۷) مربع گز زیادہ ہے اس لیے بلا زیادہ فرق کے کہا جاسکتا ہے کہ یہ حد اوسط بیگمہ خانیخان کے مساوی ہے۔

بنظر ان وجوہات کے میری رائے میں انعام داروں کو جنگی زمین بوقت پیمائش زائد برآمد ہو بجائے بیگمہ مردوجہ یعنی (۳۴۰۰) مربع گز کے (۵۴۰۰) مربع گز انگریزی دینا چاہیے۔

اس حساب سے فی بیگمہ مردوجہ (۱۸۰۰) کسے گز انعام داروں کو زیادہ دینا پڑے گا اور بحساب فیصلہ اخیر

کے جو سرکار تھے بجائے بیگہ ایک رو سینے کے لیے کیا ہے (۵۶۰) مکسرگز زیادہ دینا پڑیگا۔  
اس کے بعد اور کسی رعایت کی حاجت نہ رہی نہ فیصد ہی میں بیگہ چوڑا ہو گا نہ بجائے بیگہ  
ایک رو دینا نہ ہمارے فیصلے ایک غیر معین اندازہ و تخمینے پر مبنی رہیں گے نہ سرکار کو بے اطمینانی  
رہیگی نہ دعوے داروں کو شکایت کا موقع ملے گا۔

اس سے میری غرض یہ نہیں ہے کہ جس مقدار زمین پر انعام دار کا قبضہ قدیم سے چلا آتا ہے اس بیگہ  
کے حساب سے اس میں اضافہ کیا جائے اور اس کو اس کے قبضہ سے زیادہ زمین دی جائے نہیں زمین  
بلکہ غرض یہ ہے کہ جو قبضہ پشت ہا پشت سے چلا آتا ہے منصفانہ اصول پر اس کی حفاظت کی جائے  
اور بلا وجہ کافی اس کو کم کر نیکی کو کشش نہ کی جائے۔

علی الخصوص جبکہ علاقہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو زمینات اب تک انعام داروں کے قبضے سے  
محال لی گئیں ان سے کوئی معتد بہ فائدہ سرکار کو حاصل نہیں ہوا اگر رقبہ دیکھا جائے تو بیشک  
معلوم ہوتا ہے کہ کثیر المقدار زمین سرکار میں داخل ہوئی لیکن اس سے واقعی فائدہ بہت کم ہوا  
ان زمینات کو جس طرح انعام داروں نے اپنی ملک سمجھ کر آباد کرنا تھا سرکار یا دہ رکنہ سکی اور انعام دار  
جس قدر اس سے نفع حاصل کرتے تھے اس کا عشر بھی سرکار کو حاصل ہوا۔

فقہ اسلام کی رو سے قبضہ سے زیادہ قوی دلیل ملک کی ہے جیسے کہ علامہ ابن  
عابدین شافعی نے اس کی تصریح کی ہے وہ کہتے ہیں۔ وقد قالوا ان وضع الید والتصرّف  
من اقوم الاستدلال به علی الملاك فان استعمل الید علیہ والتصرف فیہا تصرف  
الملاك فی ماله کہوا للتظاریف تحت ایدیهما لانهم ان المتطاولة قراین

ظاہرہ او قطبیۃ علی الیہ المفیدة لعدم التعرض لمن ھو تحت یدہ وعدم  
انتزاعھا منه۔ قال السبکی ولو جوزنا الحكم برفع الموجود المحقق ای وہو الید  
بغیر بیئۃ بل بحجہ داصل مستصحب لزم تسلیط الظلمۃ علی مافی یدی الناس  
(ترجمہ فقہائے کہا ہے کہ قبضہ اور تصرف ان قوی ترین امور سے ہے جس کے ذریعہ  
سے ملک پر استدلال کر سکتے ہیں ہمیشہ سے قبضہ میں چلا آنا اُس زمین کا اور تصرف کرنا اُس  
زمین میں جس طرح کہ مالکان اراضی اپنے املاک میں یا ناظر اپنے مقبوضہ اراضی میں کرتے ہیں  
وراثہ دراوت تک قرن ظاہرہ ہیں یا قطبیۃ اُنکے قبضہ پر جبکہ فائدہ یہ ہے کہ معارضہ نہ کیا جائے  
اس شخص سے جس کے ہاتھ میں وہ زمین ہے اور چین نہ لیجائے وہ زمین اُس سے ۔  
علامہ سبکی نے کہا ہے کہ اگر ہم حکم دین موجود محقق کے اٹھا دینے کا یعنی قبضہ کا بغیر بیئۃ کے  
صرف ایک اصل مستصحب پر تو لازم آتا ہے مسلط کرنا ظالمون کا اُن اشیاء پر جو لوگوں کے  
ہاتھوں میں ہیں)۔

علاوہ اسکے عطیات کے واپس لینے میں سہل انکاری بدتر ہے پہلے تو عقلاً سرکار باوقار کو  
ذیبا نہیں کہ شاہان سلف کے عطیات محتاجین و مساکین سے بلاوجہ موجہ واپس کرالیں۔

۱۔ استصحاب۔ یہ اصطلاح اصول فقہ کی ہے اسکے معنی ہیں باقی رہنا کسی شے کا اپنی حالت سابقہ پر۔ یہاں اس سے  
یہ مراد ہے کہ اگر ہم صرف اُس دلیل سے کہ کل زینات و اہل سرکاری ہیں لوگوں کا قبضہ اٹھا دین اور قبضہ جو موجود  
اور ثابت ہے اس کا کچھ لحاظ نہ کریں تو ایسے فتوے سے لازم آئے گا کہ گویا ہم ظالمون کو اُن اشیاء پر جو لوگوں کے  
ہاتھوں میں ہیں مسلط کرتے ہیں۔ مولف ۱۲

دوسرے حضرت شاربعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطیات کے واپس لینے والوں کی شان میں بڑی کراہت ظاہر فرمائی ہے۔ حدیث صحیح میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل الذی یعطی العطیہ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم عاد فی قیئہ (ترجمہ مثال اُس شخص کی جو عطیہ دیتا ہے پھر اُسکو پھیر لیتا ہے مثل ایک کتے کے ہے جس نے پیٹ بھر کھایا پھر تے کی پھر اُس تے کو کمانے لگا۔)

اس حدیث کا مصداق عام ہے ہر قسم کی عطیات میں لیکن علی الخصوص زینیات میں ظلم کرنے والوں پر تو اس سے زیادہ سخت وعید آئی ہے جیسا کہ صحیح بخاری کی ان احادیث سے پایا جاتا ہے سعید ابن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ من ظلم من الارض شیئاً طوّقه من سبع ارضین۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ۔ من اخذ من الارض شیئاً بغیر حقّہ خُسفَ یوم القیامۃ الی سبع ارضین سواہ البخاری۔

بنظر ان وجوہات کے ضرور ہے کہ سرکار اہم مسئلہ پر جو اس وقت گزروں اور بیگمہوں کے مفاد پر معین و مقرر ہو جانے سے صاف ہو گیا ہے التفات فرماوے۔

## بیگمہ حب انگری

(۸۴) عام قاعدہ کے بموجب بیگمہ جمہانگیری (۳۶۰۰) لکھ گز کا ہر گز جمہانگیری (۴۸) انگشتی سر



## بیگمہ شاہجہانی

(۸۵) بیگمہ شاہجہانی (یا بیگمہ بادشاہی) گز شاہجہانی (۴۲) انگشتی سو (۳۶۰۰) مکرگز کا ہوتا ہے۔

### بیگمہ رعیتی (یا بیگمہ خرد)

(۸۶) اطراف ملک دہلی و اکبر آباد میں یہ بیگمہ زیادہ مشہور ہے۔ اسکو بیگمہ رعیتی اور بھی بیگمہ خرد کہتے ہیں اس کی مقدار بارہ سو مکرگز ہوتی ہے گز شاہجہانی سے۔ رعایا سے پرگنات آپس میں اور نیز حکام و عمال کے ساتھ اس حساب سے وادوستہ رکھتے ہیں (خافینخان)

### بیگمہ دفتری

(۸۷) بیگمہ دفتری عام رقبہ بیگمہ کے مطابق (۳۶۰۰) مکرگز کا ہوتا ہے اور تین بیگمہ رعیتی کا ایک بیگمہ دفتری ہوتا ہے۔ (خافینخان)

### بیگمہ گھٹہ

(۸۸) اور آخر سلطنت دہلی اور اوائل سلطنت انگریزی میں ظالم عمال نے اپنے نفع کے لیے بیگمہ کے رقبہ کو ۱۶ گز تک گھٹا دیا تھا اور بجائے عام مقدار بیگمہ یعنی بجائے (۶۰ در ۶۰) گز کے اس کا رقبہ (۵۴ در ۵۴) گز یعنی (۲۹۱۶) مکرگز کر گیا تھا اسی وجہ سے اس بیگمہ کا نام بیگمہ گھٹہ عوام میں مشہور ہو گیا۔ دیکھو فقرہ (۵۸) رسالہ ہوا۔

## چوتھا باب

### ہر کے بعض مختص المقام مقادیر

(۸۹) علاوہ اُن مقادیر کے جو شاہان اسلام نے ہند میں ایجاد کیے اور جن کا بیان باب گزشتہ میں ہوا چند مقادیر ممالک ہند کے بعض مقامات میں قدیم الایام سے بطور خاص جاری رہے اور اب تک جاری ہیں ان کا بیان یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔

اگرچہ شاہان اسلام کے مقادیر کا اثر اُن کے زیر فرمان ہر ایک ملک میں عام تھا اور فرامین شاہی میں جو مقدار لکھی جاتی تھی وہ وہی ہوتی تھی جو پادشاہ وقت کے نام سے پکاری جاتی تھی لیکن یہ مقادیر جو اس باب میں بیان کیے جاتے ہیں وہ اُس مقام خاص کی مروجہ مقدار ہے جو اُس ملک اور خطہ کے نام سے پکاری جاتی ہے۔

## فصل پہلی

### بنگال کے طولانی پیمانے

۱۔ انگل	=	۳۰ یو (۹۰)
۱۔ مشت	=	۴۰ انگل
۱۔ بیگیت	=	۳۰ مشت
۱۔ ہاتھ یا ۱۸۔ انچ انگریزی	=	۲۰ بیگیت
۱۔ دھانو	=	۴۰ ہاتھ
۱۔ کروس (یعنی کوس)	=	۲۰۰۰ دھانو
۱۔ جوہن	=	۴۰ کروس

## فصل دوسری

### بنگال کے سطحی پیمانے

(۹۱) ۱۔ مربع کیوبٹ (یعنی ہات) = ۱۔ کا پٹھا

۴۰ کوٹھہ	=	۱- بیگہ
۳۰ کوٹھہ	=	۱- کوٹھہ
۳ چٹاک	=	۱- پوٹا
۴ کانچا	=	۱- چٹاک

یہ بیگہ برابر ہے  $\frac{۴۰}{۱۲۱}$  یعنی ۸۵۰۵۳۰۳۰۵۰۰ ایکڑ کے یا یون کہو کہ  $\frac{۱}{۳۱۶}$  بیگہ مساوی ہیں ایک ایکڑ کے۔

## فصل تیسری

### ممالک مغربی کے طولانی پیمانے

۳۳- انچ انگریزی کے	=	۱- الٹی گز	(۹۲)
۱- بانس	=	۳- الٹی گز	
۱- جریب	=	۲۰- بانس	

اور ٹیسہ مین پودیکا ۵۵۳۳۵۱۰ فٹ کا ہوتا ہے اور تریہٹ مین لآجی ۳۹ فٹ کا ہوتا ہے اور بعض مقامات میں ۱۶- ہاتھ کا ایک نل ہوتا ہے۔

## فصل چوتھی

### ممالک مغربی کے سطحی ہمانے

(۹۳) ممالک مغربی دلی پٹنہ شاہ آباد۔ سارن۔ بھاگلپور اور سیکرین۔

$$\left. \begin{array}{l} ۳۶۰۰ \text{ مربع الہی گز یا} \\ ۳۰۲۵ \text{ مربع انگریزی گز} \end{array} \right\} \begin{array}{l} = \\ = \end{array} \text{ بیگہ}$$

اور اس کی تقسیم اس طرح ہے۔

$$\left. \begin{array}{l} \text{ایک سسوانسی یا} \\ (۲۴۶۵۰۲۵) \text{ مربع انچ کے} \end{array} \right\} \begin{array}{l} = \\ = \end{array} ۲۰ \text{ منواتی}$$

$$\left. \begin{array}{l} \text{ایک کچوانسی یا} \\ (۳۵۴۰۳۱۲) \text{ مربع فٹ کے} \end{array} \right\} \begin{array}{l} = \\ = \end{array} ۲۰ \text{ سسوانسی}$$

$$\left. \begin{array}{l} ۱ - \text{سسوانسی یا} \\ (۷۵۵۹۱۲۵) \text{ مربع گز انگریزی} \end{array} \right\} \begin{array}{l} = \\ = \end{array} ۲۰ \text{ کچوانسی}$$

$$\left. \begin{array}{l} ۱ - \text{بیگہ الہی یا} \\ (۳۰۲۵) \text{ مربع گز انگریزی کے} \end{array} \right\} \begin{array}{l} = \\ = \end{array} ۲۰ \text{ سسوانسی}$$

## فصل پانچویں

### پنجاب کے طولانی پیمانے

۲۰ پیسے	=	ایک ہاتھ
۱۰- کرم	=	ایک جریب
۱۳ جریب	=	ایک کوس

## فصل چھٹی

### پنجاب کے سطحی پیمانے

۲۰ مربع کرم	=	مرلہ
۲۰ مزلہ	=	کنال
۴ کنال	=	بیگمہ
۲ بیگمہ	=	گھمان

## فصل ساتوین

### بیٹی کے طولانی پیمانے

$$(۹۶) \quad ۱۔ ورت = نصف ہاتھیا$$

$$= ۹۔ انچ$$

$$۱۔ کاٹھی = ۹۵۴ فیٹ$$

گرات میں کاٹھی ۵ ہاتھ کی ہوتی ہے۔

### فصل آٹھوین

### بیٹی کے سطحی پیمانے

$$(۹۷) \quad ۱۔ کاٹھی مربع = (۸۸۶۳۶) مربع فیٹ یا$$

$$= ۳۹ \frac{۱}{۳۰} کیوبٹ کے$$

۲۰ کاٹھی	=	۱۔ پنڈ
۲۰ پنڈ	=	۱۔ بیگہ
۶ بیگہ	=	۱۔ روکھ
۲۰ روکھ	=	۱۔ چوہر

## فصل نویں

### مدراس کے سطحی پیمانے

(۹۸) ۲۳ سوئی یا ۱۰۰ گلی	=	۱۔ کانی یا
	=	(۶۴۰۰) مربع انگریزی گز یا
	=	۴۔ بنگالی بیگہ

تنبیہ۔ حیدرآباد کے مختص المقام مقادیر کا ذکر باب (۹) میں آگے آوگا انشاء اللہ تعالیٰ



# پانچواں باب قدمائے ہندو کے مقادیر

## فصل پہلی خطی پیمانے

### گز سے چھوٹے پیمانے

(۹۹) سب سے بہتر اور قابل قدر تحقیق قدمائے ہندو کے مقادیر میں علامہ ابو یحییٰ

محمد ابن احمد البیرونی کی ہے یہ مشہور عالم اپنی تصنیف (کتاب تحقیق ما للہند) میں براہِ صحر نام حکیم ہندی کی کتاب سے تحقیق کرتا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے۔

قدیم حکمائے ہندو کے نزدیک

دنشیرین کا ایک راج ہوتا ہے

یرین کو عربی زبان میں ہبہ کہتے ہیں یعنی وہ باریک گرد کا ذرہ جو روزن میں آفتاب کی روشنی سے

دکھائی دیتا ہے اور

۱۰ لوریمان بیرزلی کتاب الهند یقام لندن عربی زبان میں چھپی ہے۔

## اسٹم برج کا ایک بالاک

بالاک ہندی زبان میں بال کے سرے کو کہتے ہیں۔ اور آٹھ بالاک کا ایک لیک  
لیک کو مروجہ اردو زبان میں لیک کہتے ہیں۔ سر کے بالوں میں جن کے اندھے ہوتے ہیں اسکا  
نام لیک ہے اور عربی میں اسکا نام صوابہ ہے اور آٹھ لیک کا ایک شروک  
ہندی زبان میں جن کو شروک کہتے ہیں اور آٹھ شروک کا ایک جوج اور آٹھ جوج ہاہم ملے  
ہوئے کا ایک انگل

علمائے ہند اور فقہائے اسلام کے نزدیک ہجو کا ایک انگل ہوتا ہے لیکن شیخ ابوالفضل کے  
بیان کے مطابق حکمائے ہند کے نزدیک ہجو پوسٹ کنہ کا ایک انگل ہوتا ہے اور دوسروں کے  
دیکھ کر ہجو پوسٹ دار کا اسطرح ان اقوال میں تطبیق ہوتی ہے اور مالک ابن دونون مذاہب کا واحد ہے۔  
چار انگل کا ایک رام

رام ہندی زبان میں مٹھی کو کہتے ہیں عربی میں اسکا نام قبضہ ہے۔ اور چوبیس انگل کا ایک ہت  
ہت یعنی ہاتھ۔ اور یہ مساوی ہے ایک گز شرعی کے۔

گز سے بڑے پیمانے

## (۱۰۰) ۴ ہت کا ایک دھن

دھن کا لفظی ترجمہ توس ہے۔ شیخ ابوالفضل نے آئین اکبری میں اسکو دھنک لکھا ہے۔  
علامہ بیرونی کی تحقیق میں دھن مساوی ہے باع یعنی بام کے اور بام ۴ گز شرعی کا ہوتا ہے۔

اور چالینس و ہن کا ایک تل اور

پیش تل کا ایک کروش

کروش کی مقدار طول مساوی ہوتی ہے میل شرعی یعنی ۴ ہزار گز کے ۔ اور

آٹھ کروش کا ایک جوڑن ہوتا ہے ۔ جوڑن کی تحقیق میں علامہ بیردنی نے ایک

طویل بحث کی ہمارا اسکی بابہ مختلف اقوال کتب معتبرہ ہندو مت پر ان اور آدے پران اور پانچ پران  
پر جمع ہوئے اور اگر جہد سے نقل کیے ہیں ۔

(۱۰۱) قدمائے ہندو کے نزدیک زیادہ تر رواج ہاتھ کی انگلیوں سے مقیاس بتانے کا

ہے اسکو شنک کہتے ہیں اور اسکا طریقہ یہ ہے

ت یا { انگوٹھے سے انگشت خنصر یعنی چوٹی انگلی تک کی مسافت کا نام ہے  
کشک { اسطرح پرکہ بتیلی اور انگلیاں جہاں تک ممکن ہو راز کی یا مین ۔

گو کرن ۔ انگوٹھے سے انگشت بیصر یعنی چوٹی انگلی کے بعد والی انگلی تک کی

مسافت کا نام ہے ۔ اور ایضاً ایضاً

تال ۔ انگوٹھے سے انگشت وسطی یعنی بیچ کی انگلی تک کی مسافت کا نام ہے ۔

اور ایضاً ایضاً

کرب ۔ انگوٹھے سے سبابہ یعنی انگشت شہادت تک کی مسافت کا نام ہے

اور ایضاً ایضاً



## فصل دوسری

### سطحی پیمانے

(۱۰۲) قدمائے ہندو کے سطحی پیمانے باوجود تلاش محبوکہ نہیں ملے لیکن زمان حال میں جو سطحی پیمانے ہندوؤں کے ہاں مروج ہیں اور حیدرآباد دکن کے بعض اضلاع میں اس کا عملدرآمد پایا جاتا ہے حسب ذیل بیان کرتا ہوں۔

۲ ہاتھ = ۱۔ گر کے

۳ گز = ۱۔ کٹہ

۵ کٹہ = ۱۔ دھرم تاڑ

یہاں تک طولانی پیمانے ہیں۔ درحقیقت جیسا کہ اوپر کی فصل میں گزرا قدمائے ہندو کے پاس ایک ہاتھ کا ایک گز ہے اور دنیا کی تمام قدیم قوموں میں یہی نیچرل (طبیعی) گز ثابت ہوتا ہے میرے اعتقاد میں بلحاظ گزوں کی تاریخ کے یہی نیچرل گز تمام دنیا کے طولانی پیمانوں کی اکائی ہے۔ قدیم اقوام۔ بابلی۔ عبرانی۔ فراعنہ۔ مصری۔ کلڈانی۔ روم۔ عرب۔ ہند۔ انگلند۔ وغیرہ غرض کل مشہور اقوام کا مافتہ یہی نیچرل گز ہے۔

لیکن بعض مواقع میں نیچرل گز کو مضاعف کر کے ایک گز قرار دیا گیا ہے دیکھو فقرہ (۱۰۳) و (۱۰۴)۔

غرض کہ اسی قیاس پر معلوم ہوتا ہے کہ متاخرین ہندو نے اپنے قدما کی گز کے ضعف یعنی ۲ ہاتھ کو ایک گز قرار دیا ہے۔

الحاصل سطحی پیمانہ اس زمانہ کے ہندو اس طرح بناتے ہیں۔

۶ دہرم تاڑ یعنی ۹۰ گز کو

۴ دہرم تاڑ یعنی ۶۰ گز میں

ضرب دینے سے ایک ہندوانی بیگہ بنتا ہے۔

اس لیے یہ بیگہ پانچہزار چار سو گز مربع کا ہوتا ہے۔ گز (۲۸) انگشتی سے

۱۵ اس بیگہ کو ہنوز جناب مولانا املا عبد القیوم صاحب ڈپٹی کسٹرنظام سرکار نظام کی تحقیق سے نقل کیا ہے

وہ فرماتے ہیں کہ سرکار عالی کے اضلاع تلنگانہ میں اس بیگہ کا رواج اس وقت موجود ہے۔ مولف



# پچھٹا باب

## انگریزی مقادیر

### فصل پہلی

#### قدیم تاریخ

(۱۰۳) پروفیسر جے ہولم۔ انگریزی گو کی قدیم تاریخ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ انگلنڈ میں بادشاہ ہنری اول کے ہاتھ کاناپ لیا گیا تھا اور اُسکو یارڈ لگا گیا۔ انگلنڈ میں جو پیمانے اور اوزان اور سگے اس وقت مروج ہیں وہ قوم سیکزین سے لیے گئے ہیں جو پہلے انگلنڈ میں فرمانروا تھے لیکن مقابلہ کرنے سے کسی قدر فرق پایا جاتا ہے سیکزین کے بعد تار من قوم آئی اور اسے بھی اُس کو بحال رکھا بادشاہ ولیم کانکر (فاتح) نے اشتہار دیا تھا کہ پیمانوں۔ سنگوں اور موازین پر مہر لگائی جائے۔ قوم سیکزین کے زمانہ میں بادشاہ (دو پٹر) کے کمر بند کاناپ لیا گیا تھا اور اُس کو گز کہتے تھے اُس کے بعد اڈو گز بادشاہ نے ایک مجلس منعقد کی اور قرار دیا کہ اسی کمر بند کو طول

ناپنے کی انکائی مقرر کیا گئے۔  
 اُس وقت یارڈ اور ایل مساوی تھے  
 اوگر سے چرڈ دوم کے زمانہ تک وہاں کی زبان لاطینی اور نارمن فرنیچ تھی اُس زبان  
 میں یارڈ کو ورگا اور ایل کو الٹا کہتے تھے  
 میگنا چارٹا کے عند نامہ میں یہ قرار پایا کہ کپڑا ناپنے کے پیمانے کا نام الٹا اور زمین  
 ناپنے کے پیمانے کا نام ورگ گیتا رکھا جائے اور نیز یہ قرار پایا کہ ایک اینچ ۳ جو کو طول کا  
 قرار دیا جائے (جو مع پوست کے ہوا و طول میں رکھا جوڑے جائیں) ایسے (۱۲) اینچ  
 کا ایک فوٹ اور ۳ فوٹ کا ایک الٹا یا ایل قرار دیا جائے۔

۵۔ الٹا یا ایل کا ایک پرچ یا پول اور ایسے چالینیر پول طول میں اور چار پول عرض میں مساوی  
 سمجھے جائیں ایک ایک کر کے اس وقت جو یارڈ اور اینچ مروج ہیں وہ دہی ہیں جو ہنری ہفتم  
 کے وقت میں اور ملکہ الزبتھ کے وقت میں تھے اور اسکے علاوہ ایک گز کپڑا ناپنے کا  
 تھا جو مساوی (۲۵) اینچ کے تھا۔ لیکن کسی کتاب میں اسکا ذکر نہیں ہے البتہ لندن کے  
 عجائب خانہ میں یہ گز رکھا ہوا ہے۔ ملکہ الزبتھ کے وقت میں ایک اور گز تھا جو زمان  
 حال کے گز سے ۱/۲ اینچ زیادہ تھا۔ ہنری ہفتم کا گز اور ملکہ الزبتھ کا یہ گز اور زمان حال کا  
 مروجہ گز قریب قریب ایک ہی ہیں۔

۴۔ ایل ویکو فقرہ (۱۱۳)

یعنی الٹا ہتھ کی ساق کی ہڈی کا نام ہے جسکو عربی میں کوغ کہتے ہیں ویکو فقرہ (۱۳)

اور نیز یہ معلوم ہوتا ہے کہ قدیم قوم سیکڑین کے وقت کا گز اور زمانہ حال کامر وچہ گز قریباً ایک ہی ہے اس کے سوائے اور کوئی حال انگریزی گز کا کسی کتاب میں نہیں ہے۔ لیکن مروجہ انگلش گز مصر اور عبرانی گز وں کا مضاعف ہے اور انگلش فوٹ مصر اور عبرانی گز وں کے پانچ کا مساوی ہے اس واسطے یقین کیا جاتا ہے کہ انگلش گز اور فوٹ اور پانچ سب مصری اور عبرانی گز وں سے ماخوذ ہیں اور پراپی تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مصری اور عبرانی لوگ کپڑا بنانے کے لیے اپنے گز کا مضاعف بھی استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ ایسا مضاعف گز شہر کارناک کے کھنڈر سے ملا ہے اور وہ اس وقت لندن کے عجائب خانے میں رکھا ہوا ہے۔

اور پراپی تاریخ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قوم روما عبرانی اور مصری گز وں کا مضاعف استعمال کرتی تھی جس کا نام التا یا ایل رکھتی تھی پروفیسر پلینی - الناک کی تحقیق اس طرح کرتا ہے کہ قوم روما میں آدمی کے دونوں ہاتھ پھیلانے سے جو مسافت پیدا ہوتی ہے یعنی (باع) اس کا نصف مساوی ہوتا ہے الناک۔

الحاصل مصری اور عبرانی مضاعف گز یا س فیٹ کا نام ایل یا یارڈ رکھا گیا اور زمانہ قدیم میں ایل انگلنڈ نے اسی کو استعمال کیا چنانچہ اب بھی طول کی اکائی انگلنڈ میں وہی ہے پروفیسر جیمز (۱۰۴) پارلیمنٹ انگلستان نے ۱۸۲۶ء میں ایک قانون جاری کیا تھا جس کا منشا یہ تھا کہ اوزان اور پیمانے ہمیشہ یکساں اور درست رہیں اس کا مضمون یہ تھا۔

۱۸۶۹ء میں جو پمیل کا گز بادشاہ کی طرف سے مروج تھا اور کامن جوہس کے کلرک کی



حفاظت میں تھا وہ بادشاہی گز قرار دیا جائے (یہ میٹل کا تاپ درجہ حرارت ۶۲ فہرین ہیٹ تھر موٹیٹر میں بنایا گیا تھا) اور صرف یہی بادشاہی گز تمام طولوں اور وسعتوں کی پیمائش میں مروج رہے اور اس کے سوا کوئی گز کام میں نہ لایا جائے اور اسی گز سے طول اور سطح اور مجسمات کی تقسیم اور مساحت کی جائے اور اسپر حساب کیا جائے۔ اس گز کا چوتیسواں حصہ انچ کہلا یا جائے۔“

(۱۰۵) ۱۸۳۸ء میں ایک کمیٹی انگلستان میں پیمانے اور اوزان کی تحقیق کے لیے منعقد ہوئی لیکن اسکا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

۱۸۳۳ء میں ایک او کمیٹی مقرر ہوئی اور اس کے ممبر وہی تھے جو پہلی کمیٹی کے تھے۔ اس کمیٹی نے قاعدہ ٹھہرایا کہ جب کبھی یا رڈ کسی آفت سے تلف ہو جائے تو بذریعہ قاعدہ پینڈولم کے نیا گز تیار کر لیا جائے۔

### پینڈولم کا قاعدہ یہ ہے

(۱۰۶) لندن کے عرض بلد پر بشرطیکہ اُس وقت کوئی تیز ہوا وغیرہ نہ ہو اور بالکل خلا کی حالت ہو) جو اسی سطح سمندر پر ایک ڈوری میں پھریا کوئی وزنی چیز مثل گھڑیاں کے لٹکن یا شاقول کے لٹکانی جائے اور اسکو حرکت دی جائے جس طرح گھڑیاں کا لٹکن حرکت کرتا ہے اور ڈوری کو کم کم درا کر تے جائیں تا بعدیکہ وہ لٹکن اپنی حرکت کو ایک طرف سے دوسری طرف تک ٹھیک ایک سکنڈ کے عرصہ میں پوری کرے اس طرح جو لٹکن ایک سکنڈ میں حرکت پوری کر نیوالا ہو گا اسکی ڈوری کا طول بالضرور (۳۹۳/۳۹۴) انچ ہو گا یعنی

۱۰۸ (۱۰۸) ایک گز کو تین مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فوٹ کہتے ہیں۔  
پرفوٹ کے بارہ مساوی حصے بناتے ہیں اور ہر حصہ کو انچ کہتے ہیں۔

۱۰۹ (۱۰۹) ایک گز کو تین مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فوٹ کہتے ہیں۔  
پرفوٹ کے بارہ مساوی حصے بناتے ہیں اور ہر حصہ کو انچ کہتے ہیں۔

## فصل دوسری

### خطی پیمانے

انگریزی گز یعنی (یارڈ) اور اس سے چھوٹے پیمانے

۱۱۰ (۱۱۰) ایک گز کو تین مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو فوٹ کہتے ہیں۔  
پرفوٹ کے بارہ مساوی حصے بناتے ہیں اور ہر حصہ کو انچ کہتے ہیں۔

کبھی انچ کو بارہ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ کبھی کسور اعشاریہ میں حسب ضرورت  
الی غیر التماہیہ تقسیم کرتے جاتے ہیں۔

کبھی گز کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے

(۱۰۹) ۳ جو طول میں ملا کر جوڑے جائیں اور مع پوست بہون وہ مساوی ہوتی ہیں انچ کے

۱۲۔ انچ = ۱۔ فٹ

۳۔ فیت = ۱۔ گز

گز سے بڑے پیمانے

(۱۱۰) ۶ فیت = ۱۔ فیٹم

۵۱ گز = ۱۔ راڈ یا پول یا برج

۳۰ پول = ۱۔ فرلانگ

۸ فرلانگ = ۱۔ میل

۳ میل = ۱۔ لیگ (فرسج)

(۱۱۱) دو سراطریقہ میل کی بیمایش کا یہ ہے۔

۱۔ جریب = ۲۲ گز = ۶۶ فیت

۸۰۔ جریب = ۱۔ میل

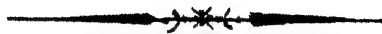
ان دونوں طریقوں سے انگریزی میل (۱۷۶۰) گز طولی انگریزی کا۔

(۱۱۲) ۴۔ انچ کا ایک ہاتھ ہوتا ہے اور وہ گھوڑے ناپنے کا پیمانہ ہے۔

پام یعنی ستیلی	=	۳۔ انچ
سپن یعنی باشت	=	۹۔ انچ
کیوبٹ یعنی ہاتھ	=	۱۸۔ انچ
پیس یعنی قدم	=	۵۔ فیٹ
جغرافیہ کا میل	=	۱/۲ حصہ درجہ کے
لائین	=	۱/۲ انچ

## کپڑا ناپنے کے پیمانے

۱۱۳ (۲ ۱/۲ انچ)	=	۱۔ نیل
۳ نیل	=	۱۔ کوارٹر
۳ کوارٹر	=	۱۔ گز
۵ کوارٹر	=	۱۔ انگریزی ایل
۶ کوارٹر	=	۱۔ فرانسیسی ایل
۳ کوارٹر	=	۱/۲ فیٹ



## فصل تیسری

### سطحی پیمانے

#### انگریزی سیکہ یعنی ایکراور اس سے چھوٹے پیمانے

(۱۱۳) چار ہزار اٹھ سو چالیس درجہ مربع انگریزی کا ایک ایکرا ہوتا ہے۔ ایکرا کو چار مساوی

حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر حصہ کو

روڈ بواؤ معروف کہتے ہیں پھر روڈ کو چالیس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور

ہر حصہ کو

پول یا برج کہتے ہیں۔

#### دوسرا طریقہ انگریزی سیکہ کی پیمائش کا

(۱۱۵) ۲۲ درجہ انگریزی یعنی ۹۹ فیٹ خطی کی ایک طناب ہوتی ہے اور وہ مرکب ہوتی

ہے سلاح آہنی کے تلوے کو دن سے ہر مرکزے کو کڑمی کہتے ہیں پس ہر ایک کڑمی سات پنج

بیانوے دسل کی ہوتی ایسے دنل طناب مربع کا ایک ایکرا یعنی انگریزی سیکہ ہوتا ہے یا یون کہو کہ

ایسی ایک لاکھ مربع کڑمی کا ایک ایکرا ہوتا ہے ان دونوں طریقوں ہی ایکرا کا رقبہ (۴۸۴) مربع گز

انگریزی کا ہوا۔

(۱۱۶) اوپر کے بیانات پر غور کر نیسے ان امور کی تصدیق ہوتی ہے کہ

۱۲۴۔ مربع انچ	=	ایک مربع فٹ
۹ مربع فٹ	=	ایک مربع گز
۳۰ ۱/۲ مربع گز	=	ایک مربع پول
۴۰ مربع پول	=	ایک مربع روڈ
۴ روڈ	=	ایک ایکر
۵۰۰ مربع کڑھی	=	ایک روڈ
۱۰۰۰۰ مربع کڑھی	=	ایک ایکر
۱۰ مربع جریب	=	ایک ایکر

یہ پیمانے زمین کے کام میں آتے ہیں

(۱۱۷) یا روڈ آف لینڈ (یعنی زمین کا گز)	=	(۳۰) ایکر
ہائیڈ آف لینڈ (یعنی زمین کا ہائیڈ)	=	(۱۰۰) ایکر



# ساتواں باب

## فرانسیسی مقادیر

### فصل پہلی

#### مترک سسٹم یعنی قاعدہ متر کی تاریخ

(۱۱۸) ملک فرانس میں طول ناپ پتے کی اکائی کا نام متر ہے اور یہ فرانسیسی زبان کا لفظ ہے اور مشتق ہے اُس متر سے جو بمعنی ایک طول کے ہے اور قاعدہ متر یہ کی اصطلاح میں متر عبارت ہے ایک جزو سے منجملہ دس ملین یعنی ایک کروڑ اجز کے جو درمیان قطب اور خط استوا کے ہیں۔ جیسا کہ آئندہ بیان سے معلوم ہوگا۔

(۱۱۹) قاعدہ متر یہ کو اور قواعد پر ترجیح ہونیکا سبب یہ ہے کہ متر کم سے کم حصص میں تقسیم کیا گیا ہے اور چونکہ ہر ایک حصہ اُسکا اعشاریہ ہے اس لیے اُسکا سمجھنا آسان ہے اور کتنا ہی بڑا حساب کیوں نہ ہو اُسکو زبانی جوڑ لے سکتے ہیں۔

اسکو سب سے پہلے فرانس نے جاری کیا اور سب اقوام نے وہاں سے اخذ کیا۔ یہاں تک کہ تقریباً تمام اقوام متحدہ اور علمی دنیا کے ناپ اور تول میں اسکا رواج ہو گیا۔

(۱۲۰) متر سے پہلے فرانس میں ناپ اور اوزان دوسرے تھے اُس کی تصحیح کے لیے ایک قومی کمیٹی ۱۷۹۰ء میں منعقد ہوئی پروفیسر (دم پلے رنڈر) اُس کمیٹی کا پیشوا اور بانی تھا اُس وقت فرانس میں ایک دوسری کمیٹی حکماء و محققین کی موسوم بہ شاہی کمیٹی تھی قومی کمیٹی و شاہی کمیٹی میں یہ مسئلہ پیش کیا کہ قدیم پیمانے اور اوزان بدلنا چاہیے۔ اس وقت انگریزی گورنمنٹ میں بھی ایک شاہی کمیٹی تھی فرانس کی قومی کمیٹی نے انگلینڈ کی شاہی کمیٹی کو بھی لکھا کہ شاہی کمیٹی فرانس کے ساتھ شامل ہو کر اس تجویز کو جاری کرنا چاہیے اس وقت چونکہ فرانس میں بغاوت تھی انگلش کمیٹی نے فریج کمیٹی کی اس درخواست کو منظور نہیں کیا۔ آخر کار فرانس کی قومی کمیٹی نے شاہی کمیٹی فرانس کے پروفیسرون میں سے پانچ ممبروں کو اس کام کے لیے منتخب کیا اور اپنے مشورہ میں انکو شریک کر کے مترک سٹم تیار کیا اور شاہی کمیٹی کے سامنے ۱۹۔ مارچ ۱۷۹۱ء کو پیش کیا۔

شاہی کمیٹی کے ممبروں نے اس امر میں اختلاف کیا کہ متر کی اکائی کا حساب خط استوا پر کرنا چاہیے یا قاعدہ پینڈولم پر لیکن شاہی کمیٹی نے ان دونوں تجاویز کو نا منظور کیا۔ اس وجہ سے کہ پینڈولم کے قاعدہ میں خود پروفیسرون کے مابین اختلاف ہی اور اسکا قاعدہ ایسا نہیں ہے جو بالکل اطمینان کے لائق ہو اور خط استوا کا گزر چونکہ بہت کم ملکوں پر سے ہوتا ہے نسبت خط نصف النہار کے اس لیے قرار دیا کہ خط نصف النہار یعنی (طول بلد) پر متر کا حساب کرنا چاہیے۔

اس لیے انہوں نے متر کی تعریف اس طرح پر کی کہ دائرہ نصف النہار کی ایک چوتھائی مساوی



ہوتی ہے دس ملین متر کے۔ یا یون کما جاسکتا ہے کہ مٹر ایک جزو ہے منجملہ دس ملین اجزا کے جو ربع دائرہ نصف النہار میں ہوتے ہیں الغرض شاہی کمیٹی نے ۲۶۔ مارچ ۱۹۷۱ء کو اس اکائی پر مٹر کے تیار کرنے کا حکم دیا اور یہ کام اُس کمیٹی کے دو ممبروں کے سپرد ہوا جن کے نام

مٹر کی تیاری

۱۔ پروفیسر مخن

۲۔ پروفیسر ڈلمیر

تھے یہ دونوں ممبر ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۹ء تک متر بنانیکے لیے برابر ہی کرتے رہی اور اس ساٹ برس کی مدت میں انکو بہت آفات کا سامنا ہوا۔

مٹر سے پہلے فرانس میں طول ناپنے کا آلہ (ٹوٹیس ڈی پرو) تھا اور یہ مساوی تھا ۶ فریج فیٹ کے اور ہر ایک فیٹ (۱۲) انچ کا تھا۔ اور ہر ایک انچ (۱۲) ٹینس (خطوط) کا اور یہ آلہ لوہے کا مستطیل تھا جس کا عرض (۱۷) ٹینس کا اور اسکی جسامت (۴) ٹینس کی تھی۔ اور اس ٹوٹیس کے دونوں سرورں پر دو دستے تھے جن کو پکڑ کر تاپتے تھے لیکن وہ دستے مقیاس میں شریک نہیں تھے۔ اس ٹوٹیس کا طول (ریو موور تھر موٹیر) کے (۱۳) درجہ حرارت یا سنٹی گریٹ تھر موٹیر کے (۱۶۷۲۵) درجہ حرارت یا فاہرین ہیٹ تھر موٹیر کے (۶۱۷۲۵) درجہ حرارت میں لیا گیا تھا جو مساوی ہوتا ہے

مٹر سے پہلے کے مقادیر

(۱۷۹۴۹۰۳۶) متر کے

یا (۷۷۷۳۵۰۸۷) انگلش انچ کے

اس ٹوٹیس کو ملک پروین نصف النہار کا ایک حصہ ناپنے کے لیے اکائی قرار دیا تھا

پیرس کے نصف النہار کا مقابلہ ملک پیرس کے نصف النہار کے ساتھ ۱۷۴۰ء میں کیا گیا۔ اور ۱۷۶۶ء میں فرانسیسی میں بھی اس کا مقابلہ کیا گیا۔

فرانس کا پرنٹو ٹیسس قاعدہ علمی کے مطابق نہ تھا اور یہ ٹوٹیس ۱۷۶۸ء کا تھا۔ اور ایک ٹوٹیس اس سے پہلے فرانس میں تھا جس سے ۱۷۶۸ء کا ٹوٹیس (۵۰) لیس کم تھا۔ اس کمی کا سبب کسی تاریخ میں دریافت نہیں ہوتا۔

الغرض ایٹریک سٹم کا موجودہ پروفیسر (لودوئیس) تھا یہ پروفیسر ۱۷۹۲ء میں مر گیا اور اپنی مرتے دم تک ایٹریک سٹم جاری کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اس نے چارٹر تیار کیے تھے چاروں پلانٹم کے تھے اور اس کا طول دو ٹائیس کے برابر یا (۱۲) فریج فٹ کا تھا اور اس کا عرض نصف انچ کا تھا اور اس کی جسامت ۱/۲ انچ کی تھی اور ہر ایک ایسے پلانٹم کے ٹرک کے ساتھ ایک سیخ پیتل کی بقدر (۱۱ ۱/۲) انچ طول میں ملا کر جوڑ دی گئی تھی۔ اور (۴) انچ کو بحال خود چھوڑ دیا تھا تاکہ معلوم ہو کہ گرمی اور سردی سے اس میں کوئی کمی بیشی پیدا ہوتی ہے یا نہیں۔

یہ چاروں ٹرک ایک مقام میں ایک دوسرے کے برابر رکھ رکھے تھے تاکہ ان کا امتحان کیا جائے لیکن اس سے کوئی کمی بیشی کا فرق معلوم نہیں ہوا۔

بالآخر کمیٹی نے ۳۰۔ اپریل ۱۷۹۹ء کو اپنی رپورٹ پیش کی اور قرار دیا کہ

(۱) (۱۲۱) شہر ڈنکرک سے شہر بارسلونا تک طول بلد کا درجہ (۹۵ ۱۷ ۳۸) اور ٹوٹیس (۵۵ ۱۵ ۸۳ ۷۲) ہے

(۲) سابق میں جو یہ مائش فرانس اور پیرس میں ہوئی تھی اس سے یہ فرض کر کے کہ زمین

۱/۲ پلانٹم ذہب الابض کو کہتے ہیں۔

علمی  
مٹر

کی قطعیت ناقصہ بقدر اوسط  $\frac{1}{3}$  ہے اس سے ربع دائرہ نصف النہار کا طول (۵۱۳۰۰) ٹوئیس (۳) طول کی اکائی (یعنی میٹر جو اب بتایا گیا ہے) سے ربع دائرہ نصف النہار کا طول و نل بلین میٹر ہے اور میٹر مساوی ہے (۴۰۰۰۰۰۰۰۰) ٹوئیس کے یا ۳ فیٹ اور (۱۱۲۹۹) لینس (خطوط) کے۔

(۴) پیرس کے طول بلد پر (خلا کی حالت میں) ہمواری سطح سمندر پر اس درجہ حرارت میں کہ برف پگھل جاتی ہے اور جبکہ صفر ڈگری سنٹی گریڈ تھرمو میٹر کی کتبے ہیں جو پختہ و لم ایک سینٹی مین حرکت کرتا ہے اس کی ڈوری کا طول (۰.۹۹۳۸۵) میٹر کا ہوتا ہے۔

(۱۲۲) کمیٹی نے اس قرارداد کے مطابق نیا میٹر بنانے کا کام ایک مشین ساز کے سپرد کیا جس کا نام (لنایر تھا)

یہی علی  
یوجیب

آستے چا میٹر پتل کے تیار کیے جو با ہم طول میں مختلف تھے لیکن یہ اختلاف بہت باریک اور نادر تھا اور یہ میٹر (ٹوئیس ڈی پرو) کے (۲۲۲۰۰۰) لینس کو قریب قریب طول میں تھے منجملہ ان چاروں میٹر کے نمبر (۲) قریب قریب اس میٹر کے تھا جس کا بنانا علمی قرارداد کے بموجب منظور تھا۔ اس لیے اسکو میٹر کی اکائی قرار دینا منظور کیا گیا۔ اس کے بعد اسی مشین ساز (لنایر) نے صحیح پیمانہ بنانے کی غرض سے دو میٹر پلانٹم کے اور بارہ میٹر لوہے کے تیار کیے اس کے پاس آلات نہایت عمدہ اور باریک تھے تاہم یکہ (۰.۰۰۱) لینس یعنی

۱۲ قطعیت ناقصہ دو کسر ہے جو اس نسبت کو ظاہر کرتی ہے جو شکل بیضی اور مدور میں ہوتی ہے ۱۲ منہ

بہتر پختہ و لم کا قاعدہ دیکھو فقرہ (۱۰۶)

خط کا فرق ان آلات سے بتا سکتا تھا۔

یاد جو اس کے ان سب تیار شدہ میٹرون سے کوئی ایک میٹر بالکل مقدار مطلوبہ کے مطابق نہ ہو سکا پروفیسر (پورڈا) نے تحقیق کیا ہے کہ توہا بیتل پلانٹم درجہ حرارت کے اختلاف سے حسب ذیل مختلف ہو جاتے ہیں۔

جبکہ درجہ حرارت صفر (۰) ہو یعنی جس درجہ حرارت میں برف گل جاتا ہے اس درجہ سی ۳۲ درجہ تک سنٹی گریڈ کے تھر مو میٹر میں

بیتل کا میٹر  
فی ایک درجہ

۰.۰۰۰۰۱۷۸۳

یا

۰.۰۰۹۲ - میٹر  
زیادہ ہوتا ہے

لوہے کا میٹر  
فی ایک درجہ

۰.۰۰۰۰۱۱۵۶

یا

۰.۰۰۶۳ - میٹر  
زیادہ ہوتا ہے

پلانٹم کا میٹر  
۰.۰۰۰۰۰۸۵۶

یا

۰.۰۰۳۱ - میلی میٹر  
زیادہ ہوتا ہے

غرض کہ کمیٹی نے اور بہت سے میٹرون سے مقابلہ کر کے نہایت باریک بینی سے اس کا فرق (۰.۰۰۰۰۱) ٹوئیس یا (۰.۰۰۱) میلیمٹر تک دریافت کیا ہے اور چونکہ یہ فرق بہت دقیق ہے حتیٰ کہ خرد بین سے بھی اس کا معلوم کرنا دشوار ہے لہذا انہوں نے اس فرق کو کالعدم قرار دیا اور تسلیم کیا کہ (لنایر) کے میٹر صحیح ہیں۔

ان میں سے ایک پلانٹم کا نام (میٹروس آرکیوس) ہے جن (اس مقام کے نام سے اسکو نامزد کیا ہے) اس کمیٹی میں رکھا گیا اور دوسرا میٹر پلانٹم کا پیرس کے لا بزر وٹری (رصد گھر) میں رکھا۔ اور لوہے کے بارہ میٹرون میں سے ایک ایک میٹر فرانس کے علاقوں اور صوبوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

(میٹروس آرکیوس) مستطیل شکل کا پلانٹم سے بنا ہوا ہے اس پر کچھ کندہ نہیں ہے اس کا عرض ۲۵ میلیمٹر یا (۰.۹۸۴) انچ ہے اور اس کی جسامت ۵، ۳ میلیمٹر یا (۰.۱۳۸) انچ ہے

متر یعنی فرانسیسی گز کا اجزاء انگلنڈ میں اور اس کا مقابلہ انگریزی گز کے ساتھ

(۱۲۴۳) مترک سٹم جبکہ فرانس میں جاری ہو گیا فرانس کی بغاوت کے بعد گورنمنٹ انگریزی نے اس کے جاری کرینے لیے پارلیمنٹ میں گفتگو کی ۱۵۔ مارچ ۱۸۱۶ء کو پروفیسر ڈیوس گلبرٹ نے ہوس آف کامنز میں یہ مسئلہ پیش کیا کہ انگلنڈ کے شاہی گز کو میٹر کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھنا چاہیے۔

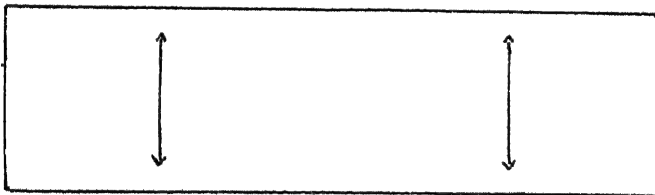
گورنمنٹ نے اس کام کو رائل سوسائٹی کے سپرد کیا اس کمیٹی نے پیرس سے دو میٹر پلانٹم

کے طلب کیے اور ان دونوں میٹرون کو پروفیسر ایم اے گونے جانچا ایک آسین (میٹرکس آریٹھم) کے مشابہ تھا لیکن جسامت میں اس سے مضاعف تھا۔

یعنی ۳.۷ یلیٹر کی جسامت تھی۔ اس کے ایک طرف فقط (میٹر) کندہ تھا اور دوسری طرف (فارٹن اے پیرس) اور (رائل سو سائٹی ۲۲) کندہ تھا۔

دوسرا بھی پلانٹم کا تھا اور اس کا عرض اوسی قدر اور جسامت ۳.۷ یلیٹر کی تھی اور طول میں چار میٹر زیادہ تھا اس کے ایک طرف (رائل سو سائٹی ۲۵) کندہ تھا اور اس کے عرض میں بیس بار ایک خطوط تھے جبکہ دیکھنا بحر خرد میں کے مشکل تھا۔

اور اس کے دونوں اخیر کے خطوط پر مثل تیر کے سرے کے خطوط تھے جسکی شکل یہ ہے۔



ان تیرون کے دونوں طرف دو دو سنتیتر چھوڑ گئے تھے یعنی خطوط کے اندر کا طول متقیس تھا۔ اور وہ میٹر کے برابر تھا۔

یہ میٹر بہ نسبت میٹر اول کے صدقہ ڈگری حرارت میں ۱۷۵۹ء۔ یلیٹر کم تھا۔ کیپٹن کیپٹرنے خیال کیا کہ طول ناپنے کا آلہ یعنی (شک برگ اسکیل) جسکو انہوں نے انگلستان کا علمی پیمانہ سمجھا تھا اور جو انگلینڈ میں پہلے سے (۳۹.۲) انچ کا موجود تھا یہ بھی وہی ہوگا اس لیے اس کے ساتھ نہایت دقت نظر سے مقابلہ کر کے دیکھا۔ کیپٹن مذکور نے جو کچھ تحقیق خرد میں وغیرہ

غرض کہ ہر طرح سے کی ہے اسکا کافی بیان علیحدہ رسالہ فلسفی کل طران زکشف بابۃ ۱۸۵ میں تحریر ہے۔

اور اس باریک فرق کو معلوم کر نیکی پور سنے جو آلات نہایت نازک استعمال کیے تھے اسکی اور اسکے مقابلہ کی بھی پوری کیفیت رسالہ مذکور میں تحریر ہے۔

اُس کے بعد پلانٹم کا میٹر جس کا طول ۳۲ درجہ فہرین ہیٹ تھر مو میٹر میں لیا گیا تھا اور انگریزی یارڈ (۳۶) انچ والا جس کا طول ۶۲ درجہ فہرین ہیٹ تھر مو میٹر میں لیا گیا تھا ان دونوں کے مقابلہ کرنے کی ضرورت ہوئی۔

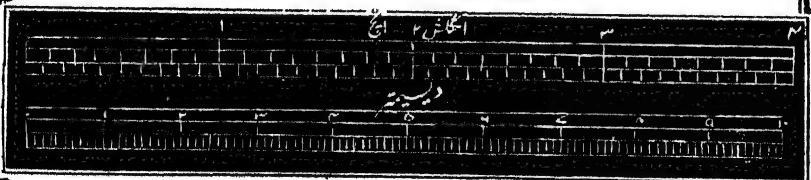
اور چونکہ پلانٹم کا ٹر ہنا درجہ حرارت میں اوپٹیل کا ٹر ہنا باہم مختلف ہے اس لیے مقابلہ کی بوقت اس اختلاف کا بھی خیال مدنظر رکھا گیا۔ برٹڈا صاحب کی تحقیق کے بموجب ایک ڈگری فahrenheit کے لیے پلانٹم کی طولی اکائی کا ٹر ہاؤ (۶۷۷۰۰۰۰۰۰۰۰) اور کیپٹن کیٹر کی تحقیق کے بموجب پٹیل کی طولی اکائی کا ٹر ہاؤ (۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ہے۔

میٹر کا طول (۳۲) ڈگری فہرین ہیت مین مساوی ہائیگی (۸۶-۳۷-۳۹) انچ شک برگ  
اسکیل کے ۶۲ ڈگری فہرین ہیت مین - یہ طول میٹر (ایو کا تھا) (میٹر ابو وہ میٹر ہے جو ابتدا  
میں پہلے پہل بناتا)

بہ نسبت اس اسکیل کے جس کو پارلیمنٹ نے بطور قانون جاری کیا ہے (۵۰۰۰ ی) انچ بڑا ہے اس واسطے مٹرک کا صحیح طول جو کپٹن کیٹر نے تحقیق کیا ہے (۷۹-۳۷-۳۹) بڑش انچ کی برابر ہوتا ہے اسکے بعد انگریزی گورنمنٹ نے بھی اسکو صحیح تسلیم کیا۔ چونکہ اب مٹرک کا صحیح طول ثابت ہو گیا تھا لہذا ۱۸۶۴ء میں پارلیمنٹ نے یہ تسلیم کیا اور قرار دیا کہ انگلستان میں جو عہدہ و پیمان ہوتے ہیں اسکا مٹرک سٹم میں استعمال کرنا قانونی طور پر جایز سمجھا جائے۔

یہ جو کچھ تحقیقات کی گئی وہ علمی طور پر نہایت وقت نظر سے ہی لیکن تجارتی معاملہ میں عموماً میٹر اور یارڈ کو ۴۲ درجہ فارین ہیٹ میں مقابلہ کرنا چاہیے اس درجہ میں پتیل کا میٹر مساوی ہوتا ہے (۳۸۲، ۳۹) انگلش انچ کے لہذا علمی تحقیق اور اس میں (۱۱۱) انچ کا فرق رہ جاتا ہے تجارتی طریقے میں چونکہ چوٹی چوٹی چیزوں کی پیمائش ہوا کرتی ہے لہذا یہ فرق بہت کم ہے عام طور پر ایک مٹر کو  $\frac{39}{8}$  - انچ اگر مان لیا جائے اور ڈی سی میٹر کو (۳۹۴) انچ تو بغیر زیادہ غلطی کے مان لیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ نیچے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔

شکل نمبر ۴





## فصل دوسری

### متر کے خطی مقادیر

#### متر کے چھوٹے حصے

(۱۲۴) متر کو دس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو دسویں متر کہتے ہیں

یعنی  $\frac{1}{10}$  متر

پھر دسویں متر کو دس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو سترہویں متر کہتے ہیں یعنی  $\frac{1}{100}$  متر  
پھر سترہویں متر کو دس مساوی حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر ایک حصہ کو ہیلیئمٹر کہتے ہیں

یعنی  $\frac{1}{1000}$  متر

جب اس سے بھی چھوٹے حصے بنانا چاہتے ہیں تو ہیلیئمٹر کے دس حصے تلو حصے ہزار حصے  
کرتے جاتے ہیں اور ان تقاسیم اعشاریہ کے لیے کوئی مخصوص نام نہیں وضع کیا گیا ہے اور  
ان چھوٹے حصوں کا دیکھنا بغیر خریدین کے ممکن بھی نہیں ہے تاہم ایک ہیلیئمٹر یعنی میٹر کے  
ہزار دین حصہ کو ایک ہزار دسویں حصوں تک تقسیم کر دیکھا جاسکتا ہے۔

#### متر کے بڑے حصے

(۱۲۵) جس طرح متر سے چھوٹے پیمانے تقسیم اعشاریہ سے بناتے ہیں اسی طرح اس سے

بڑے پیمانے اضعاف اعشاریہ سے بناتے ہیں۔ مثلاً

دس متر کا ایک دیکامتر ہوتا ہے اور

سئو متر کا ایک ہییکٹو متر ہوتا ہے اور

ہزار متر کا ایک کیلو متر ہوتا ہے اور

دس ہزار متر کا ایک میسیر یا متر ہوتا ہے

غرض کہ متر کے حصے علمی اصول پر رکھے گئے ہیں اور اس سے فائدہ یہ ہے کہ چھوٹے

حصے کو اعشاریہ سے حسب ضرورت الی غیر التہایہ فرض کر لیے جاسکتے ہیں اور یہی حال بڑی حصوں کا ہے جس قدر بڑا حصہ چاہو اضعاف اعشاریہ کے ساتھ بنا لو۔

(۱۲۶) تحریر میں متر کے کسوا اعشاریہ بلحاظ اپنے مقامی مراتب کے عدد صحیح کے دامن طرف

لکھے جاتے ہیں یعنی پہلے مرتبہ میں اکائی دوسرے مرتبہ میں دہائی تیسرے مرتبہ میں سیکڑا اور

علیٰ ہذا القیاس اس طرح متر کے اضعاف اعشاریہ بائیں طرف اپنے مراتب کے ساتھ لکھی جاتے

ہیں اور ان کے اور عدد صحیح کے درمیان فصل کے لیے ایک علامت لکھی جاتی ہے۔ مثلاً

۶ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ علامت فصل

لفظ ڈیسی۔ ہنتی۔ میللی لغت لاطینی سے اور لفظ دیکاکیلومیٹر یا لغت یونانی سے مشتق ہیں۔

(۱۲۷) استعمال کی آسانی کے لیے اقسام کے متر بنائے گئے ہیں۔ لکڑی کے توپے کے

دانت کے عریض اور مدور اور حیب میں رکھنے کے لکڑی کے متر کے دس جزو اور دس جزو کی

دو نل گھڑیاں بنا لیتے ہیں اس طرح پانچ جزو کی پانچ گھڑیاں راستوں اور زمینات کی پیمائش کے لیے تانبے اور پتیل کی طولانی زنجیر بنائی گئی ہیں ہر ایک جزو اس کا وسیع تر کے برابر ہوتا ہے اور طولانی ڈوریان بنائی جاتی ہیں ایسے پٹرے کی جبین پانی اثر نہ کر سکے اور اسپر تر وسیع تر نسبتی کے تقاسیم نقش کیے جاتے ہیں اور یہ ڈوری ایک محور پر لپیٹی جاتی ہے جس کے لپٹنے کے لیے ایک دستہ اوپر لگایا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اور عام چوراسون میں لکڑی کا ایک ستون کھڑا کیا جاتا ہے اور اسپر مقدار کیلئے تر اور اس کے اجزا کی لکھدی جاتی ہے تاکہ اس مقام سے قریب کے شہر یا گانو کا بعد غماہر ہو۔

(۱۲۸) ازرو کے قانون جو متر تجارت میں استعمال کیے جاتے ہیں ان کا کس قدر کم ہونا جائز نہیں ہے ہاں اگر کسی قدر طول میں بڑھ جائیں تو جائز سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ ایک ملی متر سے متجاوز نہ ہو۔ اس لیے جو متر تجارت میں استعمال کیے جاتے ہیں وہ معیار بینانکی قابلیت نہیں کہتے اصل معیار متر کا جو (مکتب محاورہ) میں رکھا ہوا ہے وہ پلاٹنم کا بنا ہوا ہے اور کل متر فولاد اور تانبے وغیرہ کے اسی معیار پر تیار کیے جاتے ہیں۔

(۱۲۹) اور کہا گیا ہے کہ ایک وسیع تر مساوی ہوتا ہے تقریباً انسان کی پتیلی کی چوڑائی کی یا مساوی ہوتا ہے پانچ انگل کے یعنی ایک انگل کی چوڑائی مساوی ہوتی ہے دو ستیتر کے یا مساوی ہوتی ہے بیٹل ملی متر کے۔

لہ پلاٹنم ایک فلز ہے جو کوب لوگ ذہب الایض یا بلاتین۔ اور اہل ہندو پلاٹینا کہتے ہیں یہ فلز سونے سے ڈیڑھ ہی قیمت رکھتا ہے اور نہایت سخت اور محفوظ عن نقصان ہوتا ہے۔ مولف ۲۷۸

اس قیاس پر ہر ایک متر پچاس انچ کا ہوا اور نیز لگا گیا ہے کہ انسان باپنی معمولی رفتار سے ایک ساعت میں ساڑھے چار کیلو متر یا (۴۵) ہیکٹو متر چلتا ہے۔

اور علی العموم

۳ متر ساڑی ہوتے ہیں (۴) قدم معمولی کے اور

ہیکٹو متر ساڑی ہوتا ہے (۱۳۳) قدم معمولی کے اور

کیلو متر = (۱۳۳۳) قدم معمولی کے اور

میر یا متر = (۱۳۳۳۳) قدم معمولی کے اور

فرسخ معمولی یا ارضی جبکہ انسان اپنی معمولی رفتار سے چل سکتا ہے = (۴۴۴۴) متر کا اور

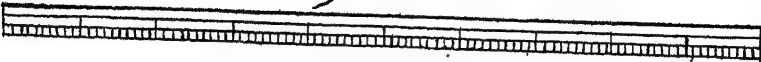
فرسخ بحری = (۵۵۵۵) متر کے ہر

لیکن یہ قیاسات ایسے نہیں ہیں جو قطعاً صحیح کہے جاسکیں اس لیے یہاں ایک دسیمتر کی شکل

بنائی جاتی ہے یہ دسواں حصہ متر کا ہے ایسے دہل جزو یا ہر چوٹریسے ایک متر بنتا ہے۔

شکل نمبر ۵

دسیمتر



ششیمتر



ملیمتر



(۱۳۰) ماہین خط استوا اور قطب زمین کی جو بُعد مسافت ہے وہ نوے ساڑی حصوں پر تقسیم

گی گئی ہے اور ہر ایک حصہ کا نام درجہ ارضیہ رکھا گیا ہے اور اوپر بیان ہوا کہ مابین قطب اور خط استوا کے درمیلین متر کا بعد ہے اس حساب سے ایک درجہ ارضیہ (۱۱۱۱۱) متر کا ہوا۔  
(۱۳۱) فرانسیسی خطی مقادیر۔ انگلش خطی مقادیر کے ساتھ اس طرح منطبق ہوتے ہیں۔

$$۱ \text{ متر} = (۳۹۳۷۰۰۰) \text{ انچ}$$

$$۱ \text{ ڈیسمیٹر} = (۳۹۳۷۰۰۸) \text{ انچ}$$

$$۱ \text{ سینٹی متر} = (۰.۳۹۳۷۱) \text{ انچ}$$

$$۱ \text{ ملی میٹر} = (۰.۰۳۹۳۷) \text{ انچ}$$

$$۱ \text{ ڈیکامیٹر} = (۳۹۳۷۰۰۰) \text{ انچ}$$

$$۱ \text{ ہیکٹومیٹر} = (۳۹۳۷۰۰۰) \text{ انچ}$$

$$۱ \text{ کیلومیٹر} = (۳۹۳۷۰۰۰) \text{ انچ}$$

## فصل تیسری

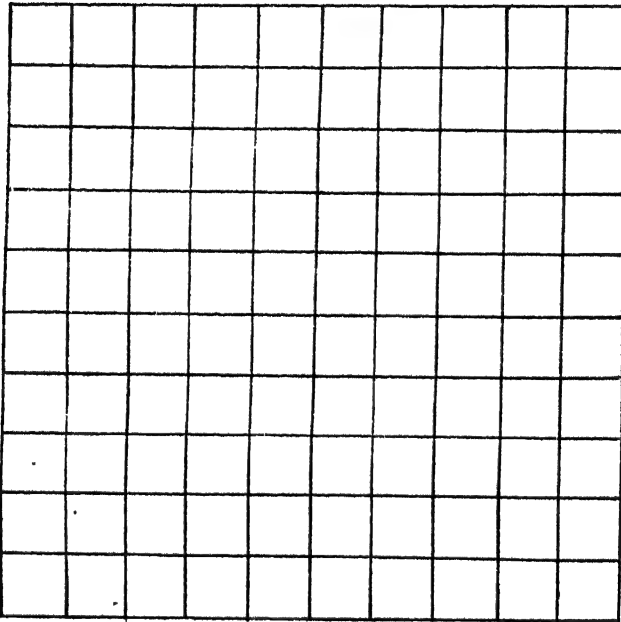
### متر کے سطحی مقادیر

(۱۳۲) ایک متر مربع وہ مربع ہے جو کسی ہر ایک ضلع ایک متر ہو۔ جب مربع متر کا ہر ایک ضلع درمیل مساوی جزو پر تقسیم کیا جائے تو ہر ایک جزو کا ایک ڈیسمیٹر کے برابر ہوگا اور اس سے تنو چوٹے مربع پیدا ہونگے اور ایسے ہر ایک چوٹے مربع کا ہر ایک ضلع ایک ڈیسمیٹر

کے برابر ہوگا۔

اس لیے ایک متر مربع شامل ہوگا ایک سو دسیتر مربع پر جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہوتا ہے۔

## شکل نمبر ۶



فرض کرو اس پورے مربع کا ہر ایک ضلع ایک متر ہے تو یہ پوری شکل مربع مساوی ایک متر مربع کے ہے اس کے اندر ہر ایک ضلع اس کا دس مساوی جزو پر تقسیم کیا گیا ہے اس لیے سو چھوٹے مربع اس کے اندر پیدا ہوئے ہیں اور اس کے ہر ایک چھوٹے مربع کا ہر ایک ضلع ایک دسیتر کے مساوی ہے۔ لہذا ہر ایک چھوٹا مربع اس کے اندر کا ایک دسیتر مربع ہے۔

علیٰ ہذا القیاس اس دسیتر مربع کو جب دس مساوی جزو پر تقسیم کریں تو اس کے اندر بھی اس سے

چوتھے تنو مربع پیدا ہونگے اور ہر ایک مربع اسکا ایک سنیتر مربع ہوگا اس لیے ایک دوسرے  
 مربع شامل ہوتا ہے سو سنیتر مربع پر۔ اور سنیتر مربع کو جب دنل مساوی جز پر تقسیم کریں تو اس کے  
 اندر تنو مربع پیدا ہونگے اور ہر ایک ایسا مربع مساوی ہوگا ایک ملیتر مربع کے۔ دس علی ہذا  
 (۱۳۳) جب ہم بڑے مربعے بنا نا چاہیں تو تنو متر مربع کو لینگے اور انکی دنل صفین بتا لینگے  
 ہر ایک صف دنل متر مربع کی تو اس سے ایک بڑا مربع پیدا ہوگا جسکا ہر ایک ضلع ایک دیکامتر  
 کے برابر ہوگا۔ اور ایسے پورے مربعے کی مساتہ مساوی تنو متر کے ہوگی (اور ایک دیکامتر  
 مربع کلا لینگے) اسے سطح تنو دیکامتر مربع مساوی ہونگے ایک ہیکٹو متر مربع کے اور تنو ہیکٹو متر  
 مربع مساوی ہونگے ایک کیلو متر مربع کے۔ ان بیانات سے معلوم ہوا کہ متر کے مربعے سو سو  
 دفعہ بڑھ جاتے ہیں اور سو سو دفعہ کم ہوتے جاتے ہیں جبکہ ان کے اضلاع میں عشرت بڑھا  
 یا گھٹاے جائیں۔

(۱۳۴) سطح میں ضرور زمین ہے کہ ہمیشہ چاروں ضلع اس کے مساوی طول رکھتے ہوں مثلاً  
 کوئی شکل مستطیل ہو اور اسکا طول ۵ متر اور عرض ۳ متر ہو تو ایسی صورت میں طول و عرض کو  
 آپس میں ضرب دیکر ۱۵ متر مربع کہیں گے اور یہ بھی ضرور زمین ہے کہ وہ ذوالربعۃ الاضلاع ہو تو کسی  
 شکل کا ہو مگر ضرور یہ ہے کہ اسکا مجموعی رقبہ مطلوبہ رقبہ کا مساوی ہو جیسا کہ فقرہ (۲۳) میں  
 اسکا بیان گذرا۔

(۱۳۵) مساتہ اراضی زراعت کی اکائی کا نام آر ہے اور وہ دیکامتر مربع ہوتا ہے یعنی  
 ہر ایک وہ قطعہ زمین کا جسکی شکل مربع ہو اور ہر ایک ضلع اسکا دنل متر ہو اسکا نام آر ہے اگر کوئی

قطعہ کی شکل مربع ہو بلکہ اس کی مساحت بقدر آر کے ہو اسکو بھی آر کہین گے جس طرح ہندوستان میں مساحت اراضی کی اکائی کو میگمہ کہتے ہیں اسی اکائی کا نام فرانس میں آر ہے جس طرح ہم نے فقرہ ماسبق میں بیان کیا۔ اسی قیاس پر آر یعنی دیکھتا متر مربع سو متر مربع میں تقسیم کیا جاتا ہے اور

ہر ایک کا نام

سنٹی آر رکھا جاتا ہے یعنی ایک جزو نمونہ سوا جزا کے آر سے اس طرح ایک سو آر سے ایک ہکتار بنتا ہے یعنی مربع ہیکٹو متر۔

(۱۳۶) مزید سہولت کے لیے آلات پیمائش اور زنجیر وغیرہ بھی اسی حساب پر بنائے گئے ہیں۔ مثلاً دس متر طول کی ایک زنجیر ہوتی ہے یعنی ایک دیکھتا متر کی۔ اس سے آر کی مساحت معلوم کر نیکے لیے یہ آسانی ہو گئی کہ جس مربع کے اضلاع کا طول ایک زنجیر ہو وہ آر ہے اور جس مربع کے اضلاع کا طول دس زنجیر ہو وہ ہکتار ہے۔ وہاں ہم جڑا۔





# آٹھواں باب

## دنیا کے قدیم مقادیر

### فصل پھلی

### اہل بابل کے پیمانے

(۱۳۷) دنیامین طوفان نوح کے بعد علمی ترقیوں کی تاریخ پہلے پہل اہل بابل سے شروع ہوتی ہے یا بلیوں کو کلڈانی اور سریانی ہی کہتے ہیں۔

بابل ایک مشہور قدیم شہر کا نام ہے جس کی بنا حام ابن نوح کے پوتے حمرو د کے ہاتھ پر سنہ ۲۲۰۰ قبل تولد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے ہوئی تھی یہ شہر دریا سے فرات کو کنارے واقع تھا اگرچہ بموجب اس علامہ ابن خلدون اس میں اختلاف ہے کہ آیا دنیامین سے پہلے اہل مصر نے علمی ترقیوں کے زینے پر قدم رکھا یا اہل بابل نے لیکن یہ اختلاف اس طرح پر رفع ہو جاتا ہے کہ اہل بابل اہل مصر کے قبائل سے ایک قبیلہ میں شمار کیے جاتے تھے۔

سنہ ۶۳۴ قبل سیلا مسیح کے جبکہ بابل کا حاکم سخت نصر تھا بابل میں علمی ترقی اس درجہ کمال پر پہنچی تھی کہ یہ شہر دنیا کے عجائبات میں شمار کیا جاتا تھا۔

یونانیوں نے انہیں کلڈانیوں سے علم اخذ کیا۔ حکیم بدر و سوس پہلا شخص ہے جس نے ۲۸۳ قبل میلاد مسیح میں علوم کلڈانیہ کو یونانیہ میں نقل کیا اور سطح ہند و کن نے بھی کلڈانیوں سے علم اخذ کیے۔ اس لیے میں اہل بابل کے پیمانوں کو سب سے مقدم ذکر کرتا ہوں۔

### کلڈانیوں کا علمی ضابطہ اُنکے طولی اکائی معلوم کرنے کا

سطح آسمان پر ایک مقام سے دوسرے مقام کا فاصلہ دریافت کرنے کے لیے قرص آفتاب کو اکائی فرض کیا گیا اعتدال ربعی کی صبح کو ٹھیک اُس وقت جبکہ آفتاب کے بالائی حصّہ نقطہ عثمائی کا تقاطع کیا ایک پانی کے لوٹے کی ٹونٹی کھولی گئی اور پانی کو برابر بہا دیا یہاں تک کہ پوری قرص نمودار ہو گئی۔ جس قدر پانی کہ بہا اُسکی مقدار کو نہایت احتیاط سے معلوم کر لیا گیا اور جس قدر پانی کہ اُسی ٹونٹی سے دوسرے روز طلوع آفتاب تک بہا اُسکی مقدار کو بھی دریافت کیا گیا اور دونوں کی مقدار کے مقابلہ سے معلوم ہوا کہ پہلی مقدار کو دوسری مقدار کے ساتھ پہلی کی نسبت ہے اور اسی سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ آفتاب کی پوری گردش کی وسعت اُسکے قرص کی وسعت کو سات سو بیس گنی ہو یعنی اگر قرص کے طول کو (۷۲۰) سے ضرب دیجائے تو گردش آفتاب کا طول معلوم ہوگا۔ اس طریقہ دریافت سے جس سے اعلیٰ درجہ کی ذہانت ٹپکتی ہے وہ قسم کی اکائی ان شخص کی گئیں ایک تو زمانہ کی اور ایک طول کی۔ طول کی اکائی۔ نصف درجہ قرار پائی اور زمانہ کی اکائی دو منٹ یا ایک گھنٹہ کا تیسواں حصّہ۔ جو فاصلہ کہ ایک پیرل

۱۵ حال میں شہر بابل کے کھنڈروں سے نئی تحقیقات کے وہ جواہر ہاتھ لگے ہیں جو قدیم تاریخ میں

نہایت دلچسپی پیدا کرتے ہیں ۱۲ منہ

ہر کارہ وقت کے تیس اکائیوں میں طے کر سکتا تھا اسکو پراسنگ (فرنگ) کہتے تھے اور پراسنگ کے تیسویں حصہ کو استادہ اور استادہ کے تین سو ساٹھ حصہ تھے جنہیں سے ہر ایک کو کیوبٹ یعنی ہاتھ کہتے تھے اور ساٹھ کیوبٹ کا ایک پلتھرن ہوتا تھا کلانیہ کیوبٹ مساوی ہوتا تھا ۱۲۱ فٹ کے یا زیادہ صحت کے ساتھ ۲۱۔ انچ یا ۵۲۵ ملی میٹر کے اور اس لیے ۱ کیوبٹ = ۲۱۔ انچ

۴۰۔ کیوبٹ = ۱۔ پلتھرن = ۳۵ گز (یارد) انگریزی  
۴۔ پلتھرن = ۱۔ استادہ = (۳۸۲۲) پول انگریزی  
۳۰۔ استادہ = ۱۔ پراسنگ = (۳۲۵۸) میل انگریزی

(۱۳۸) چڑھو لم صاحب نے لکھا ہے کہ پہلا گز بابلیوں کا ہیردوئس کے وقت میں (۳) انگل کا تھا اور یہ مساوی ہوتا ہے (۲۰۶۴) انچ انگریزی کے یا (۵۲۴) متر فرانسیسی کے۔

(۱۳۹) دوسرا گز بابل کا مساوی تھا (۲۰۶۴) انچ کے یا (۵۲۵) متر کے اور اہل بابل نے گز کی تقسیم ۶۰ سے کی تھی جو = (۱۲۶۴) انچ یا (۳۲۰) متر کے۔

علی پاشا مبارک المصری نے لکھا ہے کہ بابلیوں نے اپنے گز کو ۳۰ حصوں میں منقسم کیا تھا اور پھر ایسے ہر ایک حصہ کے دو حصے بنائے تھے یعنی انکا گز (۶۰) حصوں میں منقسم تھا۔

۴۔ مانوڈاؤ کتاب تاریخ عالم صنفہ ڈاکٹر جان کلارک روڈ پا تمہ جدا۔ صفحہ ۱۲۹۔ بیان کلانیہ۔ تاریخ کلانیہ (۲۵۵۰) قبل مسیح میں شروع اور (۶۲۵) قبل مسیح میں ختم ہوتی ہے۔

بابل کے بادشاہ نے اشتہار دیا تھا کہ انیٹین اوسکے ملک میں سب اسی گز کے پیمانہ پر بنائی جائیں۔

(۱۲۰) حضرت نوح کی کشتی ہر طوفان سے بچنے کے لیے بنائی گئی تھی اسکی

طولی اکائی بھی وہی تھی جو بابلینوں کے پہلے گز کی ہے یعنی (۲۰۶۴) انچ (چیز ہولم) اہل اسلام کی تصانیف میں اہل بابل کے گز ان ناموں سے یاد کیے گئے ہیں۔

- (۱) قراع بابل
  - (۲) قراع کلانی
  - (۳) قراع سریانی
  - (۴) قراع سلطانی
- اور درحقیقت ان سب مختلف اسموں کا ایک مسمیٰ ہے۔

## فصل دوسری

### قراعۃ مصر کے مقادیر

(۱۲۱) قدیم اہل مصر کے پیمانے کلانیوں سے ماخوذ ہیں۔ اور جبکہ حسب منشاء و فقرہ سابق

کلانیوں کو مصر کا ایک قبیلہ شمار کیا جائے تو اس تفریق کی حاجت ہی نہیں ہے۔ قراعۃ مصر کے زمانہ میں گز کی تقسیم یہ تھی۔

ایک اکائی طول کی = (۱) انگل

(۳) انگل = (۱) ہتیلی یا شعی

(۱۲) انگل = (۱) بالشت

(۱۶) انگل = (۱) فٹ = ۱۳.۱۲ فٹ انگریزی یا

= ۱۶.۱۲ (۱) انچ انگریزی یا

= ۸۶.۰۳ متر

(۲۳) انگل = (۱) ہاتھ = ۱۸.۶۲ (۱) انچ یا

= ۴۶.۳ متر

(۴۰) انگل = (۱) قدم

(۹۶) انگل = (۱) یام

## دوسرا گز قراعنہ مصر کا

(۱۴۲) مساوی تھا (۷) ہتیلی یا (۲۸) انگل کے = ۲۰.۶۷ (۱) انچ یا

= ۵۲۵ (۱) ملی میٹر (پیرہولم)

اور محمود یک فلکی المصری نے (۵۳۰) متر لکھا ہے۔

قراعنہ کے زمانے میں بعض گز لکڑی کے بنے ہوئے تھے بعض پتیل کے بعض تانبے کے۔

ان گزوں کی تاریخ قریب تین ہزار پانچ سو سال قبل تعمیر ہرام مصر سے پائی جاتی ہے۔

یہ مصر کے قدیم گز کا نقشہ ہے فرعون نحم (امنی مافٹ) کے وقت کا۔ ان دونوں حکمرانوں کو

ملائیے یاد ہونا ہے۔

## شکل نمبر۔ قدیم گز مصر کا۔

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100

یہ دونوں ٹکڑے ملکر ایک کیوبٹ بنتا ہے۔

## فصل تیسری

مصر میں جو مقادیر فی زمانہ اپائے جاتے ہیں

— (۰) — (۰) — (۰) —

(۱۲۳) مصر میں چونکہ مختلف اقوام کی عملداریاں مختلف زمانوں میں رہی ہیں اس لیے وہاں کے مقادیر ہر زمانے میں مختلف ہوتے گئے اگر ان تمام اقوام کے مقادیر مسلسل تاریخی تغیرات کے ساتھ بیان کیے جائیں تو اس کے لئی ایک علیحدہ کتاب لکھنے کی ضرورت ہوگی۔ اس لیے میں صرف ان مقادیر کو یہاں بیان کر دینا کافی سمجھتا ہوں جو فی زمانہ ہذا مصر میں پائے جاتے ہیں۔ وہی ہذا

## ذراع طبعی المصری

(۱۲۴) (۶) مٹھی = (۲۴) انگلی = (۱۸۵۲۳) انچ انگریزی ذراع مصری القیم بھی اس کا نام ہے۔ ذراع الشرع اور ذراع الغزل بھی اسی کا نام ہیں۔ ذراع الغزل

لے اکثر اہل تاریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ زمان سلف میں جو تو میں مصر پر قابض رہیں انکی تفصیل یہ ہو قرعہ سے (۳۱۲) قرعون اول اہل بابل (۵) اور عالقہ سے جو بلاد شام سے مصر میں داخل ہوئے تھے (۴) اول اہل روم (۷) اور یونانیوں (۱۰) ایسیب بادشاہ قبل ظہور مسیح علی نبیہا وعلیہ السلام ملک مصر پر قابض ہوئے تھے اور قبل دولت اکاسرہ کے کہ ایک بادشاہ اہل فارس کو یہی ملک مصر پر قابض ہوئے تو ان سبکی سے حکومت کیا تھیں جو سال مصر پر رہی (مروج الذهب ج ۱) اور اول

کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مصر کے قلاہ کتان و صوف کے لچے اسی گز کے طول پر بنا کر جولاہوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ مزارعین مصر ہی اسکو استعمال کرتے ہیں مساحتہ قطر زمین و کوکب میں اہل ہئیتہ نے اسکا اعتبار کیا ہے۔ دیکھو فقرہ (۳۵)

## ذراع شاہی مصری

(۱۳۵) (۷) مٹھی = (۲۸) انگل = (۲۰۶۷۷) انچ۔

## الذراع الیہ مصری

(۱۳۶) یہ گز آثار فراعنہ کے ساتھ منطق نہیں ہو سکتا بلکہ یہ مضاعف ہر قدم رومانی کا اور قدم رومانی مساوی ہوتا ہے (۹۱۳۳ متر) کا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس گز کا وجود مصر میں زمانہ رومانین سے ہی۔ اس وقت جو ذراع بلدی محروسہ مصر اور مصر کے جمیع شہروں اور قریوں میں مستعمل ہوا اس کے طول کا اختلاف (۵۷۷ متر) اور (۵۷۳ متر) کے مابین ہے جو بہت ہی خفیف فرق ہے۔ قدیم مؤرخین عرب دیمیری اور سعادی نے بیان کیا ہے کہ اردب (ایک مکیال ہے) کا حجم مکعب ذراع بلدی کے برابر ہے اس بنا پر حال میں محمود یک النکلی المصری نے اس کی تحقیق بذات خود کی ہے اور نہایت باریک بینی کے ساتھ یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ذراع بلدی کا طول بلا شک (۵۸۲۶ متر) ہے اور اس وقت میں جو اردب مصر کے بازاروں میں مستعمل ہوا اس کا مکعب ہی اور یہ گز جیسا کہ رومانہ کے زمانہ میں اور عرب کے زمانہ میں تھا اعلیٰ حالہ اب تک ویسا ہی مصر میں مستعمل ہے (محمود یک المصری)۔ علی پاشا مبارک کا قول بھی اسکی نسبت قریب قریب ہی ہے۔



چیز ہولم صاحب نے لکھا ہے کہ ٹالمی پادشاہ مصیبت میں ذراع یلدی کا طول = ۷۸۵ (۲۱۰۸۵) انچ کا تھا اور اس وقت مصر میں اس کا طول (۲۲۹۴۲) انچ کا ہے۔

## ذراع رومی

### ذراع رومانین

(۱۴۷) یہ گز ذراع مصری قدیم سے جسکو پہنے فقرہ (۱۴۴) میں بیان کیا ہے  $\frac{1}{2}$  کم ہوتا ہے یا یون کہو کہ ۴۴۲۲ متر کے برابر ہوتا ہے۔ (علم الدین)  
چیز ہولم صاحب لکھتے ہیں کہ رومانی طوی اکائی قوم گریک سے ماخوذ ہے (پادشاہ پلینی)  
کے وقت میں رومانے گریک سے اخذ کیا تھا اور ۲۵ رومانوٹ = ۲۴ گریک فوٹ  
کے رومان کا ہر ایک فوٹ = قریباً (۱۱۵۴۵) انچ انگریزی کے یا = (۲۹۶) ملی میٹر کے ہوتا ہے  
اور قدیم رومان کا قدم = (۵۸۵۲۶) انچ کا اور رومانین کے نزدیک ایسے ایک ہزار قدم کا ایک  
میل ہوتا ہے۔

## ذراع ہنداسہ

(۱۴۸) محمودیک فلکی المصری نے لکھا ہے کہ ذراع ہنداسہ مصر میں بہت قدیم زمانہ سے  
مستعمل ہے اور اسکا استعمال مصر کے جمیع شہروں میں اس وقت موجود ہے۔ ہیرون اسکندرانی  
اور بعض قدیم مؤرخین نے اسکو (۳۲) انگل کا لکھا ہے اور اب تک یہ اپنی اصلی حالت پر استعمال  
کیا جاتا ہے۔

یہ وہی گز ہے جو اس سے میل رومانی (۲۲۵۰) گز کا ہوتا ہے تصنیفات عرب میں اس کے مختلف نام ہیں اور مشہور ان میں کے یہ ہیں۔

## ذراع العمل۔ ذراع التجار۔ الذراع الماشمی۔

اور اس وقت زیادہ تر ہند اس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ چڑھوں صاحب نے بھی اس کو ۸ مٹھی = (۳۲) انگل کا لکھا ہے جو مساوی ہے (۲۵، ۸۳) انچ انگریزی کے لیکن چڑھوں صاحب ذراع التجار کو ذراع ہند اس کا غیر اور (۹) مٹھی = (۳۶) انگل = (۲۹، ۹۲) انچ کا بتا رہے ہیں۔  
فارس کا گز بھی قریب قریب یہی ہے۔

## ذراع المعمار

(۱۴۹) اس وقت مصر میں اس کا استعمال عمارات و بیوتات میں ہوتا ہے یہ گز بھی بہت قدیم ہے ہیرون اسکندری نے اس کا ذکر کیا ہے اس کا طول (۲۰) انگل ہے۔ مصر میں سیرافو پر جو طول گز کا منقوش ہے وہ یہی ہے اب یہ (۷۵، ۷۵) متر کا شمار کیا جاتا ہے محمود بک فلکی المصری اور صاحب دائرۃ المعارف المصریہ اس روایت میں متفق ہیں۔

## ذراع مقياس الروض

(۱۵۰) دوسرا نام اس گز کا ذراع النيل ہے محمود بک فلکی نے بذات خود اسکی پیمائش کر کے نہایت وقت نظر کے ساتھ اس کا طول (۵۳۰، ۷۵) متر ثابت کیا ہے۔ اور اس تحقیق

مین اُس نے اپنی مدد کے لیے اور چند مہندسین کو شریک کیا تھا۔ علی پاشا مبارک نے اس کا  
طول (۵۳۹ سوتر) لکھا ہے۔

فرانس نے جس زمانہ میں مصر کے ساتھ جنگ کی تھی اُس وقت اس گڑ کا طول دریافت کر نیکیے  
لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی اور اسے اُس کنوین کا پانی جو مقام رثوضہ پر خالی کر کے اُن تمام گڑوں

۱) جب دیا سے نیل کی زیادتی ۱۹ گز تک پہنچی تو اس وقت زمینات کی سطح پر اور خارج کی ترقی مصر میں کمال کے پہنچ جاتی ہے  
اور زیادہ سے زیادہ ترقی نیل کے پانی کی۔ زمین نفع عام ہوتا ہے (۱۷) گز تک۔ اگر کبھی اس سے زیادہ ہو جائے اور (۱۸) گز  
تک نوبت پہنچے تو اس سے بعض مقامات میں ضرر پہنچتا ہے اور زیادتی کی حد اکثر (۱۹) گز تک ہے۔ ایک یا نیل کی زیادتی  
(۱۹) گز تک پہنچی تھی اور یہ واقعہ ۹۹ ہجری یا م خلافت عمر بن عبدالعزیز کا ہے۔ ساتھ ترقی دریا نیل کی پہلو بارہ گز تک  
(۲۰) گز کے گز سے ہوتی ہے بیکولسان شہر میں فضاء المساحت کتوہین اور بارہ گز سے زیادہ کی مساحت (۲۱) گز  
کے گز سے شمار کیا جاتی ہے۔ مصر کی اصطلاح میں ذراع منکر و فراع منکر ہوتی ہیں گز کو منکر اور چوہین کو منکر کہتے  
ہیں۔ کم گز کو چوہانی مقیاس نیل میں ہوتا ہے اس کی مقدار (۲) گز ہے لیکن مصر میں اُس سال پانی بہت کم سمجھا جاتا ہے  
کی زیادتی نیل کے پانی کی دریافت کر نیکیے لیو جو مہیا اس مصر میں بنا کر گئے ہیں ایک جماعت کثیر سے اس کی روایت ہے کہ حضرت  
یوسف علی نبیہ و علیہ السلام نے بمقام منف ایک مقیاس بنوایا تھا۔ اور مکہ مجزہ کا بنایا ہوا دو سلا مقیاس بمقام مسجد تھامہ  
میں اسلام نیسے پڑا تھیں دو مقیاس پریل کی کمی و زیادتی کا اندازہ ہوا کرتا تھا جب اسلام مصر میں آیا اور نوبت ولایت  
عبدالعزیز بن مروان کی آئی اُس نے بمقام جریرہ صناعہ ایک مقیاس بنوایا۔ اور اسامہ بن زید التھوخی نے ایام خلافت  
سلیمان بن عبداللک بن مروان میں ایک مقیاس بمقام منف بنوایا۔ علامہ سعودی نے لکھا ہے کہ آخر الذکر مقیاس  
میرحہ وقت میں یعنی (۳۳۳ ہجری) میں زیادہ تر استعمال ہوا۔ اور بمقام جریرہ ایک اور مقیاس احمد بن طولون کا  
بنایا ہوا ہے لیکن پانی جب بہت زیادہ آتا ہے اس وقت اس پر عمل کیا جاتا ہے (مروج الذهب سعودی)

کی تحقیق کی تھی جو اسمین ایک عمود پر مشقوش میں اور اسکا حد وسط (۵۴۰۰ متر) پایا تھا۔ ان اختلافات کو ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسور اعشاریہ کا یہ اختلاف بہت ہی کم اور اختلاف کہنے کے قابل نہیں ہے۔

## ذراع مامونیہ یا ذراع اسود

(۱۵۱) خلیفہ مامون عباسی نے اسکا استعمال مصر میں جاری کیا تھا اور اسکو فرس سے لیا تھا اسکا دوسرا نام ذراع الاسود معروف ہے۔ علی پاشا نے اسکا طول ذراع قدیم اور اسکا اسٹون حصہ بتایا ہے جو = (۵۱۹۶ متر کے)۔ علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ ذراع اسود کو امیر المؤمنین مامون عباسی نے ایجاد کیا تھا اور یہ کپڑے مکان وغیرہ کی پیمائش میں استعمال کیا جاتا تھا اور اسکا طول چوبیس <sup>۱۲</sup> انگلی تھا اور خالد بن عبداللہ مروزی سے نقل کیا ہے کہ جو جگر بلاد رومیہ کے برہہ سنجا میں مامون عباسی کے واسطے طیار کیا گیا تھا اور زمین کی پیمائش کی گئی تھی اسوقت ایک درجہ راضیہ (۵۶) میل کا دریافت ہوا تھا اور پوری کرۂ ارض کا دور (۲۰۱۹) میل اور قطر زمین (۶۴۱۴) اور نصف میل کا قرار پایا تھا۔ اور میل ۴ ہزار گز کا اسی گز اسود (۲۴) انگشتی سے شمار کیا گیا تھا محمود یک فلکی المصری اور دوسرے محققین کا یہ بیان ہے کہ مامون عباسی نے

۱. تاریخ مروج الذهب مسعودی جو تاریخ اندلس (فتح الطیب) کے حاشیہ پر طبعی ازہر یہ مصر میں ۳۱۰ھ میں چھپی ہے  
۲. مسکی پہل جلد کے ابتدائین جہان زمین اور بحار اور جبال کا ذکر کیا ہے ذراع اسود کا طول ایک سو تیس <sup>۱۲</sup> انگلی کا لکھا ہے  
لیکن تاریخ مسعودی مطبوعہ لندن میں اسی مقام پر ذراع اسود چوبیس <sup>۱۲</sup> انگلی کا لکھا ہے بظاہر مصر کے چاہے میں غلطی ہوئی ہے بجائے اربعہ و عשרون کے فقط مائتہ و عשרون لکھا یا ہے ۱۲ منہ مولف

کوئی نیا گز ایجا نہیں کیا بلکہ اسی گز (۲۴۰) انگشتی پر جسکو جمیع علماء فلکین مصرین نے استعمال کیا تھا عمل کیا اگر فی الحقیقت مامون عباسی کوئی گز ایجا کرتا تو اسکی مقدار طول مطابق اس درجہ ارضیہ کو جو بریہ سنجار کی پیمائش میں دریافت ہوا تھا قرار دیتا اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا گز پایا نہیں جاتا ہے اور نیز علامہ سعودی اور سیرونی اور دیگر قدما نے فلکین عربیہ ذراع اسود کو (۲۴۰) انگل ہی کا لکھا ہے۔ لہذا اس باب میں یہی قول معجز معلوم ہوتا ہے جو ہولم صاحب نے اسکو (۷) مٹھی = (۲۶۳۲) انچ انگریزی کا لکھا ہے۔ اس روایت کی بنا پر ملک فارس یعنی کسری کا گز جسکو ہم نے فقرہ (۳۶) میں ۷ مٹھی = (۲۸) انگل کا لکھا ہے وہی اسکا ماخذ معلوم ہوتا ہے۔

شیخ ابو الفضل نے آئین اکبری میں ذراع الاسود کی مقدار (۲۵) انگل اور دو ثلث اور ذراع مامونیہ کی مقدار (۷۰) انگل ثلث کم بیان کی ہے لیکن یہ بیان قرین صدق معلوم نہیں ہوتا پہلے تو ذراع مامونیہ اور ذراع اسود در حقیقت ایک گرم کے دو نام ہیں جیسا کہ علی پاشا اور محمود بک نے ثابت کیا ہے دوسرے ذراع مامونیہ کو (۷۰) انگل کا کسی نے نہیں لکھا۔ اور جبکہ یہ گز اہل فارس سے ماخوذ ہے تو فارس کا گز (۲۸) انگل کا ہی یاد دوسرا (۳۲) انگل کا۔

## ذراع اسلامی

### استنبولی

(۱۵۲) مصر میں پہلے اسکو کوئی جا قاتا نہ تھا ۱۵۱۷ء میں جبکہ دولت عثمانیہ نے وہاں دخل پایا اس کے بعد یہ گز مصر میں مروج ہو گیا اصل اسکی نامعلوم ہے۔ یہ گز ذراع بلد سے

ایک تہائی اُسکی اور ۳ ملیمٹر بڑا ہے اور ذراع مقیاس روضہ سے اُسکی چوتھائی بڑا ہوتا ہے۔  
(علم الدین) ذراع استنبولی کی نسبت یا ڈانگریزی کے ساتھ مثل نسبت واحد کے ہے واحد  
وثلث کے ساتھ اور (۱۴۶) ذراع استنبولی مساوی ہوتے ہیں (۱۰۰) متر کو (دائرۃ المعارف)

## میل مصری

(۱۵۳) اسکو عرب اور مصر نے استعمال کیا ہے میل مصری اور میل عربی میں فرق نہیں ہے اور یہ

= ایک ہزار قانہ کے

= ۶ ہزار قدم کے

= ۱۰ غلوہ کے

= ۴ ہزار گز (۲۴) انگشتی کے

= (۱۸۴) متر کے

= ایک دقیقہ کے درجہ ارضیہ سے جو مصر میں ہے۔ اور فرسخ مصری صغیر میں

یہ میل ۳ دفعہ داخل ہے اور فرسخ کبیر میں ۶ دفعہ

## میل رومی

(۱۵۴) = ۸ غلوہ اور تہائی غلوہ مصریہ سے

= ۳ ہزار درعہ ہاشمی

= ۴ ہزار درعہ قدیم

## میل ہاشمی

(۱۵۵) میل ہاشمی

= ۳ ہزار گز ہاشمی (۳۲) انگشتی

اس میں اور میل رومی اور میل عربی میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔

## فرسخ مصری صغیر

(۱۵۶) علامہ اوریسی۔ اور ابو اللہ اور ابو الفرج اور مسعودی کے اقوال سے مستنبط ہوتا ہے

کہ فرسخ قائم مصر میں یہی ہے عرب اسکو فرسخ صحیح کہتے ہیں۔

= ۳ میل ہاشمی

= ۲۵ غلوہ یعنی استاودہ

= ۹ ہزار گز ہاشمی (۳۲) انگشتی

= ۱۲ ہزار گز قدیم (۲۳) انگشتی

= (۵۵۴) اور دو ثلث متر

## فرسخ مصری المتوسط

(۱۵۷) ہیرودوانے اسکا استعمال کیا ہے اور مصر کے اقالیم وسط میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

ہے۔ اور یہ

= ۴۰ غلوہ اس غلوہ سے جو دریا قیہ میں (۱۱) اور غلوہ کے  $\frac{1}{4}$  دفعہ داخل ہوتا ہے

= (۵۵۸۵۰۰) متر

## فرسخ مصری کبیر

(۱۵۸) یہ فرسخ

= ۶۰ غلوہ کے اُس غلوہ سے جو درجہ ارضیہ میں (۶۰۰) دفعہ داخل ہوتا ہے۔

= (۱۱-۸۳۳۰) متر

## غلوہ

(۱۵۹) اِس غلوہ کو بطلمیوس نے استعمال کیا تھا اُس سے عرب نے اخذ کیا۔ یہ غلوہ درجہ

ارضیہ میں (۵۰۰) دفعہ داخل ہوتا ہے یہ غلوہ عربیہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ

= (۳۰۰) گز ہاشمی

= (۴۰۰) گز مصری قدیم

= (۲۲۱) متر اور (۷۰) سستیمتر

## دو راغلوہ

(۱۶۰) اور ایک غلوہ مصری متعل تھا جو درجہ ارضیہ میں (۱۱۱۱) دفعہ داخل ہوتا ہے۔

## غلوہ مصریہ

(۱۶۱) یہ غلوہ مصریہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ درجہ ارضیہ میں (۶۰۰) دفعہ داخل

ہوتا ہے اور یہ اگرچہ عجم میں متعل ہے لیکن اِس کا ماخذ ضرور مصر ہے کیونکہ عجم نے کبھی درجہ ارضیہ

کو مقياس نہیں بنایا۔

۱۵ دیکھو فقرہ (۱۷۶) فرسخ فارسی۔



## استادہ

(۱۶۲) قدما میں تہر دوط اولین اور سترابون وغیرہ نے استادہ کا استعمال کیا ہے اور ان لوگوں نے اسکا نام (استادہ اولیہ) رکھا ہے اور یہ ماخوذ ہے استادہ مصریہ کابل و نامہ وغیرہ مصر سے اسکو اپنے ملک میں لے گئے تھے یہ استادہ

= (۶۰) قصبہ

= (۴۰۰) گز مصری قدیم

= (۶۰۰) قدم

= (۳۰۰) گز ہاشمی

مورخین قدیم بیان کرتے ہیں کہ ایک درجہ ارضیہ (۶۰۰) استادہ کا ہوتا ہے اُس سے مراد یہی استادہ مصریہ ہے۔

## قصبہ

(۱۶۳) قصبہ کا استعمال ہمیشہ اطوال اراضی میں مصر کے اندر ہر زمانے میں پایا جاتا ہے اور ایک اطوال اراضی کی ہمیشہ میں شعل ہے اور یہ مصر میں ذراع بلدی سے بھی زیادہ قدیم پایا جاتا ہے زمانہ قراعنہ میں بھی اسکا وجود تھا لیکن اسکی مقدار میں ہر وقت اور ہر عملداری میں تغیرات واقع ہوتے گئے۔

رومانین کے زمانہ میں ایک قصبہ (۳۶۴) متر کا تھا اور قصبہ حاکمیہ (۶) اور ایک ثلث گریچی (۳۸۸) متر کا تھا ان کے بعد والی ریاستوں میں بہت تغیرات اُسین پیدا

ہو گئے۔ ابتدائے حکومت جنت مکان محمد علی پاشا میں اسکا طول ہر ایک ضلع میں مختلف تھا بعض اضلاع میں قصبہ کا طول ۳۰ متر کسرے زائد بعض میں ۲۰ متر تھا اس لیے پاشا موصوف نے ایک حد وسط اس کے لیے بنایا اور اسکا طول (۳۵۵) متر اور ذراع بلدی (۲۵۰۹۳۳۷۴) گز قرار دیا اور وہ اب تک باقی اور معمول بہا ہے۔

باقی اور قصبے جو مصر کی تاریخ میں پائے جاتے ہیں انکا بیان حسب ذیل ہے۔

### قصبۃ الکبیرہ

(۱۶۴) فرانس کی عماری جب تک مصر میں رہی اس کے زمانے میں اسکا استعمال جمیع جہات اضیاء و بحریہ میں رہا چونکہ زمینات کی پیمائش اور خراج کی تحصیل اسی پر موقوف تھی اس لیے اس میں بہت سے تغیرات واقع ہوئے۔

قصبہ کبیرہ کی نسبت ذراع بلدی کے ساتھ مثل نسبت (۲۰) کے ہر (۳) کے ساتھ اور وہ

$$= (۶) \text{ ذراع اور دو ثلث ذراع بلدی}$$

$$= (۱۰) \text{ قدم مصری}$$

$$= (۳۵۷۷۵) \text{ متر}$$

### قصبہ صغیرہ

(۱۶۵) قصبہ صغیرہ مساوی ہے

$$= (۱۰) \text{ ذراع منادی}$$

$$= (۶) \text{ ذراع اور دو ثلث مقیاس روضہ}$$

= (۳۶۶) متر

قصبہ ہاشمیہ

(۱۶۶) یہ قصبہ مساوی ہے

= (۶) ذراع ہاشمی

= (۷) ذراع اور نوان حصہ ذراع اسود کا

= (۸) ذراع مصری قدیم

= (۳۶۹۳) متر

قصبہ مصریہ قدیمہ

(۱۶۷) = (۵) درعہ ہاشمی

= (۳۵۸) متر

قصبہ دیوانیہ

یا

قصبۃ الرزق

(۱۶۸) یہ قصبہ

= (۳۸۵) متر



# فصل چوتھی

## مصر کے سطحی مقامیر

فدان

یا  
اورور

(۱۶۹) فدان سطحی پیمانہ ہے۔ اور زراعت کے ایک آلہ کا بھی نام ہے۔ اور اسکا اطلاق ایک جوڑی میل پر بھی ہوتا ہے جن سے زراعت کی زمین جوتی جائے۔ بعضوں نے اس کی تفسیر سطح کی ہے کہ اسقدر زمین جو ایک ہل سے ایک دن میں جوتی جائے اسکو فدان کہتے ہیں۔ اس لفظ کی جمع۔ فداوین اور افدنہ ہے۔ فداؤ کا شتکار کو کہتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں اس کا نام اورور تھا۔ اور اہل عرب اسکو حریب کہتے ہیں اب یہ فدان مصری قدیم کے نام سے زیادہ تر مشہور ہے فدان کی مقدار میں مثل قصبہ کے امتداد زمان اور تداول ابیدی سے بہت تغیرات واقع ہوتے گئے ہیں۔

قدیم زمانہ میں مصر کی زراعتی زمین اسی پیمانہ پر مزارعین کو دیجاتی تھی اور اسی کی مقدار پر ان سے لگان مالگنداری وصول کیا جاتا تھا اور جب کہ دریائے نیل کا پانی زمین سے ہٹ جاتا تھا

اسی پیمانہ کے بموجب حدود نصب کیے جاتے تھے۔

پہلے چار سو قصبہ مربعہ حاکمیت کا ایک فدان ہوتا تھا۔ اب (۳۳۳) اور ثلث قصبہ مربعہ کا اور قصبہ سے جس کا طول (۳۵۵) متر ہے ایک فدان ہوتا ہے۔ یا یوں کہو کہ ہزار قصبہ مربعہ کے اب تین فدان بنتے ہیں۔ (محمود) زمانہ قدیم میں بریہ و قول مہر و ط کے اسکا ایک ضلع (۱۰۰) گز قدیم کا تھا یعنی یہ پیمانہ دس ہزار مربع گز قدیم کا تھا اس حساب سے ایک فدان یا اور (۲۱۳۴) مربع متر کا ہوتا ہے۔

فقہاء نے بھی اسکی مقدار میں اختلاف کیا ہے۔

علامہ ابو السعود نے فدان کا رقبہ (۱۶۷۷۸) اور ثلث گز ذراع مساحتہ سے لکھا ہے۔

## خشیہ

(۱۷۰) زمانہ قدیم میں زمینات کی پیمائش میں اسکا بھی استعمال تھا یہ ایک لکڑی ہوتی تھی جس کا طول دس گز کا ہوتا تھا اور جس سے ضلع اور ور کا طول و تن گنا ہوتا ہے یہ پیمانہ قسیمی کا ہے جس طرح کہ شاہان ہند نے بیکہ کی پیمائش کے لیے بانس اور طناب ایجاد کیے تھے یہ خشیہ منقسم تھا تین حصوں میں ہر حصہ پانچ قدم کا۔

## عسلہ

(۱۷۱) یہ بھی ایک سطحی پیمانہ ہے۔ اسکو عرب اور فرس نے استعمال کیا ہے اسکی مقدار دس ہزار قدم مربع ہے۔ یعنی ایک ضلع اسکا ایک سو قدم کا ہوتا ہے جیسا کہ اور ور کا ضلع سو گز کا ہوتا ہے۔ اور عسلہ ذراع ہاشمی (۶۰) گز کا ہوتا ہے جو مساوی ہے (۳۷۹۴۴) متر کے

## متفرق مقادیر

(۱۷۲) اکثر مصنفین اس امر میں متفق ہیں کہ قدم مصری اور قدم رومی باہم مساوی اور دو تہائی گز کے ہوتے ہیں اور وہ مساوی ہوتے ہیں (۰.۳۰۸) متر کے۔

قدم رومانی = (۰.۲۹۶۰) متر

قدم سویدی = (۰.۲۹۶۹) متر بلا دسویڈین متعل ہے

قدم باویری = (۰.۲۹۱۸) متر بلا دسویڈین متعل ہے

قامتہ = (۶) قدم

فتر یعنی جٹ = ایک تہائی ذراع بلدی

=  $\frac{۱۲}{۵}$  ذراع قدیم

شبر یعنی (بالشت) =  $\frac{۵}{۶}$  ذراع بلدی

= نصف ذراع قدیم

= تہائی ذراع اسلامی

۴ شبر = (۳) قدم مصری

# فصل پانچویں

## عبرانیوں کے مقدار



(۱۷۳) عبرانی پیمانے میں سے ماخوذ ہیں میلاویج سے ۵۷۲ سال قبل اسکا پتہ لگتا ہے  
 پروفیسر موسس نے لکھا ہے کہ قوم یہود کے زمانے میں چار قسم کے گز مروج تھے۔

پہلا = ۷ میٹری یا (۲۸) انگل یا (۲۰.۵۷۷) انچ انگریزی کا۔

دوسرا = (۲۳.۷۷) انچ انگریزی کا

تیسرا =  $\frac{1}{3}$  حصہ کا گز اول سے ہوساوی (۲۰.۵۷۷) انچ کا ہر گز (مخمض) کو  
 وقت میں تھا اور ساوی ہر یا لیبونکے گز سے دیکھو فقرہ (۱۳۹)

چوتھا = (۱۸.۵۲۳) انچ کا

علاوہ اس کے اور ایک گز تھا جسکو پروفیسر رابن نے ثابت کیا ہے اس لیے اسکا نام  
 (رابنل کیو پٹ) یعنی رابن کا ذراع مشہور ہے۔ یہ ساوی ہے (۲۱.۵۸۵) انچ کے یا  
 (۵.۷۳۸) متر کے۔ (چتر ہولم)

اہل عرب کی تصانیف میں ذراع المقدس سے گز عبرانی مراد ہے۔

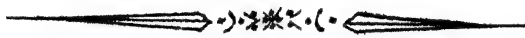


## میل عبری

(۱۷۴) دو ہزار درعہ عبری کا ایک میل عبری ہوتا ہے اور وہ مساوی ہے (۶) غلوہ مصر کا یا (۳۶۰۰) قدم مصریہ کا یا  $\frac{1}{16}$  ۱۱۰۸ - متر کا۔

## فصل چھٹی

### اہل فارس کے مقادیر



(۱۷۵) فارس کا شاہی گز یا اتفاق

== (۸) مشت

== (۳۲) انگشت

== (۲۵۵۲۰) انچ انگریزی

== (۰.۶۱۶) متر فرانسیسی

== (۲) قدم مصری

== (۱) ذراع عبرانی اور ۹

== (۱) ذراع بلدی اور ۱۵

یہ وہی گز ہے جو عرب نے فارس سے نقل کیا اور اس کا نام ذراع ہاشمی یا عتیق رکھا۔ دیکھو فقرہ (۳۷)



## فرسخِ فارسی

(۱۷۶) اصل میں فرسنگ ہے اہل عرب نے اُس کو عرب کو کے فرسخ کہا۔ فرسخِ فارسی درجہ ارضیہ

میں (۲۵) وقعہ داخل ہوتا ہے اور وہ

= (۲۴) میل مصری

= (۴۴۳۲۸) متر

= (۲۴۰) غلوہِ مصریہ سے جو درجہ ارضیہ میں (۶۰۰) وقعہ داخل ہوتا ہے۔

یہ فرسخ اغلب مشرقین اور غیرتین کے ہاں مستعمل تھا اُن سے اہل یورپ نے اس کو لیا۔ اور یہ بالضرور مصر سے ماخوذ ہوگا کیونکہ کوئی اس کا قائل نہیں ہے کہ اہل عجم نے درجہ ارضیہ پر اپنی مقامیں کا حساب لگایا ہو۔ (علم الدین)

کتب اہل عرب میں اس کی مقدار (۲۵) غلوہِ عربیہ ہے اُن غلوہات سے جو درجہ ارضیہ میں (۵۰۰) وقعہ داخل ہوتے ہیں۔ (علم الدین)

چیز ہوں صاحب نے فرسخِ فارسی کا طول (۴) میل انگریزی یا (۶۴) کیلو متر کا لکھا ہے۔

## فصلِ ساتوین

یورپ و ایشیا کے متفرق مقادیر

(۱۷۷) تورات و انجیل میں جہاں طولی اکائی کا ذکر ہے وہ ذراعِ انسانی سے تعبیر کی گئی

ہے اور اسکی مقدار طول

== (۶) منٹھی

== (۲۴) انگل ہے

قدیم ہندوؤں کے ہاں بھی طولی اکائی کو ہست یعنی ذراع الانسان کہتے ہیں اور اسکا طول بھی وہی (۲۴) انگل بیان کرتے ہیں۔ ذراع المصری القیم کا طول اور ذراع فرعون کا بھی جو کلدان سے ماخوذ ہے اسقدر ہی جیسا کہ اوپر ہم ثابت کر آئے ہیں اور اس کی تائید مین علی پاشا مبارک اور محمود بیک مصری اور صاحب واثرۃ المعارف المصریہ اور چر ہولم صاحب یہ سب متفق ہیں۔

ان مباحث کے ضمن میں یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ کل اہل ادیان و مذاہب کے اور تمام صیائف آسمانی کے مقادیر ایک ہیں چنانچہ اہل اسلام کا ذراع شرعی بھی ان تمام مذاہب و کتب سماوی کے مطابق ہے۔

اس لیے جمیع اہل عقل و رائے کے مقادیر کا ماخذ وہی مذہبی طولی اکائی قرار پاتی ہے جسکو ہم نے ہر جگہ اپنے اپنے موقع پر اس رسالہ میں بیان کیا ہے۔ اور جو ہر مقام پر اور ہر مذہب میں باہم متحد پائی گئی ہے اور جسکو حسب رائے محمود بیک مصری ذراع طبعی کہنا مناسب تر ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں یہ ہوا ہے کہ بعض اقوام نے قریباً وحدیثاً مذہبی گز و نگو مضاعف کر کے یہی استعمال کیا ہے چنانچہ قدیم قوموں سے مصریوں اور عبرانیوں (یہودیوں) کے مضاعف گز ایلے ہیں اور اس وقت لندن کے عجائب خانہ میں رکھے ہوئے ہیں۔

(۱۷۸) فی الحال جو انگریزی گز (یارڈ) مستعمل ہر وہ درحقیقت مصری اور عبرانی گزوں کا مضاعف ہی۔ اور انگریزی فوٹ مصری اور عبرانی گزوں کے یکساں برابر ہی (چیز ہولم) پُرانی تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ قوم روما عبرانی اور مصری گزوں کا مضاعف استعمال کرتی تھی (چیز ہولم)

قوم گریک کا فوٹ بھی مثل انگلش فوٹ کے مصری گز سے ماخوذ ہے اور وہ

=  $\frac{1}{2}$  مصری گز کے

= (۱۲/۱۶) اینچ کے

= (۵۳۰۸) متر کے

قوم اٹلی نے گریس سے یہ پیمانہ اخذ کیا اور انہوں نے اُس کا نام (یونیسی) رکھا اور اُس کے بارہ حصے کر کے ہر ایک حصہ کا نام (آس) رکھا اہل انگلینڈ نے اٹلی سے اخذ کر کے (آس) کا نام اینچ رکھا ہے (چیز ہولم)

(۲۵) روما فوٹ مساوی ہین (۲۴) گریک فوٹ کے روما کا فوٹ بعض مقامات میں

اب تک دستیاب ہوتا ہے۔ ہر ایک فوٹ قریباً (۱۱/۴۵) اینچ کا یا (۲۹۶) ملی میٹر کا ہوتا ہے

اس وقت تمام (یورپ) میں جو فوٹ اور اینچ مستعمل ہین وہ سب (روما) اور

(گریک) سے ماخوذ ہین اور جو اختلاف ہے وہ بہت ہی خفیف اور ناقابلِ توجہ ہے

اور ایسا اختلاف ہر ایک پادشاہ کے وقت میں ہوتا گیا ہے۔ (چیز ہولم)

(۱۷۹) فرانس میں جو فوٹ استعمال کیا جاتا ہے اُس کا نام (پڈورائی) ہے

پادشاہ شہارلمین کے پانچون کا ناپ لیا گیا تھا اور اسکو فوٹ کی اکائی قرار دیا گیا تھا۔

فرانس میں ترکی ایجاد ہونے تک اسکا استعمال رہا۔

یہ = (۱۲۶۷۸۹) انچ کے یا (۰.۶۳۲۵) متر کے

پروش کافوٹ = (۱۲۶۳۶) انچ

چین کا چیدیا فوٹ = (۱۲۶۱۰) انچ

روس کا درشاک = (۲۸) انچ

اسٹریا کا کلا فٹر = (۷۴۶۶) انچ

فرانس کا ٹوئیس = (۷۶۷۴) انچ



# نوان باب

## خاص حیدرآباد کے مقادیر

— (۰) - ۳۳۳ - (۰) —

(۱۸۰) دکن جب تک خود مختار نہ تھا بلکہ سلطنت دہلی کا تابع تھا اور دکن میں یا دکن کے کسی حصہ مفتوحہ میں انتظام کے لیے دہلی سے مال مقرر ہو کر آتے تھے اور ان مال کا تقب کبھی دیوان کبھی صوبہ ہوتا تھا ایسے ہر ایک زمانہ میں عموماً دکن کے مال اپنی اسناد میں دہلی کو بادشاہ وقت کے مقادیر کا استعمال کرتے تھے۔ اور اسی غرض سے ہم نے باب (۳) میں شاہان دہلی کے مقادیر کے ساتھ انکی تاریخ ایجاد بھی بیان کر نیکی کوشش کی ہے تاکہ اگر کسی سند میں مطلق مقادیر بلا کسی قید کے لکھی ہو تو یہ سمجھا جائے کہ تاریخ تحریر سند میں جو بادشاہ اُس وقت دہلی میں منصوب تھا اُسی کا زمرہ ہے لیکن مال سلف کی عادت بیشتر یہ پائی جاتی ہے کہ وہ مقدار مطلق نہیں لکھتے ہیں بلکہ گز اُسی یا گز بادشاہی وغیرہ وغیرہ کی قید جیسی صورت ہو عبارت سند میں لگا دیا کرتے ہیں چنانچہ بہت سے ایسے اسناد عہد حکومت عالمگیر و محمد شاہ بادشاہ ہند کی دیکھی گئی ہیں جن میں مقادیر گز اُسی سے بیان کی گئی ہیں۔

الغرض جس سند میں مقدار ساتھ بقید قسم لکھی ہو وہ اُسی قید کے ساتھ مقید سمجھی جاوے گی لیکن جب کسی سند میں کوئی قید کسی قسم کے گز کی نہ ہو تو مسافت اُس عہد کے بادشاہ دہلی کے گز ہی ہونی چاہیے

جو تحریر سند کے وقت فرمان روا ہو۔

(۱۸۱) گورنر سی جن اسناد میں تحریر ہو وہ گز اس عہد کے پادشاہ دہلی کا سمجھا جائے گا جو اس  
سند کی تحریر کے وقت تخت نشین ہو چکا بیان ہم نے باب (۳) میں مفصل کیا ہے۔

(۱۸۲) فقرات صدر ان اسناد سے متعلق سمجھے جائیں گے جو کہ شہنشاہ دہلی یا ان کے  
کسی عامل مقتدر نے زمینات دکن کی بابت تحریر کی ہوں اور اسی قسم کی اسناد فی زمانہ ملے

حیدرآباد میں زیادہ پائی جاتی ہیں۔

لیکن ان مقادیر کے متعلق جو سلاطین دکن نے (خواہ وہ طوائف الملوکی کے زمانہ کے یا  
اس کے پہلے یا بعد کے ہوں) استعمال کیے ہوں اس مجموعہ میں کافی بیان نہیں ہے۔

میں چاہتا تھا کہ سلاطین دکن کے مقادیر کو بھی تاریخی سلسلہ کے ساتھ بطح شایان  
دہلی کے مقادیر کو لکھا ہے اس مجموعہ میں لکھوں لیکن دوستوں کے شدید تقاضے نے

اس کے پورے کر نیکی مہلت ندی اور یہ مجموعہ چھپوانا پڑا اور چونکہ سلاطین دکن کے مقادیر  
اس قدر کارآمد اور کثیر الاستعمال نہیں ہیں جس قدر کہ سلاطین ہند کے ہیں اس لیے اس مجموعہ

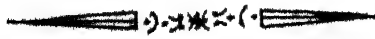
کی تکمیل ان کے ذکر پر زور قوت نہیں خیال کی گئی۔

اگر وقت فرصت دے اور زمانہ مہلت اور ناظرین اس رسالہ کے ساتھ دلچسپی ظاہر کریں  
تو میں ان مقادیر کو بھی طبع ثانی میں شامل کر دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ و رہنمائی



## فصل پہلی

## قلم و حیدر آباد دکن کے طولانی مقادیر فی زمانہ



(۱۸۳۳) فی زمانہ قلم و حیدر آباد میں مساحات کی طولانی اکائی کی مقدار ۲ ہاتھ ہے۔ جو مساوی ہے گز جہاگیر (۲۸) انگشتی سے دیکھو فقرہ (۶)

اس لیے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ پیمانہ گز جہاگیر سے ماخوذ ہے لیکن اس سے زیادہ قوی و بصیرت گمان کرنے کی ہے کہ اس پیمانہ کو مسلمانان دکن نے ذراع شرعی سے اخذ کیا ہے کیونکہ یہ گز ذراع شرعی (۲۴) انگشتی کا مضاعف ہے۔ اور نیز جبکہ ہندوؤں کی طولانی اکائی یعنی ہتھ تقریباً شرعی گز کے برابر اور موجودہ گز حیدر آبادی کا مضاعف ہے اس لیے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حیدر آباد کا گز قدما کے ہندو کے گز سے ماخوذ ہے۔

لیکن اصلی مقدار کو مضاعف کر کے اسکا نام گز رکھ لیا گیا ہے۔ چنانچہ فی الحال ہندوؤں کی قوم میں بھی انکی اصلی گز یعنی (۱) ہاتھ کے مضاعف کو (۱) گز کہتے ہیں اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ حیدر آباد کے مسلمانوں نے اپنے مذہبی ذراع کو مضاعف کر کے اسکا نام گز رکھ لیا ہو

مقادیر کی تاریخ پر غور کرنے سے اور ہمارے اوپر کے بیانات خصوصاً نمبر (۱۷۸ و ۱۷۹)

پڑھنے سے ظاہر ہوگا کہ انشا قوام نے یہ عمل کیا ہے مثلاً مصریوں اور عربیوں اور رومانیوں

فے بعض اوقات اپنے گزروں کو مضاعف کر کے بھی استعمال کیا ہے چنانچہ بعض ہائے  
ایسے مضاعف گزرا سوقت دستیاب ہوئے ہیں۔

غرض کہ اسوقت حیدر آباد میں (۲۱) ہاتھہ کو ایک گز کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ پیمانہ قواعد علمیہ پر  
بنی نہیں ہے اور نہ کبھی اسکو علمی قواعد پر منطبق کرنے کی کوشش کی گئی اس لیے اسکا استعمال  
نہایت نامناسب اور غیر قابل اطمینان طریقہ پر جاری ہے۔

(۱۸۴) سردست حیدر آباد میں ہاتھہ کی پیمائش میں حسب ذیل اختلافات عموماً پائے جاتے ہیں  
گنتی کی ہڈی سے بیچ کی انگلی کے سرے تک کو ایک ہاتھہ اور ایسے دو ہاتھہ کو دو اکثر  
ہیں۔ کئیں کنتی کی ہڈی سے سبب یعنی انگشت شہادت تک کو ایک ہاتھہ اور کئیں انگشت بندھ  
تک کو ایک ہاتھہ اور کئیں انگشت خنصر تک کو ایک ہاتھہ کنتی میں اور ایسی ہر دو دو ہاتھہ کو ایک گز شمار کرتے ہیں  
یہ سب مقادیر اسوقت حیدر آباد میں عموماً معمول و مروج ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ اختلافات  
حقوق عامہ میں کس قدر باعث فتنہ فاحش ہو سکتے ہیں علاوہ مذکورہ اختلافات کے  
وہ اختلاف ہے جو ایک شخص کے ہاتھہ سے دوسرے شخص کے ہاتھہ میں خلقی اور طبعی طور پر  
ہوا کرتا ہے۔ اس لیے کافرہ رعایا و برایا سے اس ضرر کا دفع کرنا سرکار پر واجب ہے۔

(۱۸۵) جس طرح سکہ اور اشامپ ملک کے لیے گورنمنٹ کو لازم میں شمار کیے جاتے  
ہیں اسی طرح پیمانے اور اوزان بھی سرکاری مہر و نشان سے معنون ہونا چاہئیں تاکہ اس  
میں کوئی کمی و زیادتی کا موقع نہ ہو سکے۔ اس کے لیے دو کام کرنے ہوں گے پہلے اس  
امر کا قرارداد کرنا چاہیے کہ قلم و سرکار نظام میں طولی اکائی کیا ہوگی۔ دوسرے اس قرارداد



کے مطابق چند پیمانے تیار کر کے خزانہ سرکاری میں محفوظ رکھنے چاہئیں تاکہ ضرورت کے وقت مقیاس محفوظہ کے ساتھ مقائیس مروجہ ملک کی جانچ کی جاسکے۔

امراول کے لیے میری رائے میں چونکہ یہ اسلامی سلطنت ہرگز شرعی (۱۸) انچ کے ضعف یعنی (۳۶) انچ کو طولانی اکائی قرار دینا چاہیے۔ کیونکہ یہ مقدار گز جماعتی اور گز ہندی اور گز انگریزی اور گز شرعی سب کے مطابق ہوگی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔

اور چونکہ فی الحال قلم و سرکار عالی میں گز انگریزی زیادہ مروج ہو گیا ہے اور پیمائش و تدبیر اراضی میں زیادہ تر اس کا استعمال ہو رہا ہے یہ مقدار اس کے مخالف بھی ہوگی۔

انگریزی گز کی مقدار طول قرار دیتے میں علمی طور پر جو احتمالات ہوئے ہیں اور باوجودیکہ ایک زمانہ دراز تک بحثوں کا سلسلہ انگلستان میں جاری رہا لیکن کوئی قطعی فیصلہ اسکی نسبت اب تک

نہیں ہوا ہے اسکا کافی بیان اس رسالہ کی باب (۶) فقرہ (۱۰۷) کے پڑھنے سے معلوم ہو گیا ہوگا انگلستان کی کمیٹی نے بعد مباحث بسیار پر و فیس پر طو کی یہ رائے منظور کی تھی کہ

انگریزی گز (۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰) انچ کا قرار دیا جائے۔ لیکن ہکوا اسکی پیروی کرنا ضرور ہوگا بلکہ کسوا رعشار یہ کو حذف کر کے (۳۶) انچ کو طولانی اکائی قرار دینا کافی اور مناسب ہوگا۔ کیونکہ

یہ مقدار جس طرح مروجہ انگریزی گز کے برابر ہے اس طرح اسکو گز شرعی گز جماعتی اور قدیم گز ہندی کے بھی برابر کہہ سکتے ہیں کیونکہ جو فرق ان مقادیر میں ہے وہ بہت ہی باریک

اور ناقابل التفات ہے اور ایسا ہے کہ عام لوگ اسکو سمجھ نہیں سکتے۔

امردوم کے لیے بہتر ہوگا کہ سرکار عالی انگلستان میں فرمائش بھیج کر کسی ایسے لائق و فائق کا

سے جس کے پاس باریک آلات ہوں اور وہ علمی طریقہ پر انکا استعمال کر سکتا ہو وہ گز پلاٹنگ کے مساوی (۳۶) انچ کی تیار کرائی۔ اگرچہ آسین کچھ زیادہ روپیہ صرف ہوگا۔ لیکن چونکہ یہ پیمانے بطور معیار کے ترانہ سرکار میں محفوظ رکھے جائیں گے اس لیے آسین جو کچھ صرف ہوگا اسکو زیادہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ لوہا اور پتیل رنگ خوردہ ہو کر جلد خراب ہو جاتا ہے اور معیار بننے کی قابلیت نہیں رکھتا جبکہ یہ گڑب گڑب منشا تیار ہو کر آجائیں تو اس کے مطابق چند گزیہاں تیار کر کے اور اس پر سرکار آصفیہ کا نشان تمغہ نقش کر کے تقسیم کر دینا چاہیے تاکہ قلم و سرکار کے ہر معمورہ اور ہر مقام میں اس کے مطابق یکساں عمل جاری رہے اور جو اختلافات رفع ہو جائیں اس کے بعد اگر کوئی اس کا خلاف کرے اور آسین کی پیشی کا مرتکب ہو تو حسب قانون فوجداری اسکو سزا دی جائے جب تک ایسا نہ کیا جائیگا تب تک صرف قانون میں جرم کی تعریف اور سزا کا معین کر دینا جیسا کہ اب تک ہوا ہے انسداد جرایم کیلئے کافی نہیں ہو سکتا۔ اور نیز ضرور ہوگا کہ آئندہ ہمیشہ کے لیے پیمانوں کی نگرانی اور حفاظت کی غرض سے ہر معمورہ اور ہر صدر مقام میں ایک ایک وارڈن (محافظ) مقرر کیا جائے لیکن اس کام کے لیے جدید عمدہ دار و تحا تقرض و نہ ہوگا بلکہ موجودہ عمدہ داران مال یا عدالت سے اس کا اہتمام کسی کے تفویض ہو سکتا ہے اور اس کے لیے ایک دستور العمل بنا دیا جائے جس میں طریق تصدیق مقادیر اور حدود ان اسقام کی جو پیمانوں میں ایک معتدل حد تک روا کر نہی کے قابل ہوں اور مقدار ان رسوم کا جو واسطے تصدیق اور ثبت علامت تصدیق کے ادا کرنا ہوگا۔ اور اقتدار وارڈن کے کن آلات مساحت کے توڑ دینے اور ناقابل استعمال

کر دیکھئے بابت جو انکی دانست میں ناقابل استعمال اور غیر مستحق تصدیق ہوں وغیرہ قواعد ضروری بہ تفصیل بیان کیے جائیں۔

(۱۸۶) اثنائے تحریر رسالہ ہذا میں جب کہ میں حیدر آباد کے مروجہ گزروں کی تحقیق کر رہا تھا تو بازار پتھر گٹی کے پارچہ فروشوں کے پاس سے چند اودہ گزے لوہے کے مجھے ملے جن پر (سرکار آصفیہ) کے الفاظ منقوش ہیں انکو دیکھ کر میں بہت خوش ہوا تھا کہ سرکار سے پیمانوں کا کافی اہتمام ہو چکا ہے۔ لیکن انکو باہم ملا کر دیکھتے ہی نہایت تاسف اور حیرت ہوئی کہ اس قدر فاحش اور بڑے اختلاف ان پیمانوں میں ہے کہ وہ کسی حال میں نیک نیتی پر محمول نہیں ہو سکتا۔ مجھے یقین ہوتا ہے کہ جو الفاظ (سرکار آصفیہ) اُپتہ منقوش ہیں وہ ہرگز سرکار کے طرف سے نقش نہیں کیے گئے ہیں غرض کہ میں نے جو اختلافات ان چند اودہ گزروں میں پائے حسب ذیل ہیں۔

پہلا اودہ گزہ (۱۶) انچ کا تھا بجائے (۱۸) انچ کے گویا ایک گز میں (۴) انچ کم ہے  
 دوسرا (۱۶ ۱/۲) انچ کا ایضاً " " " " (۱۶ ۱/۲) انچ کم ہے  
 تیسرا (۱۶) انچ کا ایضاً " " " " (۱۶) انچ کم ہے  
 اور بہت سے ایسے اودہ گزے بھی پائے گئے جو ٹھیک (۱۸) انچ کے ہیں۔ یہ اختلافات صرف چند پیمانوں کے دیکھنے سے دریافت ہوئے ہیں اگر کل بازار کے دیکھے جائیں تو غالباً اور بہت اختلافات پائے جائیں گے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس بازار کے پارچہ فروشوں کے پاس (۱۸) انچ کے اور نیز (۱۶) اور (۱۶ ۱/۲) انچ کے اودہ گزے ہیں اور وہ ان کو موقع

موقع پر استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے اگر سرکار اس امر کو قرار واقعی دریافت فرمانا چاہتے ہوں تو زیادہ احتیاط کے ساتھ ان کے جعلی پیمانے کو تیار کرنے چاہئیں ورنہ وہ عموماً پہلے (۱۸) ایچ کا پیمانہ پیش کرتے ہیں۔

## کوس

(۱۸۷) حیدر آباد میں ملک تلنگانہ کے کوس اور ملک مرہٹواڑی کے کوس باہم مختلف ہیں۔ عموماً تلنگانہ کا کوس چوٹا اور مرہٹواڑی کا بڑا ہوتا ہے۔ غرض کوس کے قرار و ادین بڑی اختلافات ہیں۔ اس وقت حیدر آباد میں عموماً دو میل انگریزی کا ایک کوس شمار کیا جاتا ہے میل انگریزی کا طول (۱۷۶۰) گز انگریزی ہے اس لیے حیدر آباد کا کوس (۳۵۲۰) گز کا ہوتا ہے

## فصل دوسری

قلم و حیدر آباد دکن کے سطحی مقادیر فی زمانہ

## بیگہ

(۱۸۸) حیدر آبادی بیگہ کا رقبہ اس قدر ہے جو کہ مسلمان پادشاہان ہند میں عموماً تھا

۱۷ منشی احمد علی العزیز صاحب مصنف اعظم العظیات نے ایک میل = (۸۶۰ بیگہ یا ۶۴۰) ایکڑ کا بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف صاحب صوفی نے مقدار سطحی و رقبہ خطی کا فرق بالکل سمجھا نہیں جو وہ منکر الخلیات ۱۲ ملف

یعنی ہر ضلع اسکا (۶۰) گز کا ہوتا ہے جسکے (۳۶۰۰) گز مربع ہوتے ہیں دراصل یہ اہل اسلام کا مذہبی پیمانہ ہے جو کہ کتب فقہ میں جریب کے نام سے مشہور ہے لیکن فرق اس قدر ہے کہ کتب مذہبیہ میں جریب کے گز شرعی ہیں اور اسلامی سلاطین ہند میں ہر ایک پادشاہ کے عہد میں اس پادشاہ کے ایجاد کیے ہوئے گز سے بیگہ کا شمار ہوتا ہے حیدر آباد میں یہاں کے مروجہ گز سے جو دو ہاتھ کا ہے بیگہ کا رقبہ (۳۶۰۰) گز مربع ہوتا ہے۔

### پانڈ۔ یا

### یام

(۱۸۹) پانڈ اور یام ایک ہی پیمانہ کے دو نام ہیں۔ یہ سطحی پیمانہ ہے اسکا رقبہ (۱۸) مربع گز کا ہوتا ہے ایسے (۲۰) پانڈ یا یام کا ایک بیگہ مساوی (۳۶۰۰) مربع گز کا ہوتا ہے۔

### ایکر

(۱۹۰) یہ انگلش سطحی پیمانہ ہے دیکھو فقرہ (۱۱۴) رسالہ نیا یہ پیمانہ انگریزی گز کے ساتھ دکن میں آیا ہے اور اپنے اصلی رقبہ یعنی (۴۸۴۰) گز مربع پر اسکا استعمال حیدر آباد کے قدرو میں ہوتا ہے گز وہی حیدر آبادی دو ہاتھ والا ہے جو کہ گز اور انگریزی گز (یارڈ) قریب قریب مساوی ہیں اور جو فرق ہے وہ نہایت باریک ہے ایسا کہ عامۃ الناس اسکو سمجھ نہیں سکتے اس لیے ایکر کے رقبہ میں حیدر آبادی گز کا استعمال کچھ مخالف اثر پیدا نہیں کرتا۔

### روڈ

(۱۹۱) یہ بھی ایک انگریزی سطح پیمانہ ہے۔ ایکر کی چوتھائی کو روڈ یا او معروف کتھین

اور (۱۲۱۰) گز مربع کا ہوتا ہے یا یون کہو کہ چالیس مربع پول کا ایک مربع روڈ ہوتا ہے۔ یہ پیمانہ حیدر آباد میں انگریزی ایکڑ کے ساتھ آیا ہے۔

## پول

(۱۹۲) یہ بھی ایک انگریزی پیمانہ ہے اس کی خطی مقدار  $\frac{1}{4}$  گز ہے راڈ اور چرچ بھی اسی کے نام ہیں اس کا سطحی رقبہ (۳۰  $\frac{1}{4}$ ) مربع گز کا ہوتا ہے۔ انگریزی مقادیر کے ساتھ یہ بھی حیدر آباد میں مروج ہوا ہے۔

## گنٹہ

(۱۹۳) سطحی پیمانہ ہے اور یہ (۱۲۱) گز مربع کا ہوتا ہے ایکڑ میں گنٹہ (۴) قطعہ داخل ہوتا ہے۔

## نتن

(۱۹۴) حیدر آباد کا سطحی پیمانہ ہے (۹) بیگہ کا ایک نتن ہوتا ہے یا (۳۲۴۰۰) گز کا یہ نتن فی زمانہ حیدر آباد میں مروج ہے۔ خافخانی نے لکھا ہے کہ (۸) بیگہ کا ایک نتن اور دس نتن کا ایک آوت صوبہ برار میں ہوتا ہے لیکن قلم و حیدر آباد میں یہ مروج نہیں ہے۔ اور نیز خافخانی نے لکھا ہے کہ دکن میں چار بیگہ کا ایک پرتن اور (۲۰) پرتن کا ایک آوت ہوتا ہے۔ اس کا رواج بھی اس وقت قلم و حیدر آباد میں نہیں ہے۔

## ناگر

(۱۹۵) قلم و حیدر آباد کا یہ بھی ایک سطحی پیمانہ ہے (۱۸) بیگہ کا ایک ناگر ہوتا ہے جس کے (۶۴۸۰۰) گز مربع ہوتے ہیں۔

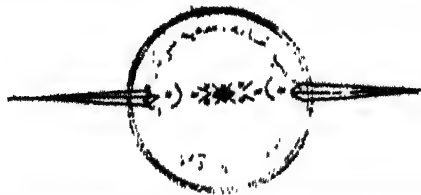
## چار

(۱۹۶) حیدر آباد میں یہ بھی ایک سطحی پیمانہ ہے (۱۲۰) میگہ کا ایک چارہ ہوتا ہے جس کے (۲۳۲۰۰۰) گز مربع ہوتے ہیں۔

اب میں اس بحث کو اس اعتراض کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ جیسا چاہیے تھا مجھے یہ کام پورا نہ ہو سکا لیکن مجھے نا پیر کے لیے یہ فخر کیا کم ہے کہ اس شکل کا خاکہ میرے قلم نے کینچن یا سیراب جہان کہیں اس میں خال و خط اور زیب و زینت کی ضرورت ہوگی اس کو میرے اولو العزم معاصرین پورا کر لیں گے۔

هذا ما اتفق لجمعه في اواخر شهر جمادى الثانية سنة الف وثلثماية  
واثنتي عشرة من الهجرة النبوية على صاحبها الف تحية - وانا العبد الضعيف  
المتوكل على الفرد الصمد غلام محمد لہندی لحد رآبادی  
غفر الله له

بالتحیة



## مقادیر متذکرہ رسالہ ہذا کی فہرست بہ ترتیب حروف تہجی

ردیف	نام بیانہ	تکرار یا تہجی	مقدار	تہجی	کیفیت
الف					
۱	انگل	اہل اسلام	طولی	۴ جو	۳۳
۲	انگل	قدماۓ ہندو	"	۸ جو	۹۹
۳	اصح	اہل عرب	"	۴ جو	۳۳
۴	انج	انگریزی	طولی	۳ جو	۱۰۹
<p>ہندوؤں کے نزدیک جو سچ مراد پوست کنندہ جو ہے۔</p> <p>اہل عرب انگل کو اصح کہتے ہیں</p> <p>(۳) جو طول میں رکھ کر جوڑے جائیں اور منع پوست ہوں۔</p>					
۵	اندازہ	اہل عرب	"	۰	۳۵
<p>جزیرہ عرب میں قلعہ شرعی (۲۳) انگشتی کو فقط قلع سے تعبیر کرتے ہیں باقی اور تمام گز و نگو جو وہاں مہج ہیں یا موسم حج میں غیر ملکی</p>					



ردیف	نام چنانہ	تاریخ تصنیف	مقدار	بنا	نہا	کیفیت
						تاجراپنر ساتھ لائے ہیں اور ایام جمع میں انکے دراج دینے میں اہل مکہ انکا اعلازہ کئے ہیں۔
۶	انسان	اہل ہند	سطحی	پتوانہ یکایک سون	۷۶	۶۲
۷	آوت	"	"	(۸۰ بیگہ)	۷۷	"
۸	ایل	انگریزی	طولی	۵ کوارٹر	۱۱۳	۹۹
۹	ایل	فرانسیسی	"	۶ کوارٹر	"	"
۱۰	ایک	انگریزی	سطحی	۳۸۳۰ مربع گز	۱۱۴	۱۰۰
						یہی چنانہ اپنی ۹ ملی مقدار کے ساتھ حیدر آباد کن میں بھی متعل ہے دیکھو نمبر کتاب ۱۵۳۔
۱۱	آر	فرانسیسی	سطحی	(۱۰۰) متر مربع	۱۳۵	۱۱۸
۱۲	استادہ	کلڈانی	طولی	۶ پلٹھن	۱۳۷	۱۲۲
۱۳	استادہ المینیہ	مصر	"	۴۰۰ گز مصری قدیم	۱۶۲	۱۳۶



ب۔	نام پیمانہ	طولی	مقدار	ب۔	کیفیت
۲۶	بانس	اہل ہند	طولی	۴۰ گز	۵۳ ۶۳
۲۷	بانس	مالک بنی ہند	طولی	۳- گز الٹی	۸۳ ۹۲
۲۸	بیگہ	اہل ہند	سطحی	۳۴۰۰ گز مربع	۶۱ ۶۲ ۷۶ ۷۸
۲۹	بیگہ سکندری	"	"	۳۴۰۰ مکس گز سکندری	۶۶ ۸۰
لائیں صاحب کی تحقیقات کے بموجب بیگہ سکندری رعایت میں (۲۲۰۶) گز سکندری کا اور باغاستہ میں (۵۵۰۰) گز سکندری کا ہے					
۳۰	بیگہ باری	اہل ہند	سطحی	۳۴۰۰ مکس گز باری	۴۷ ۸۱
۳۱	بیگہ الٹی	"	"	۳۴۰۰ مکس گز الٹی	" ۸۲
۳۲	بیگہ انعام داران	"	"	۵۴۰۰ مکس گز الٹی	۴۹ ۸۳
۳۳	بیگہ لائیں جٹا	"	"	۹۳۷۱ مربع گز	۷۵ ۹۳
۳۴	بیگہ جہانگیری	"	"	۳۴۰۰ مکس گز جہانگیری	۷۹ ۸۳
۳۵	بیگہ شاہجہانی	"	"	۳۴۰۰ مکس گز شاہجہانی	" ۸۵
۳۶	بیگہ عسکری	"	"	۱۲۰۰ مکس گز	" ۸۶

نمبر	نام سپانہ	پیس کا چاندی	مقدار	نمبر	کیفیت
۳۷	بیگہ خرد	اہل ہند	سطحی (۱۲۰۰) مکسرگز	۸۶	۷۹
۳۸	بیگہ دفتری	"	" (۳۶۰۰) مکسرگز	۸۷	۸۰
۳۹	بیگہ گٹھ	"	" (۲۹۱۶) مکسرگز	۸۸	"
۴۰	بیگہ آلی	مالک بنی ہند	" (۲۰) بسوانسی	۹۳	۸۲
۴۱	بیگہ (پنجاب)	پنجاب	" (۴) کنال	۹۵	۸۶
۴۲	بیگہ	بھٹی	سطحی (۲۰) پنڈ	۹۷	۸۷
۴۳	بیگہ	ہندوانی	" (۵۴۰۰) مربع گز	۱۰۲	۹۲
۴۴	بیگہ	انگریزی	" (۴۸۴۰) گز مربع	۱۱۳	۱۰۰
۴۵	بیگہ	حیدرآبادی	" (۳۰۰۶) مربع گز حیدرآبادی	۱۸۸	۱۵۳
۴۶	بیگہ (بنگالی)	اہل بنگال	" ۲۰ کوٹھہ	۹۱	۸۳
۴۷	بیگہ (بھٹ)	"	" (۳) مشٹ	۹۰	۸۲
۴۸	بالاک	قدما ہی ہندو	" (۸) برج	۹۹	۸۹
پ					
۲۹	پرتن	اہل ہند	سطحی چار بیگہ	۷۷	۶۲

بالاک سنکرت میں بال  
کے سرو کو کہتے ہیں۔

کیفیت	تعداد	مقدار	نوع	نام پیمانہ	ردیف
تدم کو کتے ہین	۸۳	۹۱	(۴) چھٹاک	اصل بنگال	۵۰
	=	۹۲	(۱۰۶۳۵۵) فیٹ	اڑیسہ	۵۱
	۸۵	۹۳	۲۷ پیسہ کا ایک ہاتھ	پنجاب	۵۲
	۹۹	۱۱۲	(۵) فیٹ	انگریزی	۵۳
	۸۷	۹۷	(۲۰) کاٹھی مین	بیمٹی	۵۴
	۹۸	۱۱۰	۵۴ گز	انگریزی	۵۵
	۱۰۰	۱۱۲	روڈ کا چالیسواں حصہ	=	۵۶
	۹۸	۱۱۰	۵۴ گز	انگریزی	۵۷
	۱۰۰	۱۱۲	روڈ کا چالیسواں حصہ	=	۵۸
	۹۹	۱۱۲	(۳) انچ	=	۵۹
نقطی ترجمہ اسکا ایتھلی ہی	۱۲۲	۱۳۷	۳۵ گز انگریزی	کلانی	۶۰
	۱۲۲	=	(۳۲۵۸) میل انگریزی	کلانی	۶۱
	۱۳۷	۱۷۹	(۱۲۷۷۸۹) انچ	فرانس	۶۲
	۱۳۷	۱۷۹	فرانس کو فوٹ کا نام پڑھو راسی	فرانس	۶۲

نمبر	نام سپاہ	کس کا پیمانہ ہو	مقام	نمبر	کیفیت
۶۳	پانڈ	حیدر آبادی	سطحی (۱۸۰) مربع گز حیدر آبادی	۱۸۹	۱۵۶
ت					
۶۳	تسو	اہل ہند	طولی	۵۱	۳۵۰
۶۵	تسوان	"	سطحی	۷۶	۶۱
۶۶	تپوان	"	"	"	"
۶۷	تت	قدما ہی ہندو	طولی	۱۰۱	۹۰
			انگوٹھے سے چھوٹی		
			انگلی تک کی فٹ		
۶۸	تال	"	"	"	"
			انگوٹھ سے انگشت سطحی		
			تک کی مسافت		
ط					
۶۹	ٹوئیس	فرانس	طولی	۱۷۹	۱۲۷
ج					
۷۰	جوز	اہل اسلام	طولی	۳۲	۲۰
			(۶) بال خجری دوم کے		
			اہل ہند کو نزدیک جبکہ حصہ دوم		
			کو جو کمتر ہیں صفحہ ۳۶-۱۰۱ اور		
			اہل انگلند اور اہل بنگال کو نزدیک		
			۳ جو کا ایک انگل ہوتا ہے		

ردیف	نام پیمانہ	طریقہ	مقدار	بیمہ	کیفیت
۷۱	جو	قدما ہی ہندو	طولی (۸) ٹروک	۸۹	۹۹
۷۲	جو جن	اہل بنگال =	۴ کروڑ	۸۲	۹۰
۷۳	جوژن	قدما ہی ہندو =	۸ کروڑ	۹۰	۱۰۰
۷۴	جریب	اہل اسلام	طولی (۳۶۰۰) مکس گز	۳۳	۵۰
۷۵	جریب	=	طولی (۶۰) گز	۵۲	۶۳
۷۶	جریب	مالک بنہ =	(۲۰) یانس (مالک بنہ)	۸۳	۹۲
۷۷	جریب (پنجابی)	پنجاب =	۱۰ کرم	۸۵	۹۳
۷۸	جریب انگریزی	انگریزی	طولی (۲۲) گز	۹۸	۱۱۱
بیج					
۷۹	چادر	دکن	طولی (۱۲۰) بیگہ	۷۷	۱۵۸
۸۰	چٹاک	اہل بنگال =	(۴) کا پتھا	۸۳	۹۱
۸۱	چوہر	بھٹی =	(۲۰) روکھ	۸۷	۹۷
۸۲	چد	چین	طولی (۱۳۱۰) لچ	۱۳۷	۱۷۹
ح					
۸۳	حبہ	اہل ہند	طولی	۵۲	۲۶





نمبر	نام پیمانہ	تیس کا پیمانہ	طولی پیمانہ	مقدار	نمبر	کیفیت
						ترجمہ لفظ گز سے کر کے آنکھ حرف گاف میں درج کیا ہے۔
۱						
۹۶	روکہ	بیمبئی	سطحی	۶ بیگہ بیمبئی کے	۹۷	۸۷
۹۷	رین	قدما ہی ہندو	طولی	برج کا وسوان حصہ	۹۸	۸۸
						رین کو عربی زبان میں ہبتا کہتے ہیں یعنی بار یک ڈرہ گرد کا۔
۹۸	برج	"	طولی	۱۰ رین	"	۹۹
۹۹	رام	"	"	(۴) اٹکل ہندو دانی	۸۹	"
						اسکو عربی میں قبضہ اور ہندی مٹھی اور انگریزی میں پام کہتے ہیں۔
۱۰۰	راڈ	انگریزی	"	۵ ۱/۲ گز	۹۸	۱۱۰
۱۰۱	روڈ	"	سطحی	ایکڑ کا چوتھا حصہ	۱۰۰	۱۱۳
						یو او معروف یہ سید آباد کن میں ہی مشعل سہہ دیکھو نمبر کتاب ۱۵۶

نام پیمانہ	کتاب کا نام	طولی	مقدار	کیفیت
ز				
۱۰۲	زنجیر	اہل ہند	طولی	۴۰ گز
ش				
۱۰۳	ژوک	قدما ہی ہندو	طولی	۸ لیک
س				
۱۰۴	سنوئی	ممالک مغربی ہندوستانی	۲۲۴ (۵۰۲۵) لک	۹۳
۱۰۵	سپین	انگریزی	طولی	۹۹
۱۰۶	سنٹی تر	فرانسیسی	دسواں حصہ دیسی ترکا	۱۱۲
۱۰۷	سنٹیآر	سطلی	سواں حصہ آرکا	۱۱۹
ش				
۱۰۸	شہر	عرب	طولی	۳۲
۱۰۹	شہر مصری	مصری	نصف ذراع قدیمی	۱۴۲
۱۱۰	شعیرہ (جو)	اہل اسلام	۴ بال خچر کے	۳۲

ردیف	نام کتاب	ترجمہ کا نام	مؤلف	مقدار	تعداد	کیفیت
ط						
۱۱۱	طسوج (تہذیب)	اہل ہند	طولی	گز کا چوبیسواں حصہ	۵۱	۳۵
۱۱۲	طسوانہ	"	"	طسوج کا چوبیسواں حصہ	۵۱	"
۱۱۳	مطاب یابی	"	"	۴۰ گز باری	۶۳	۵۴
۱۱۴	مطاب اکبری	"	"	۵۰ گز آبی	"	"
۱۱۵	مطاب انگریزی	انگریزی	"	(۲۲) گز انگریزی	۱۱۵	۱۰۵
ع						
۱۱۶	عسلہ	مصر عرب و فرس	سطلی	(۱۰۰۰) قدم مربع	۱۷۱	۱۴۰
غ						
۱۱۷	غلوہ عربیہ	عرب اہل اسلام	طولی	(۳۰۰) گز شرعی	۴۲	۲۹
۱۱۸	غلوہ	مصر	"	(۴۰۰) گز مصری قدیم	۱۵۹	۱۳۳
۱۱۹	غلوہ	"	"	بر حاشیہ	۱۶۰	"
۱۲۰	غلوہ	مصریہ	"	"	۱۶۱	"

درجہ ارضیہ بین (۱۱۱۱) قدم

داخل ہوتا ہے -

درجہ ارضیہ بین (۶۰۰) قدم

سلسلہ	نام سپاہ	کس قدر فاصلہ طویل	مقدار	پیمانہ	کیفیت
					داخل ہوتا ہے۔
ف					
۱۲۱	فوٹ	گریک	طولی	۱۲۸	۱۲۶
۱۲۲	فوٹ	اطلی	"	۱۴۸	"
۱۲۳	فوٹ	فرانس	"	۱۴۹	"
۱۲۴	فوٹ	پروش	"	"	۱۴۷
۱۲۵	فوٹ	چین	"	"	"
۱۲۶	فوٹ	انگریزی	"	۱-۹	۹۸
۱۲۷	فوٹ	روما	"	"	۱۲۸
۱۲۸	فرسخ متوسط	مصری	"	۱۵۷	۱۳۵
۱۲۹	فرسخ کبیر	"	"	۱۵۹	"
۱۳۰	فرسخ فارسی	اہل فارس	"	۱۷۶	۱۴۴
۱۳۱	فرسخ	اہل عرب	"	۴۰	۲۸
۱۳۲	فرسخ	مصری غیر	"	۱۵۶	۱۳۴
۱۳۳	فرسخ صحیح	عرب	"	"	"

کیفیت	بجہ	بجہ	مقدار	تاریخ	تاریخ	نام سپاہ	نمبر
	۱۲۰	۱۶۹	(۲۱۳۳) مربع متر	سطحی	مصری	فلان	۱۳۴
	۱۲۱	۱۷۲	تھائی ذراع بلدی کی	طولی	"	قتر	۱۳۵
	۳۰	۴۳	انگشت سببہ و ابہام کی درمیانی وسعت	"	اہل عرب	قتر	۱۳۶
	۳۶	۵۲	خردل کا بارہواں حصہ	طولی	اہل ہند	فلس	۱۳۷
	"	"	فلس کا چٹا حصہ	"	"	نقینہ	۱۳۸
	۹۸	۱۱۰	۶ فیٹ	"	انگریزی	فیدم	۱۳۹
	"	"	(۴۵) پول	"	"	فرلانگ	۱۴۰
ق							
	۲۰	۳۳	(۱) انگل	"	اہل اسلام	قیراط	۱۴۱
	۲۱	۳۴	(۲) انگل	"	"	قبضہ	۱۴۲
یہ اصطلاح علم فقہ کی ہے	۳۰	۴۶	ہر شے کا ساتواں حصہ	"	"	قدم	۱۴۳
	۵۴	۱۴۱	(۴۰) انگل	"	فرعونی	قدم	۱۴۴
	۱۲۸	۱۴۷	(۵۸۶۲۶) انچ انگریزی	"	روما	قدم	۱۴۵
	۱۴۰	۱۷۲	(۳۰۸) متر	"	مصری	قدم	۱۴۶

نمبر	نام سپاہ	مقام	تعداد	کیفیت
۱۴۷	قدم رومی	مصری	طولی	(۰.۶۳۰۸) متر
۱۴۸	قدم رومانیہ	"	"	(۰.۶۲۹۹۰) متر
۱۴۹	قدم سویدی	بلاد سوید	"	(۰.۶۲۹۹۹) متر
۱۵۰	قدم باویری	بلاد باویرا	"	(۰.۶۲۹۱۸) متر
۱۵۱	قامت	اہل اسلام	"	۷ قدم
۱۵۲	قامت	مصر	"	۴ قدم
۱۵۳	قولاج	اہل فارس	"	۴ گز شرعی
۱۵۴	قطمیر	اہل ہند	"	نقیر کا آٹھواں حصہ
۱۵۵	قصبہ	مصر	"	(۳۶۵۵) متر
۱۵۶	قصبہ رومانیہ	رومانیہ	"	(۳۶۹۴) متر
۱۵۷	قصبہ حاکمہ	مصری	"	(۳۶۸۸) متر
۱۵۸	قصبہ الکثیر	"	"	(۳۶۹۵) متر

فرانس کی عملداری میں مصر  
کے اندر اسکا استعمال  
جميع جهات ارضیہ و  
بحرہ میں رہا۔

ردیف	نام سپانه	کتابخانه	مقدار	بیمه	کیفیت
۱۵۹	قصیده صغیره	مصری	طولی (۳۶۴) متر	۱۴۵	۱۳۷
۱۶۰	قصیده شمشیه	"	" (۳۶۹۴) متر	۱۶۶	۱۳۸
۱۶۱	قصیده قدیمه	مصر	" (۳۵۸) متر	۱۶۷	"
۱۶۲	قصیده دیوانه	"	" (۳۵۸۵) متر	۱۶۸	"
۱۶۳	قصیده الرزق	"	" "	"	"
ک					
۱۶۴	کرده سکندری	ایل هند	طولی (۳۶۰۰) گز سکندری	۴۴	۵۵
۱۶۵	کرده بابری	"	" (۴۰۰۰) گز بابری	۴۵	"
۱۶۶	کرده اکبری	"	" (۵۰۰۰) گز اکبری	۴۶	۵۶
۱۶۷	کرده جهانگیری	"	" (۵۰۰۰) گز جهانگیری	۴۷	"
۱۶۸	کرده شاهجهانی	"	" (۵۰۰۰) گز شاهجهانی	۴۸	۵۷
۱۶۹	کرده پنجه	"	" (۴۰۰۰) گز بابری	۴۹	۵۸
۱۷۰	کرده جریبی	"	" "	"	"
۱۷۱	کرده عربی	"	مختلف	۷۰	"
۱۷۲	کرده مالوه راجپوت	"	" (۵۴۰۰) گز	۷۱	"

نمبر	نام پیمانہ	محل یا پیمانہ	مقدار	پیمانہ	کیفیت
۱۷۳	کرودہ گجرات	گجرات	طولی	۷۲	۵۹
۱۷۴	کرودہ گاد	"	"	"	"
۱۷۵	کرودہ بنگالہ	بنگالہ	"	۷۳	"
۱۷۶	کرودہ دہلیہ	"	"	"	"
۱۷۷	کرودہ دکن	دکن	"	۷۴	"
۱۷۸	کرودہ (حیدرآباد) حیدرآباد	"	۲ میل انگریزی	۱۸۷	۱۵۳
۱۷۹	کرودہ ہندوئی	ہندو	"	۷۵	۶۰
۱۸۰	کرودہ پنجاب	پنجاب	"	۹۴	۸۵
۱۸۱	کرودہ	قدما ہی ہندو	"	۱۰۰	۹۰
۱۸۲	کرودہ	اہل بنگال	"	۹۰	۸۲
۱۸۳	کا پچھا	سطحی	۵ مربع ہاتھ	۹۱	"
۱۸۴	کوٹھہ	اہل بنگال	"	۹۰	۸۳
۱۸۵	کچھو انسی	ممالک مغربی ہند	"	۹۳	۸۴
۱۸۶	کرم	پنجاب	طولی	۹۴	۸۵
۱۸۷	کنال	پنجاب	سطحی	۹۵	"



نمبر	نام پیمانہ	تیسری کلاس	موسمی	مقدار	نمبر	کیفیت
۱۸۸	کاٹھی	بیمبی	طولی	(۹۵۳) فیٹ	۹۶	۸۶
۱۸۹	کاٹھی	بکرات	"	۵ پاتھ	"	"
۱۹۰	کاٹھی مربع	بیمبی	سطحی	(۸۸۳۶) مربع فیٹ	۹۷	"
۱۹۱	کانی	مدراں	"	(۶۳۰۰) مربع انگریزی گز	۹۸	۸۷
۱۹۲	کشک	قدما ہی ہندو	طولی	انگوٹھ سے چوٹی انگلی	۱۰۱	۹۰
				تک کی مسافت		
۱۹۳	کرب	"	"	انگوٹھ سے گشت شہاد	"	"
				تک کی مسافت		
۱۹۴	کٹہ	ہندو	"	(۳) گز	۱۰۲	۹۱
۱۹۵	کیوٹ	انگریزی	"	(۱۸) انچ	۱۱۲	۹۹
۱۹۶	کوارٹر	"	"	(۲) نیل	۱۱۳	"
۱۹۷	کڑی	"	سطحی	(۷) انچ (۹۲) ذیل	۱۱۵	۱۰۰
۱۹۸	کیاوتر	فرانسیسی	طولی	(۱۰۰۰) متر	۱۲۵	۱۱۳
۱۹۹	کلاٹر	اسٹریٹ	"	(۷۴۶۶) انچ	۱۷۹	۱۳۷

کپڑے ناپنے کا پیمانہ ہے

بہار	نام سپاہ	کرم و شہادت	طولی و عرض	مقدار	تعداد	کیفیت
گ						
۲۰۰	گزنہ شرعی	اہل عرب	طولی	(۲۳) انگلی	۳۵	۲۱
۲۰۱	گزنہ کپاس	"	"	"	"	"
۲۰۲	گزنہ مکسرو	"	"	"	"	"
۲۰۳	گزنہ عامہ	"	"	"	"	"
۲۰۴	گزنہ عرب	"	"	"	"	"
۲۰۵	گزنہ غزل	"	"	"	"	"
۲۰۶	گزنہ سخت	"	"	(۲۸) انگلی	۳۴	۲۳
۲۰۷	گزنہ ملک	"	"	"	"	"
۲۰۸	گزنہ کسری	"	"	"	"	"
۲۰۹	گزنہ زیادہ	"	"	"	"	۲۴
۲۱۰	گزنہ ہاشمی	"	"	(۳۲) انگلی	۳۷	"
۲۱۱	گزنہ عتیق	"	"	"	"	۲۵
۲۱۲	گزنہ ہنداسہ	"	"	"	"	"
۲۱۳	گزنہ عمل	"	"	"	"	"

ردیف	نام سپاہ	مقدار	بہ	بہ	کیفیت
۲۱۳	گزنجار	اہل مصر و عتقہ طولی	(۳۲) انگل	۳۷	۲۵
۲۱۵	گزنسکندری	اہل ہند	"	۵۵	۴۰
۲۱۶	گزیابری	"	(۳۶) انگل	۵۶	۴۱
۲۱۷	گزاکیہ شاہی	"	(۴۶) انگل	۵۷	۴۲
۲۱۸	گزالہی	"	(۴۱) انگل	۵۸	۴۳
		(۳۳) ایچ انگریزی			
۲۱۹	گزالہی	بریلی بٹ شہر	(۳۲/۵۵) ایچ انگریزی	"	"
		آگرہ و قیصر			
۲۲۰	گزالہی	بنارس گرجات	(۳۳/۶) ایچ انگریزی	"	۴۵
		دو غیر زمین			
۲۲۱	گزالہی	اورنگ آباد	(۴۱) ایچ انگریزی	۵۸	"
		شاہ بہرائی			
		اولیاد سر			
		کے مزار			
		منقوش ہو			

یہ اہلی طولی ہو گزالہی کا

نمبر	نام و پیمانہ	کتاب و تفسیر	مقدار	نمبر	کیفیت
۲۲۲	گزرائی	مالک بنی	طولی	۹۲	۸۳ یہ پہلی مقدار طول گزرائی کا ہے
۲۲۳	گز جانیگی	اہل ہند	=	۴۰	۴۸
۲۲۴	گز شاہچنی	=	=	۹۱	۵۰
۲۲۵	گز بادشاہی	=	=	=	=
۲۲۶	گز رسمی	=	=	۹۲	۵۴
۲۲۷	گز انگریزی	انگریزی	=	۱۰۹	۹۸
۲۲۸	گز فریسی	فرانس	=	۳۱	۱۱۴ (۳۹، ۴۷، ۴۹) انگریزی
۲۲۹	گز بابل کاسی	اہل بابل	=	۱۳۸	۱۲۰ (۳۱) انگلی
	کے زمانہ میں				
۲۳۰	گز دوسلر باک	=	=	۱۳۹	۱۲۲ (۲۰، ۴۷) انگریزی
۲۳۱	گز کلڈنی	=	=	۱۴۰	۱۲۳
۲۳۲	گز مصریانی	=	=	=	=
۲۳۳	گز سلطانی	=	=	=	=
۲۳۴	گز (فرعون) فرعون	=	=	۱۴۱	۱۲۳ (۸، ۲۳) انج
۲۳۵	گز فرعون (دوم)	=	=	۱۴۲	= (۲۰، ۴۷) انج

ردیف	نام سپانه	کشور یا منطقه	مستدار	تاریخ	کیفیت
۲۳۴	گروه طبعی	مصری	طولی	۱۳۴ ۱۲۴	
۲۳۵	گروه مصری قدیم	مصری	"	" "	
۲۳۸	گروه شاهی	"	"	۱۳۵ ۱۲۷	
۲۳۹	گروه بلدی	"	"	۱۳۴	
۲۴۰	گروه رمی	اهل مصر	"	۱۳۷ ۱۲۸	
۲۴۱	گروه رومانیه	"	"	" "	
۲۴۲	گروه پنداسه	مصری	"	۱۳۸	
۲۴۳	گروه معمار	"	"	۱۳۹ ۱۲۹	
۲۴۴	گروه متیالریخ	"	"	۱۵۰	
۲۴۵	گروه نیل	"	"	" "	
۲۴۶	گروه مونیو	مصر	"	۱۵۱ ۱۳۱	
۲۴۷	گروه اسود	"	"	" "	
۲۴۸	گروه اسلام پونی	"	"	۱۵۲ ۱۳۲	یه گروهی اهل بلدی و یک تنائی اسکی او زمین سیلنتی تراشیده
۲۴۹	گروه عربی (دول) عربانی	"	"	۱۴۳ ۱۳۲	

نمبر	نام پیمانہ	کس کا پیمانہ ہے	طولی ہے یا سطحی	مقدار	پیمانہ	کیفیت
۲۵۰	گز عیرانی (دوم)	عیرانی	طولی	(۲۴۶۷) اینچ	۱۶۳	۱۴۲
۲۵۱	گز عیرانی (سوم)	"	"	(۲۰۷۶۷) اینچ	"	"
۲۵۲	گز عیرانی (چہارم)	"	"	(۱۸۶۲۴) اینچ	"	"
۲۵۳	گز رابنسل	"	"	(۲۱۶۸۵) اینچ	"	"
<p>پروفیسر رابنسل نے اسکو ثابت کیا ہے اس لیے اسکا نام رابنسل کیو بٹ مشہور ہے۔</p>						
۲۵۴	گز مقدس	"	"	"	"	"
<p>تصانیف اہل عرب میں ذراع المقدس سے یہی مراد ہے۔</p>						
۲۵۵	گز فارسی	اہل فارس	"	(۳۲) انگل	۱۷۵	۱۴۳
۲۵۶	گز توریت	اہل تورات	"	(۲۴) انگل	۱۷۷	۱۴۴
۲۵۷	گز انجیل	اہل انجیل	"	"	"	"
۲۵۸	گز حیدر آبادی	حیدر آبادی	"	(۴۸) انگل	۱۸۳	۱۵۰
۲۵۹	گنتہ	"	سطحی	(۲۱) مربع گز حیدر آبادی	۱۹۳	۱۵۷

نمبر	نام سپاہ	تعداد	مقدار	کیفیت
۲۴۰	رگلی	۹۸	۸۷	
۲۴۱	گوکرن	۱۰۱	۹۰	
۲۴۲	گسمان	۹۵	۸۵	
۲۴۳	گام	۲۵	۳۰	
ل				
۲۴۴	لاجی	۹۲	۸۳	
۲۴۵	لیک	۹۹	۹۸	عربی زبان میں اسکو صواب
				کتے میں اردو میں جون
				کے اٹھ
۲۴۶	لیگ	۱۱۰	۹۸	لیگ یعنی فرسخ
۲۴۷	لاین	۱۱۲	۹۹	
م				
۲۴۸	مٹھی	۳۳	۲۱	
۲۴۹	مشت	۹۰	۸۲	

کیفیت	نمبر	تعداد	نوع	نام پیمانہ	نمبر
	۲۶	۳۸	(۲۰۰۰) گز شری	طولی	۲۷۰ میل (شرعی)
	"	"	"	"	۲۷۱ میل (عرب)
	"	"	"	"	۲۷۲ میل (ہاشمی)
	۹۸	۱۱۰	(۸) فرلانگ	"	۲۷۳ میل (انگریزی)
	۹۹	۱۱۲	۱/۴ حصہ درجہ کے	"	۲۷۴ میل (جغرافیہ)
	۱۲۸	۱۳۰	(۱۰۰۰) قدم رومانیہ	"	۲۷۵ میل (روما)
	۱۳۳	۱۵۳	(۲۰۰۰) گز	"	۲۷۶ میل (مصری)
	۱۳۳	۱۵۳	(۲۰۰۰) گز قدم	"	۲۷۷ میل (رومی)
	۱۳۳	۱۴۳	(۶) غلوہ مصریہ	"	۲۷۸ میل (عبری)
	۲۸	۳۹	(۱۶) میل	"	۲۷۹ حصہ
	"	"	"	"	۲۸۰ منزل
	۸۳	۹۳	سودی کا بیوان حصہ	مالک بنی ہند سطلی	۲۸۱ منوانسی
	۸۵	۹۵	(۲۰) مربع کرم	"	۲۸۲ حبلہ
	۸۷	۹۸	چوبیسویان حصہ کافی بنی	"	۲۸۳ موئی
			(۶۳۰۰) مربع انگریزی گز		



ب۔	نام پانہ	دور پیمانی	مقدار	بہا	کیفیت
۲۸۳	ستر	فرانسیسی	طولی	۱۲۰	ایک جزو سے بنی ہوئی دس بلین اجزائے جو ربع دائرہ نصف النہار میں ہوتے ہیں یا = (۳۹۳۷۰۰۰۰) انچ انگریزی۔
۲۸۵	سیلیٹر	=	=	۱۲۳	ہزار وان حصہ متر کا یا = (۲۰۳۹۳۰۰۰) انچ انگریزی
۲۸۶	میر یا ستر	=	=	۱۲۵	(۱۰۰۰۰) متر
ن					
۲۸۷	نقیر	اہل ہند	طولی	۵۲	فتیلہ کا چٹا حصہ
۲۸۸	نقن	=	سطحی	۶۲	(۸) بیگہ
				=	(۹) بیگہ

نمبر	نام پیمانہ	کروڑ پیمانہ	طولی پیمانہ	مقدار	بجلی	کیفیت
۲۸۹	گل	قدما ہی ہندو	طولی	(۲۰) دہن	۱۰۰	۹۰
۲۹۰	نیل	انگریزی	=	$\frac{1}{2}$ انچ	۱۱۳	۹۹
۲۹۱	نقن	حیدر آباد	سطحی	(۹) بیگہ حیدر آبادی	۱۹۴	۱۵۷
۲۹۲	ناگر	=	=	(۱۸) بیگہ	۱۹۵	=
و						
۲۹۳	وجب	اہل عرب	طولی	انگشت خنصر سے	۲۴	۳۰
				نر انگشت تک کی فٹ		
۲۹۴	دقت	بھٹی	=	(۹) انچ	۹۶	۸۶
۲۹۵	درشاک	روس	=	(۲۸) انچ	۱۷۹	۱۴۷
د						
۲۹۶	ہیسا	اہل اسلام	=	ذریعہ کا آٹھواں حصہ	۵۲	۳۶
۲۹۷	ہیمہ	=	=	ہیسا کا دوسرا حصہ	=	=
۲۹۸	پاتھہ	اہل ہنگالہ	=	(۲) بیگت	۹۰	۸۶

کیفیت	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد	تعداد
۲۹۹	یت	قدما ہی ہندو	طولی	(۲۴) انگل ہندو	۸۹
۳۰۰	ہاتھ	انگریزی	=	(۳) انچ	۱۱۳
۳۰۱	ہاتھ	کدانی	=	(۲۱) انچ انگریزی	۱۳۷
۳۰۲	ہاتھ	فرعونی	=	(۲۳) انگل	۱۳۱
۳۰۳	یارڈ آف لینڈ	انگریزی	سطحی	(۱۰۰) ایک	۱۰۱
۳۰۴	سیکڑو متر	فرانسیسی	طولی	(۱۰۰) متر	۱۱۳
۳۰۵	سکڑو	=	سطحی	(۱۰۰) آر	۱۱۹
سی					
۳۰۶	یارڈ آف لینڈ	انگریزی	=	(۳۰) ایکڑ	۱۰۱
بالہ					